U2635   Date 15-2-76

Title - GULDASTA-E-KARAMAAT.

Creator - Ghulam Mohi Uddin.

Publisher - Matba Ahmadi (Delhi).

Date - 1867.

Pages - 174.

Subjects - Tasawwuf; Abdul Qadir Jeelani - Karamaat; Islam - Tasawwuf.

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه
الحمد لله که درین ایام میمنت فرجام کتاب لاجواب مسمی به
گلدستهٔ کرامات
در ذکر کرامات حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی
در مطبع احمدی دهلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اوس مالک الملک خالق الخلق کو شایان ہی جسنے انبیای عظام کو معجزات
وآیات واضح عنایت کرین اور اولیای کرام کو کرامات اور خوارق عادات لا یحصی مرحمت
فرمائین جنکے فیض عام سی انسان ضعیف بنیان ظلمات شک سے نکلکر نور یقین کو پہونچا
اور شعل ایمان اوسکی خانۂ دل صداقت منزل مین روشن ہوئی لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ من مولف آن خدای خالق ہر دو جہان + شد از وی پیدا زمین و آسمان +
حاکم و عادل کریم است و رحیم + رازق ہر وحش و طیر و انس و جان + ناہ میگردد گدا از حکم او +
مژدہ گردد زندہ اندر یکزمان + مشت خاک آدم از الطاف او + شد شریف از جملہ مخلوق جہان +
شد قلم از وصف او بکسر قلم + لال میگردد ز تعریفش زبان + شد ز شان نیک روی زمین +
گشت روشن چرخ از سیارگان + شر بیچارہ را بخشای کریم + بر سرش ہست از گنہ بار گران +
وتحفہ درود بران حامد و محمود احمد مجتبی محمد مصطفی علیہ الصلوۃ الملک الاعلی فائز ہو کہ جنکی ذات
بابرکات و وجود جامع الصفات کی طفیل سی مشت خاک ناپاک انسان بدرجہ عالیہ اسلام پہونچکر
اکسیر بی نظیر وکیمیای خالص ہوی اور راہ ضلالت سی دار الامان ہدایت پر پہونچا الحمد
للہ الذی ھدانا الی الاسلام بطفیل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وجعلنا مسلما وسمینا مسلما من مولف

آن نبی فخر النبی فخر الامم + شد از و فخر عرب فخر عجم + خیر دنیا خیر دین خیر الانام + اہل علم و
اہل حلم اہل علم + از رخش پر نور شد روی زمین + شد فلک اعلی ز پا بوس قدم + صاحب لولاک
والامر تبت + رحمۃ للعالمین بحر کرم + سرورا خواہی شوی مقبول حق + ورد کن نام محمد دمبدم +
اور ہزاران ہزار مدح و توصیف بیشمار بر چہار اصحاب کبار قامع بنیان کفار کو لایق ہی
کہ جن حضرات نی کمر سعی بکمر بند محبت باندہ کر جان و مال سی امداد و انقیاد جناب رسالت
مآب کی کی اور بعد وفات انحضرت معدن برکت کی بہی وقت بوقت خلیفہ وقت ہنکر ایسی
جان فشانی و عرق ریزی کری کہ ستارہ اسلام کو چرخ ہدایت و ارشاد پر مانند آفتاب روشن
کر دیا اور کفار نابکار کو ایسا بید ریغ تہ تیغ کیا کہ نام گمنام کفر کا حتی الامکان نام کو بہی نہ چہوڑا
ان چہار حضرات کو اگر چہار ستون خانہ دین کہا جاوی تو حق بلکہ اگر چہار عنصر عالم اسلام
لکہا جاوی تو بجا ہی ذلک کذلک لا ریب فیہ من مولف یار حق ہی جو گوئی ہی دلکسی
یار چار یار + دوستدار مصطفے ہی دوستدار چار یار + انکا جو مداح ہی ممدوح عالم ہو گیا + ہر جگہہ
مخدوم ہی خدمتگار چار یار + خار غم کہاتی ہین ہر دم دشمنان بیوقوف ہی شگفتہ خنثرنگ
باغ و بہار چار یار + جو کوئی آیا وہان لیکر گیا نقد مراد + شاہد مطلوب ہی اندر کنار چار یار + سرو
جار و نکی غریق بحر رحمت ہی مدام + نور حق برسی ہی اکثر بر مزار چار یار + جا بجا تعریف ہی اون
لایق تعریف کی + مشتہر ہی چار سو عز و وقار چار یار + عز اصحاب نبی ہی عزت خیر الانام +
افتخار مصطفے ہی افتخار چار یار + داغ کہاتی ہین ہمیشہ دشمنان اہل بیت + دیکہہ پاتی ہین
جو خندان لالہ زار چار یار + شر نادار ہی دلسی غلام اہل بیت + او دل و جان ہی ہی ہر دم وہ نثار چار یار
و ثنای بی نہایت و مناقب لا تعد و لا تحصے اوس جناب فلک رکاب قطب الاقطاب غوث الثقلین
دُر دریای مجمع البحرین نور العین حسنین عارف حقانی اولیای لاثانی واقف اسرار صمدانی
محرم رازہای ہمہ دانی غوطہ خور بحر عرفانی محبوب ربانی معشوق یزدانی بانی مبانی مہربانی
افسر اولیا سر دفتر اصفیا مقتدای اتقیای فرزند ہمبر دل بند حیدر غوث الدنیا والدین
ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و عن اتباعہ کو سزاوار ہی کہ جنہی
بجمایت دین محمدی و پیروی صراط مستقیم احمدی گمراہان بی راہ کو راہ راست پر لاکر

مرید خاص بنا کیا اور مریدی لاتخف اونکی حق مین ارشاد فرمایا من مولف افسر اہل صفا
حضرت غوث الثقلین + گشت محبوب خدا حضرت غوث الثقلین + جلوہ گر نور رخش گشت
بعالم چون ماہ + ماہ رو ماہ لقا حضرت غوث الثقلین + مخزن لطف وکرم مطلع انوار قدم +
معدن جود وسخا حضرت غوث الثقلین + مرشد اہل صفا ہادی اقلیم ہدا + مظہر نور خدا حضرت
غوث الثقلین + گر تو خواہی کہ شوی اہل صفا ای سرور + بس بگو صبح ومسا حضرت غوث الثقلین

عرض حال مولف من بعد یہہ خاکپای خدام جناب عبد القادر غلام سرور خلف مفتی
غلام محمد لاہوری غفر اللہ لہ ذنوبہ وستر عیوبہ فی الدنیا والآخرہ کہ ایک مدت سی بارادت دربار
شاہنشاہ گیلانی ہی مدت سی اپنی دل بیقرار منزل مین ارادہ مصمم ودلیں مستحکم رکھتا تھا کہ کلھا سے
مناقب آنحضرت معدن برکت بدست ارادت جمع کرکر مریدان با اعتقاد وخادمان حق کا دیکے
انہی ایک گلدستہ عجیب تیار کری بس اندنون مین کہ اس حقیر نے کتاب مناقب غوثیہ کہ بعبارت فارسی
مین تالیف شیخ محمد صادق شہابانی ہی ایک محب با توفیق سی پائی تو باوجود کم فرصتی وقلت
معاش ضروریکی کمر ہمت چست باندہ کر ترجمہ اوسکا بزبان اردو قریب الفہم خاص وعام کیا
کہ اوسکے مطالعہ سی عوام الناس محبت آساس ثواب عظیم واجر جسیم حاصل کرین اور یہہ گنہ گار
نامہ سیاہ کی حق مین دعای مغفرت مانگین اور چونکہ اس کتاب کرامت مآب مین فقط ذکر کرامات
غوث الاعظم ہی لہذا بگلدستہ کرامات موسوم ہوی اور ظاہر ہی کہ انسان ضعیف بنیان
سراسر مرکب بخطا ونسیان ہی بس یہہ ہیچمدان سراپا نسیان ہی امیدوار احسان نظارگیان والا شان
ہی کہ اگر نظم ونثر اس کتاب مین سہو یا خطا جانب مولف سی وقوع مین آئی ہو ہی تو بچشم عنایت
چشم پوشی کو کام فرماوین یا بخامہ عنایت شمامہ وقلم اصلاح اوسپر اصلاح فرماکر انگشت
نمائی سی ہاتہہ اوٹہاوین ورنہ مولف رہی گی سالہا یہہ طرفہ تالیف + اور اس خاکی کی بس
اوڑ جای گی خاک + بدست عفو ڈہکے عیب سری + اگر پاوی خطا ای اہل ادراک + اور واضح
رای مہر انجلای مریدان بارادت ہو کہ اس کتاب گلدستہ کرامات مین کل اکیانوین مناقب
جناب فلک کاب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی کی درج مین اور عمر شریف بہی آنحضرت
معدن برکت کی اکیانوین سال کی تہی اگرچہ کرامات وخوارق عادات آنجناب کرامت مآب

کی ہی حساب مین قلم اور زبان کا کیا امکان ہی کہ تحریر اور تقریر کری مگر اس حساب سے
فی سال عمر شریف آنحضرت کی ایک ایک کرامت و مناقب حاطہ شمار مین آگیا اور جسقدر
غزلین تعریف آن جناب مین خاتمہ ہر ایک مناقب پر لکھی ہین وہ فقط اس حقیر کی قلم عجز رقم سے
تحریر ہوی ہین قطعہ تاریخ فارسی من مولف چو این باغ کرامات جناب غوث صمدانی +
بروی عالم دنیا شگفت از فضل یزدانی + عجب نور علی نور ہمچو گلزار بہشت آمد + کہ از نظارہ
اش چشم نظر گردید نورانی + بود سر سبز دایم این چمن در گلشن عالم + بالطف غوث
اعظم حضرت محبوب سبحانی + گل وصفش بس گل گل شگفتست اندرین بوستان + شدہ
بر گل ز رشکش سینۂ گلزار بستانی + چو سرور سال تالیفش بجست از عندلیب دل + جوابش گفت
رضوان باغ محی الدین گیلانی + قطعہ تاریخ اردو از مولف جسدم کہ یہہ مجموعہ عالی
ہوا تیار + بانداہا گیا ایک دستہ گلہای کرامات + سرور دین وقت رقم بلبل خوشگو
بولا یہہ ہی گلدستۂ گلہای کرامات + اور ایک حضرت صاحب مروت کان محبت مہربان
جز وکل اس عاصی کی مسمی بفرید الدین و متخلص بفرید ہین تعریف و توصیف اونکی کس
قلم سی لکھی جاوی کہ ایسی وقت تا وقت مین ایک استاد زمانہ اور یگانہ عصر ہین اور کمترین
کو بہی جو قدری قلیل ربط سخن گوئی ہی تو انہین کی ذات بابرکات کی عنایت کی تاثیر سے
ہی حقیقت مین اسم با مسمے ہین چنانچہ حسب استدعای این لاشی اونہون نی بہی دو قطعہ
تاریخ تالیف اس کتاب کی عنایت فرمای کہ بصورت غنچہ تازہ درج گلدستہ ہذا ہوئی ہین
قطعہ تاریخ از فرید از فیض باغبان گلستان کائنات + شاداب گشت این چمنستان
سروری + تاریخ نو شگفتن آن چون فرید جست + جبریل گفت گلشن عرفان سروری + قطعہ
ثانی سرور ملک سخن چون منقبت ہا زد رقم + یعنی صفت غوث سرو بوستان حیدری +
بس فرید از بہر تاریخش چو کردم جستجو + گفت خضرم سبزہ زار بوستان حیدری + در ذکر
اصلاب و اولاد سیدنا و مرشدنا محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی
قدس اللہ سرہ السامی معتقدان با اعتقاد و مریدان حق یاد پر واضح ہو کہ محبوب
الثقلین سید کونین قرہ باصرہ حسنین ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی بن سید

ابوصالح بن سید موسی بن سید عبداللہ بن سید عمر زاہد بن سید محمد روحی بن سید داود
بن سید موسی ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسی ثالث بن سید عبداللہ محض بن سید محمد
المشہور بحسن مثنی بن امام ذوی الاحترام حسن علیہ السلام بن جناب ولایت مآب اسداللہ
الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور والدہ ماجدہ آنحضرت کی بی بی فاطمہ بنت
شیخ عبداللہ صومعی بن سید ابوالجمال بن سید ابو محمد بن سید احمد بن سید طاہر بن
سید کمال بن سید علی بن سید علاؤالدین محمد بن سید امام جعفر صادق بن سید امام محمد باقر
بن سیدنا و مولانا امام زین العابدین بن سید الشہدا شہید دشت کربلا نور العین سید کونین
امام حسین علیہ السلام بن علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین تھی اور جنابنا و
مولانا غوث الاعظم دستگیر جناب شیخ ابو سعید اور وہ مرید جناب شیخ ابوالحسن اور
خادم شیخ ابوالفرح اور وہ خوشہ چین خرمن شیخ عبدالواحد اور وہ مرید باارادت شیخ
شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور اونہوں نی کرامت و ولایت حضرت شیخ جنید بغدادی
سی حاصل کری اور اونہوں نی یہہ نعمت عظمی حضرت معروف کرخی سی پائی اور جناب
معروف کرخی صاحب فیضیاب خاندان عالی شان جناب سید امام علی موسی رضا اور
جناب داؤد طائی کی تھی اور شیخ داؤد طائی صاحب بہرہ یاب خاندان شیخ حبیب رحمۃ
اللہ علیہ کی ہوی اور اونہوں نی یہہ عطیہ کبری جناب شیخ حسن بصری صاحب رضی اللہ
تعالی عنہ سی حاصل کی اور حضرت شیخ حسن بصری صاحب خوشہ چین خرمن جناب علی المرتضی
علیہ السلام تھی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور سید ابو صالح والد ماجد آنحضرت کی ابتدا و اوسط
عمر مین محض لاولد تھی جب عمر مبارک بی بی فاطمہ والدہ معصومہ آنحضرت کی ساٹھہ
سال تک پہونچ گئی تو آنحضرت تولد ہوئی اور بعد حضرت کی سید ابو عبداللہ احمد برادر حقیقی
آنحضرت کے رونق افزای عالم دنیا ہوی مگر بعالم جوانی بلا ناکدخدا ہونی کی اس
جہان فانی سی تشریف فرمای عالم جاودانی ہو گئی اور آنحضرت کے دولت خانہ
کرامت نشانہ مین دس پسر تھی اور ایک دختر تولد ہوئی دختر معصومہ کہ مسمی باسم بی بی نصیبہ
تھی لاولد فوت ہوی اور تفصیل صاحبزادہ آنحضرت کی یہہ ہی ۔ سید عبدالوہاب

سید عبد الرزاق سید عبد اللہ سید عبد العزیز سید عبد الجبار سید محمد عیسی سید ابو اسحاق
سید ابو الفضل محمد سید ابو نصیر سید محمد زکریا یحیی کہ تین صاحبزادی اوس مین سی صاحب
اولاد ہوی سید عبد الوہاب و عبد الرزاق و سید عبد اللہ اور باقی سب صاحبزادی لاولد رہی
رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسم شریف آنحضرت کا شیخ عبد القادر اور لقب مبارک
محی الدین ابو محمد اور مولد شریف شہر گیلان تہا اور مزار پر انوار بمقام اشرف البلاد بغداد
ہی اور تولد اپکا سنہ چارصد و ہفتاد و یک ہجری اقدس مین واقع ہوا کہ لفظ عاشق
سی اخذ کیا گیا ہی اور وفات شریف کی آنحضرت کی سال پانصد و شصت و دو ہجری
مین وقوع مین آئی کہ لفظ معشوق الٰہی سی عیان ہی اور سنین عمر اپکی کل اکیانوین
برس تہی کہ لفظ کامل سی ظاہر ہوتی ہین بقول شخصی لا اعلم جناب غوث اعظم
قطب عالم + کہ نور سش تافت ازمہ تا بماہی + سنینش کامل و عاشق تولد + وفاتش دان
تو معشوق الٰہی + روایات از جناب شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت
گنج بخش کبیر و عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کتاب بہجۃ الاسرار مین جو مین
تصنیف حضرت عالیہ رحمت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہی لکہا ہی کہ فرمایا
جناب شیخ الخیر والکل و غوث الثقلین و غوث الاعظم والفرد الافخم والبازی الاشہب
قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کہ مین
اپنی جد امجد کی قدم پر ہون نہ اوٹہایا کوئی قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی مقام سی کہ نہ رکہا مین نی قدم اپنا اوس جگہہ پر اور جیسی کہ قدم
آنجناب رسالت مآب کی گردن سائر انبیا پر ہین ویسی ہی قدم ہماری ہی گردن پر کل
اولیاء اللہ کی ہین اور جناب صاحب العلامات العالیہ والکرامات الجلیہ حضرت شیخ احمد
گنج بخش کبیر قدس سرہ اپنی رسالہ مین رکہتی ہین کہ مناقب اور کرامت حضرت
غوث الاعظم کے اسقدر ہین کہ نہین لکہی جاتی اوپر اوراق اشجار روی زمین
کی اگر کاغذ ہو جائین و شاخہای درختان ہفت اقلیم بہی اگر قلم بن جائین اور ہین
تحریر کنندہ اونکی کل مخلوق جن و انسان و ملک و وحش و طیر تو بیشک قاصر ہون

اور عاجز آجاتین اوسکی تحریر سی اور جناب شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہین کہ کرامات اور خوارق عادات حضرت غوث الاعظم کے بی شمار اور بے نہایت ہین
جیسے کہ تھی معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لاتعد و لاتحصے اور جیسے کہ آنجناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تھے نبی الثقلین ویسی ہی تھے آنجناب ولی الثقلین محبوب الٰہی
ملایہ شیخ الجزو الکل اور جیسے کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر روز میثاق سے
مرسل ہوئی اور فرمایا کہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین ویسی ہی آنجناب فیضمآب
روز میثاق سے ولی کئی گئی اور کتاب مناقب معراجیہ مین درج ہی کہ جیسی کہ نہین بیٹھتی تھی
مکھی جسم مبارک خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ویسی ہی دور رہتی تھی مکھی بدن شریف
آنحضرت عالی درجت اسی اور جیسے کہ عرق در نور غرق جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا ہوتا تہا معطر اور خوشبو بوی مشک اور عطر سے ویسی ہی معطر تہا عرق جسم
آنجناب کرامت مآب رضی اللہ تعالی عنہ کا اور جیسی کہ زمین کہا جاتی تہی بول و غائط آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کسی شخص نی بول و غائط آنجناب کا ہی بردہ زمین پر
ندیکہا اور اکثر فرمایا کرتی تہی آنحضرت رضی اللہ عنہ کہ ہما وجود جد سے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم لا وجود عبدالقادر پس یہہ کلام معرفت التیام آنحضرت کی دلالت کرتی ہی اوپر
فنای اتم اور محو کامل آنجناب کے بیچ ذات بابرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ
ازراہ فرط عشق و محبت ذات در ذات ہوکر فنا فی الرسول ہوگئی تہی ذاتاً و صفاتاً قولاً و
فعلاً حالاً و کمالاً کہ یہہ رتبہ سوای ذات غوثیہ کے اور کسی اولیاء اہل ولایت کو حاصل نہین
ہی پس ثابت ہوا کہ رتبہ حضرت غوث الاعظم کا سائر اولیاء اللہ سے اعلے اور بلند تر ہے
پس مریدان باارادت اور معتقدان بااعتقاد آن جناب کو فرض عین ہی کہ محبت آنجناب
کی دل محبت منزل مین ایسی رکہین کہ وہ محبت زن و فرزند اور خویش و اقربا سے فایق ہو
اور نگینہ دل مین نقش اسم مبارک آنحضرت کا النقش علی الحجر قایم کرین اور مناقب و کرامات
آنجناب کرامت مآب کی گوش دل سی سنکر یقین کرین اور عشق اپنی کو بڑہاوین کہ رتبہ معلی
پاوین بتصدیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ من امن بکلمات الاولیاء فقد

امن معجزات الانبیاء ومن انکر بکرامات ہم فقد انکر عجزاتہم نعوذ باللہ تعالیٰ منہا از مولف گوش کن از گوش باطن نام محبوب خدا + وان مکرم از ہمہ اکرام محبوب خدا + گر تو از اہل یقینی با لب صدق و یقین + نوش فرما جرعۂ از جام محبوب خدا + شو مسلمان دور کن اسلام و کفر از اندرون + وز درون تسلیم کن اسلام محبوب خدا + بندۂ خاص جناب کبریا شو بالیقین + فیض حاصل کن ز فیض عام محبوب خدا + سرمہ کردند اہل بینش از رہ تصدیق دل + خاکپای حملگی خدام محبوب خدا + حب محبوب خدا در قلب خود کن جاگزین + کن سر دشمن تہ صمصام محبوب خدا + یاد کن نام جناب غوث اعظم روز و شب + ہر سحر گو محی دین ہر شام محبوب خدا + در زمین آن نام نامی بر زبان ہا ورد شد + بر فلک افسر شتند اعلام محبوب خدا + کمترین خادم درگاہ او شو سرورا + در جہان نامی شوی از نام محبوب خدا + **مناقب اول در ذکر شب معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے** فرمایا جناب فلک کاب غوث الاعظم محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی نے کہ جناب سالت مآب امام المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین علیہ الصلوٰۃ و السلام شب معراج تشریف فرمائے معراج ہوئے تو بعد طے منازل ہفت آسمان جب بوسیلہ جمیلہ جبرئیل تا سدرۃ المنتہے رونق افروز ہوی تو جبرئیل رخصت ہوئی اور عرض کی کہ شعر اگر یکسر موی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم + اوسوقت جناب الٰہی جل شانہ نی میری روح کو ارشاد کیا اوس مین نی حسب ارشاد جناب باری قدم مبارک جناب پیغمبر خدا کا اپنے کاندہے پر اوٹھایا اور پہونچادیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تا مقام قاب قوسین او ادنیٰ جب جناب سالت مآب اس خدمت ہماری سی نہایت خورسند ہوی تو فرمایا۔ یا ولدی قدمی ہذہ علی رقبتک و قدماک علی رقاب کل ولی اللہ اور فرماتی ہین مشائخان صاحب روایت کہ موجود تھی نشان قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ دوش مبارک آنحضرت پر جیسے کہ روشن تہا نشان مہر نبوت کا دوش جناب سالت مآب پر فرماتی ہین شیخ ابو القاسم سایانی قدس اللہ سرہ ربانی

جناب کرامت مآب ولایت انتساب غوث الثقلین محبوب سبحانی سے کہ جب جناب
پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر شب معراج تشریف فرمای چرخ برین ہوئے تو تمام
ارواح انبیا و اولیا اپنی مقامات سی واسطی استقبال جناب ممدوح کے حاضر ہوے
اور شرفیاب شرف زیارت ہوکر شرافت دارین حاصل کی جب متصل عرش معلے
تشریف لے گئے تو عرش کو نہایت اونچا اور بلا زینہ پایا اوسوقت بحکم رب
العالمین روح جناب امیر المومنین غوث الاعظم اوس مقام پر حاضر ہوئی اور کتف
مبارک اپنا زیر قدم جناب رسالت کی جھکا کر عرض کیے من مولف دوش پہ میرے قدم
رکھیگا گر کر کرم + تاج ہی سر پہ میری خاک قدم آپکی + چنانچہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے قدم مبارک اپنا دوش شریف جناب غوثیہ پر قایم کیا بمجرد رکھنی قدم کے
عرش اعظم پر پہونچ گئے اور متوجہ جناب الٰہی ہوکر دریافت فرمایا کہ یہہ شخص کون اور
کس خاندان عالی شان سی ہی کہ بو آتی ہی مجکو اس سی محبت کی ایسی کہ چاہتا ہے
دل میرا اسکو مانند فرزندان صلبی کے ارشاد ہوا کہ هذا ولدک اسمه
عبد القادر لو لا ختمت النبوۃ علیک لکان هو اهلا لها
بعد ذلک اور فرمایا جناب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی نے کہ اوسوقت
ارشاد کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری طرف مخاطب ہوکر ای فرزند
دلبند و پسر سعادت مند خوشخبری ہو پھر خوشخبری ہو تجکو کہ کیا حق سبحانہ تعالے
نے تجکو وزیر میرا میری بعد دنیا مین اور آخرت مین اور جیسا کہ رکھا گیا قدم میرا
تیری دوش پر ایسی ہی ہوگا تیرا قدم کل اولیاء اللہ کے گردن پر اور اگر نہوتے
ختم نبوت ہماری نام پر اور نہ کی جاتی ہم ختم المرسلین تو دیا جاتا تجکو رتبہ نبوت
کا مگر اب لی کیا تیری ذات کو میری رب نے میری بعد ایسا کہ نہ کیا کسی اور کو ۔
رباعی از مولف مبارک ای ولی تجکو ہو یہہ درجہ ولایت کا + ملا سب سی معلے
تجھی رتبہ کرامت کا + نہو کیونکر تیرا پایہ جہان مین عرش سی اونچا + کہ ہو پہنچا تیری
کندھی پر قدم شاہ رسالت کا + اور نیز روایت ہے کہ جب پیغمبر برحق شب

معراج رونق افزای زیر عرش برین ہوئی تو عرش کو نہایت اونچا اور بلند دیکھ کر منتظر امداد الٰہی ہوئی کہ اس اثنا میں روح پرفتوح حضرت غوث الاعظم نے حاضر ہو کر گردن جھکائی اور عرض کی کہ سوار ہوجیئے جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ من انت عرض کی کہ انا ولدک عبد القادر چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے براہ محبت قدم شریف دوش مبارک آنحضرت پر رکھا اور کہا کہ قدمی علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالیٰ اور نیز بعضے سادات صوفیہ سے روایت ہے کہ فرمایا غوث الاعظم نے کما شرف اللہ تعالیٰ وحی فی لیلۃ المعراج برویۃ جدی رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واطلعنی علی ما اطلعہ اللہ تعالیٰ فقال یا محمد اعلمت من ھذا الرجل فقال یا رب انت اعلم منی بذلک فقال سبحانہ وتعالیٰ شانہ ھذا ولدک من نسل الحسن واسمہ عبد القادر جعلتہ محبوبی بعدک وسیکون شانہ بین الاولیاء کشانک بین الانبیاء فقال لی یا ولدی وقرۃ عینی قد طاب قلبی برویتک وطاب خاطرک برویتی وانت محبوب اللہ ومحبوبی ووارثی من کل مقام ولا بنی وضعت قدمی ھذا علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع اولیاء امتی اور کتاب لطایف لطیفہ میں جو من تصنیف عمدہ خلفای خاندان غوثیہ خواجہ کمال الدین بن شیخ المشایخ خواجہ عبد اللطیف بغدادی سے ہے لکہا ہے کہ معراج کی رات میں روح پرفتوح حضرت سلطان محبوبان شاہ مجذوبان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بغلبہ شوق ومشاہدہ جمال باکمال خاتم المرسلین اپنے مقام سے کہ منتہاے مقام اولیای اللہ تہا انتقال فرماکر اور متجسد بجسد لطیف ہو کر بمراد حصول ملازمت کیمیا خاصیت آنحضرت معدن برکت کے بمقام معراج حاضر ہوئی اور قدم مبارک آنحضرت کے دوش شریف پر اوٹھا کر بمقام عرش پہونچایا اوسوقت ہاتف غیب سے ندا ہوئی کہ یا محمد آپکے قدم کے نیچے یہ روح کس کی ہے جواب دیا کہ نام نامی اسکا عالم الغیب جانتے ہیں مگر اتنا معلوم ہے کہ دل ہمارا براہ فرط

محبت اس شخص کی ایسا رغبت ہی کہ دل سی پیار کرتے ہین اور اس شخص کے سینہ
بی کینہ سی ہمکو بڑی محبت آتی ہی ارشاد ہوا کہ یہہ شخص فرزند دلبند آپکا ہے نسل امام
حسن بن علی بن طالب سی اور نام نامی اسکا ہم نی عبدالقادر رکہا اور کیا ہمنے اسکو
ولی دنیا اور آخرت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ خطاب الٰہی سنکر سجدۂ شکر
ادا کیا اور انجناب رضی اللہ عنہ کے طرف مخاطب ہوکر فرمایا یا ولدی قد طاب خاطری
برویتک وطاب خاطرک بر ویتی وانت محبوب اللہ ومحبوبی وخلیفتی وقدمی ہذہ
علی قبتک وقدماک علے رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالی لا اعلم ای کہ از نور
نور روشن شدہ انوار قدم + نام نامی تو شد ورد زبانم ہر دم + مصطفے پای مبارک
بنہد بر دوشت + پس چرا تو نہ نہی بر سر ارباب قدم + اور کتاب حرز العاشقین مین
شیخ الانام فرید العصر وحید الدہر شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ علیہم نے
تحریر فرمایا ہی کہ شب معراج واسطے سواری رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے
براق برق رفتار حاضر ہوا تو وقت سواری براق نی قدری تندی کی تو جبرئیل علیہ السلام
نی باواز بلند براق پر خفگی کی اور فرمایا کہ تو نہین جانتا کہ محمد رسول اللہ خاتم المرسلین امام المتقین
شفیع المذنبین تجہپر سوار ہوتی ہین پس یہہ وقت موقع شکر ہی نہ تندی کا یہ استماع
اسبات کی براق زار زار رونی لگا اور عرض کی کہ آج کے دن رسول اللہ مجہہ
ناکارہ براق پر سواری فرماتی ہین اور بروز قیامت مجہہ سی زیادہ حسن کے براق دروازۂ
جنت پر موجود ہونگے ایسا نہو کہ اوسوقت آنحضرت سوای میری اور کسے براق
خوبصورت کی طرف میل فرماوین تو اوسوقت مجہہ مہجور مغموم کا کیا حال ہوگا آج
کی روز مجہہ سے عہد واثق ہو کہ اوسکا ایفا بروز قیامت مین آوی چنانچہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے براہ فرط عنایت ایک ضرب دست مبارک کے اوسکے گردن پر
ماری اور فرمایا کہ یہہ نشان ہماری ہاتہہ کا تیری گردن پر بروز قیامت بصورت آفتاب
روشن ہوگا اور سواری ہماری تجہہ ہی پر ہوگے براق پر اشتیاق یہہ دلجوئی آنحضرت
کی سنکر ایسا پہولا کہ چالیس گز زیادہ قد سابق سی ہو گیا اوسوقت شہسوار میدان

ہونے کی سبب بڑھ جانی براق کی سواری مین قدری توقف فرمائی تو فوراً روح
پرفتوح غوث الاعظم حاضر ہوئی اور گردن جھکا کر عرض کی کہ یا سیدی ضع قدمک
علی رقبتی وارکب شعر سر بزیر قدمت می نہم ومی نازم + چشم بد دور کہ امشب شب معراج
من ست + شعر گر برسر وچشم من نشینی + نازت بکشم کہ نازنینی **شعر من مولف**
آئیے کبھی کرم رکھیئے قدم سر پر میرے + آپکی خاک قدم سرمہ ہے میری آنکھہ کا +
چنانچہ حسب التجای جناب محبوب الٰہی حضرت رسالت پناہی دوش پر آپکی سوار ہوئے
اور فرمایا یا ولدی قدمی علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع الاولیاء اللہ تعالیٰ
تنبیہ پس واضح ضمیر محبت تخمیر مریدان جناب غوثیہ ہو کہ احوال سواری آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم بدوش مبارک جناب غوثیہ لشب معراج سنکر تعجب نکرنا چاہیے
کیونکہ ایسی واقعات اور بہی لشب معراج بہت وقوع مین آئی ہین کہ جناب پیغمبر
علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر نے لشب معراج بہشت مین حضرت بلال موذن کو سیر
کرتی ہوی دیکہا اور حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو بمقام مقعد صدق
عند ملیک مقتدر بخواب راحت پایا اور مسماۃ غمیصا بنت ملحان اور منکوحہ ابوطلحہ
کو بہشت مین موجود پایا اور نیز روایت ہی کہ لشب معراج جناب سید المرسلین سے
موسی علیہ السلام سے ملاقات کیے اور موسے علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سی اوسوقت فرمایا کہ کوئی شخص علمایان امت اپنی سی طلب کیجئے کہ اسوقت
وہ ہم سے ایک وسخن کری آنحضرت نے روح امام محمد غزالیے کو کہ حاضر تھا
حضرت موسیٰ کی سامنی حاضر کیا اول فیما بین السلام علیک ہوی من بعد جناب
موسی نی امام صاحب سی مخاطب ہو کر فرمایا کہ ما اسمک امام صاحب نی جواب دیا
کہ محمد بن محمد الغزالیے حضرت موسی نی فرمایا کہ ہمنے فقط تمہارا نام پوچھا ہے
تمہاری باپ کا نام استفسار نہین کیا باپ کا نام کہنے سے کیا فائدہ تھا امام صاحب نے
جواب دیا کہ حق تعالیٰ نی آپ سی دریافت فرمایا تھا کہ ما تلک بیمینک یا موسیٰ اوسوقت
آپنی جواب دیا تھا کہ ھی عصای اتوکؤ علیہا واھش بہا علی غنمی ولی

فیہا مآرب اخری اگر آپ فقط لفظ عصای ہی فرما دیتی تو جواب سوال کافی
تہا اتنی تقریر زاید بلا دریافت الٰہی آپنی کسواسطی فرمائی موسی علیہ السلام نی جواب یا
کہ ہمنی ز جانب الٰہی سوال ہوا تہا کہ ما تلک بیمینک یا موسی ہم نی یہہ جانا کہ یہہ سوال
من جانب عالم الغیب والشہادہ نہیں ہی بلکہ بجہت استینا س دل ہماری کی ہی پس
باقتضای حال و مقام یہہ کلمات ہمنی زیادہ بیان کئی امام صاحب بولی کہ جب آپنی محبوب واسطے
کلام کی طلب فرمایا تو مین نی بہی باظہار حال بہہ کلام کہی موسی علیہ السلام نی یہہ
جواب امام صاحب کا سنکر سکوت فرمائی اور لاجواب ہو گئی جناب رسالتمآب نی مشاہدہ اس
دلیری اور عبارت امام صاحب کی اپنی عصای مبارک سی اشارت خاموشی کی کی کہتی ہین
کہ جب امام غزالی قدس اللہ سرہ العالی نی دنیا مین ظہور کیا تو وہ نشان عصای آنحضرت
کا جسم شریف امام صاحب پر نمایان تہا اور فرمایا قدوۃ الاولیا مقتدی رہبر دین متین
شیخ نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ نی کہ شب معراج جب جناب پیغمبر خدا براق برق
رفتار پر سوار تہی اوس وقت غاشیہ مبارک جناب کا میری دوش پر تہا اور مین بجانب راست
آنحضرت کی اردلی مین تہا **غزل من مولف عفی عنہ** ای دلا کن ورد نام غوث
اعظم دمبدم + محی دین گو محی دین ہر آن و ہر دم دمبدم + تا ان ز جام عشق معشوق ات
مست شو + تا شود دور از دلت درد و الم غم دمبدم + گر تو می خواہی کہ گردی سرور
ہر دو سرا + گردن خود پیش آن سردار کن خم دمبدم + سرمہ کن در چشم خاک آستان محی دین
یاد کن از شوق دل با چشم پر نم دمبدم + سرورا ز کمتر مریدان جناب پاک تست + کن نظر
بر حال و یا غوث اعظم دمبدم + **مناقب دوم در اظہار کرامات**
تولد آنجناب کرامت مآب رضی اللہ عنہ راویان شیرین کلام و حاکیان
صداقت التیام روایت کرتی ہین کہ محبوب سبحانی و مرغوب ربانی قدس اللہ
باسرارہ السامی بتاریخ اول ماہ رمضان المبارک سنہ چار صد و ہفتاد و یک
ہجری مقدس تولد ہوی اور شب تولد آنحضرت کے کہ شب معراج اولیاء اللہ
تہی پانچ کرامات آن پاک ذات کی وقوع مین آئین اول یہہ کہ اوس رات روح پر فتوح

خاتم النبیین معہ ازواج جمیع اصحاب کبار و صغار و اولیای نامدار رونق افروز
خانہ کرامت نشانہ آن ولی زمانہ ہوی اور والدین شریفین ان نور عین حسنین کو منامے بزرگ
دیکر فرمایا کہ یا ولدی یا ابا الصالح اعطاک اللہ تعالی ابنا صالحا وہو ولدی نبی
ومحبوبی ومحبوب اللہ تعالی سبحانہ وتعالی شانہ وسیکون لہ شان عالی فی
الاولیاء والاقطاب کشانی فی الانبیاء والرسل فی الدنیا والاخرۃ دوم بخصوص شب تولد
آنحضرت شہر عالی شان گیلان مین کوئی دختر تولد نہوئی اور جسقدر پسر پیدا ہوی کلہم
اولیای عصر و ولی زمانہ ہوی اور بتمام لڑکے اوس رات شہر گیلان مین ایک ہزار ایک سو
پیدا ہوی اور حضرت شیخ عیسے برہان پوری تحریر فرماتی ہین کہ جب نطفہ مقدس جناب
غوث الاعظم نے صلب والد ماجد سی رحم والدہ معصومہ مین قرار پکڑا جناب الہی جل شانہ نے
بخاطر محبوب محبوب اپنی کی صد ہا نطفہ اولیاء اللہ پشت پدر سی رحم مادر مین قرار دیا کہ یہہ
اولیا انکی ہم عصر اور ہم عہد ہون اور لایق صحبت آنجناب ہو کر فیض اتم حاصل کرین
تیسرے یہہ کہ بشب تولد آنحضرت ملایکان ہفت آسمان و زمین بارکاب جناب رسالتمآب
بکاشانہ فیض نشانہ آنحضرت حاضر ہوی اور والدین عالیین آنحضرت کو بشارت دی کہ
اولیای اولین و آخرین تمہاری فرزند ارجمند سعادت پیوند کی تحت الحکم ہونگی اور گردن
کل اولیای کرام پر قدم اونکا رکہا جاویگا نافرمان اور راندہ اونکا راندہ درگاہ الہ ہوگا
چوتہی آنحضرت شب غرہ ماہ رمضان تولد ہوی اور تمام ماہ تک بجز وقت افطار روزہ مین
اپنی والدہ کا نہ پیا بلکہ تا سن شیرخواری یہہ ہی وتیرہ آنحضرت کا جاری رہا پانچوین
یہہ کہ حین تولد ہی نقش قدم مبارک آن سرور رسالتمآب دوش مبارک آنجناب پر
عیان بلکہ بصورت ماہ شب چہاردہم درخشان تہا کہ بشب معراج روح پرفتوح آنجناب
نے جناب خاتم المرسلین کو اپنی دوش مبارک پر اوٹہا کر بمقام عرش معلی پہونچایا تہا
اور ولادت باسعادت آنحضرت کی شہر عالی شان گیلان و قوع مین آئی اور شہر گیلان
ایک شہر ہی مرکب یا بفاصلہ سہ روزہ راہ اشرف البلاد بغداد سیے اور بوقت تولد
آنحضرت کی والدہ ماجدہ آپکی بعمر ساٹہہ برس کے تہین ایسی سن مین تولد ہونا آنجناب کا

گو یا یہہ بہی ایک کرامات آنجناب مین داخل ہی کہ بالکل ایام یاس ہین اور چہرۂ مبارک
آنحضرت کا ایسا بصورت آفتاب روشن تہا کہ کیسا ہی مرد پردل اور پرحوصلہ ہو کر خدمت
سراپا برکت مین حاضر ہوتا تو ماری رعب کی اوسکو تاب گفتگو نرہتی **فرد از مولف**
ہو جسکی سامنی بی تاب آفتاب کی تاب + یہہ تاب کیا ہی مقابل ہو ماہتاب کی تاب +
غرض کہ حسن یوسف علیہ السلام اور اخلاق محمدی صلعم اور صدق صدیق اکبرؓ و عدل عمرؓ و حلم عثمانؓ
و شجاعت حیدری کلہم اونکی ذات بابرکات مین جلوہ گر تہی **غزل من مولف**
غوث دین بحر کرامت کیسے گہر پیدا ہوی + واہ کیا چرخ نبوت پر قمر پیدا ہوی +
ہین ثنا خوان جنکی سارے وحش و طیر و انس و جان + کیا ہی ذی شان یہہ جن و بشر پیدا ہوی +
حسن یوسف خلق احمد اور شجاعت حیدری + وصف تہی جتنی سو اونمین سر بسر پیدا ہوی +
تہی شہ مردان علی مرتضی شیر خدا + غوث اعظم محی دین جنکی پسر پیدا ہوی +
ہی انتہا یہہ سرور العنیات ای شاہ دین + ایک تن ہی جسپہ سو رنج و ضرر پیدا ہوی +
مناقب سوم در ذکر طعام و شراب و عادات آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کتاب بدایۃ الاحوال مین تحریر ہی کہ جناب محبوب سبحانی قدس اللہ
سرہ السامی کبہی ایسا اتفاق ہو جاتا تہا کہ چالیس تار ارد گندم اور گوشت کامل
گاو کا تناول فرمالیتی تہی اور باوجود نوش جان کرنی اسقدر طعام بکثرت کی پہر بہی
آنکو حاجت قضا حاجت اور بول کی نہین ہوتی تہی کیونکہ آتش عشق الٰہی اسقدر
آپکے سینہ بی کینہ مین جوش زن تہی کہ سب کا سب کہانا جل کر ہضم ہو جاتا تہا اور
کبہی ایسا موقع بہی وقوع مین آجاتا تہا کہ ایک ایک ہفتہ تک حالت صوم مین گذر
جاتا اور یہہ بہی قاعدہ مستمرہ اور عادت معہودہ تہی کہ آپ ہر نماز کیے وقت غسل تازہ
اور وضوء جدید فرماتی تہی کبہی تمام عمر مین ایسا اتفاق نہوا کہ آپ نی بی وضو تازہ
و غسل جدید ادای صلوۃ کیا ہو اوقات شبانہ روز آپکے منقسم تہی جس جس وقت مین
جو جو کام مقرر تہا وہی پیش تہا وقت ہوا کرتا تہا اور اکثر اوقات آپکی شب و روز
مین ادای نوافل اور ذکر الٰہی مین صرف ہوتی تہی اور لباس مبارک آپکا ہی نہایت

نہایت عمدہ اور پاکیزہ اور بیش قیمت اور لطیف ہوا کرتا تہا اور کبہی کوی پوشاک
ایک دن سی زیادہ آپ کی بدن پر نہین رہتی تہی اور سوداگر اور تجار اقالیم دور
و دراز سی پارچات عمدہ اور لباس ہای بیش قیمت آپکی واسطی لایا کرتی تہی اور
تمام عمر بہر مین آپنی کبہی پشت بقبلہ ہوکر اجلاس نہین فرمایا تہا اور اشیا ء معطر سی
آپ کو نہایت شوق تہا کہ ہنگام مصروفیت عبادت جسم شریف اور لباس کو اسقدر
عطر لگایا جاتا تہا کہ تمام مکان عالیشان مدرسہ معطر ہو جاتا تہا اور اکثر یہہ شعر
آپکی زبان حق ترجمان پر رہتا تہا **شعر** ہزار بار بشویم زبان بعطر و گلاب ✦ ہنوز
نام تو گفتن کمال بی ادبی ست ✦ اور بعض اوقات یہہ کلمات مسرت سمات بہی
فرمایا کرتی تہی قوت قلوب السالکین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وقوت
قلوب العاشقین لا الہ الا اللہ **غزل من مولف** ای ز نور روی تو
روشن شبستان رسول ✦ وی نہ سروقد تو زیبا گلستان رسول ✦ دست تو برا زمراد
دو جہان شد از علی ✦ دامنت شد پر گہر از فیض دامان رسول ✦ قرۃ چشم حسن
فرزند دلبند بتول ✦ غنچہ خوشرنگ خوشبوی زبستان رسول ✦ سید والا مناقب فخر
اولاد علی ✦ بیش قیمت گوہری پر نور از کان رسول ✦ رحم کن بر سرور زار مرید کمترین ✦
چون زدم از صدق دل دستی بدامان رسول ✦ **منا قب چہارم در بیان ہونی
ندای غیب آنحضرت رضی اللہ عنہ کو بعالم طفولیت در باب اختیار
کرنی درجہ عاشقی یا معشوقی کی** شائقان راہ گفتار و راویان صدق
شعار بیان طراز ہین کہ جناب سلطان العاشقین و المعشوقین محبوب العالمین قدس سرہ
سرہ ایکروز بعالم طفولیت بصحن دولتخانہ فیض کاشانہ طفلان ہم عمر سی متوجہ
تہی کہ ناگاہ ایک آوازہ فیض اندازہ ہاتف غیب سی گوش حق نیوش جناب مین پہونچا
کہ ای محبوب مرغوب و معشوق مطلوب عاشقی اور معشوقی سی کونسا رتبہ آپ کی سینہ خاطر
فیض مآثر سی اوسکی درخواست کر کہ درگاہ عالم پناہ ہماری سی عطا ہو چنانچہ ایسی
ہی صدا مکرر سہ کرر ہوئی تو آپ ڈرتی ہوی بحضور امام الخیار عالی تبار بلند وقار اپنی

والدہ ماجدہ کی تشریف لی گئی اور کہا کہ ہمکو درگاہ والاجاہ الٰہی سی ایسا ارشاد
ہوتا ہی جو کچھہ جواب لایق اور مناسب حال ہو فرمائی کہ درخواست کیجاوی والدہ
معشوقی جواب پایا کہ اگر اُنکی پہر ایسا ہی ارشاد ہو تو رتبہ معشوق کی درخواست کیجیو یہہ
سخن والدہ مہربان کا سنکر آنحضرت متبسم ہوی اور فرمایا کہ مجھہ بندہ حال پراگندہ کو
کیا ایسا رتبہ حاصل ہی کہ جناب الٰہی سی درخواست معشوقی کیے کرون اور ذات
کبریا کو اپنی جسم خاکی کی عشاق ہی مین نسبت دون **فرد من مولف** راضی
ہون مین جو حق کی رضا مجھہ پہ ہو سو ہو + چاہی کری جو آپ خدا مجھہ پہ ہو سو ہو +
ام المومنین یہہ تقریر دلبند جناب پیران پیر کی سنکر نہایت خورسند ہوئین اور دونو
ہاتھہ اوٹھا کر حضرت کے حق مین دعای خیر کری ہنوز دعا سی فراغت نہین ہوئی تہی کہ
پہر ہاتف آسمانی سی ندا ہو کہ یا محبوب سبحانی درگاہ ربانی سی آپکو رتبہ عاشقی و معشوقی دونو
عطا ہوی و غوث الاعظم محی الدین ایکا خطاب باصواب مقرر ہوا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم **غزل من مولف** عاشق و معشوق دونو رتبہ زیبا آپکو +
مل گیا اللہ سی رتبہ دو بالا آپکو + آیا جو در پر تیری پہونچا وہ بر عرش برین + پایہ عالی ہی
پایا جسنے پایا آپ کو + فرق کیا ہی باپ و بیٹی مین از راہ یقین + کی زیارت مصطفی
کی جسنے دیکہا آپکو + ایسی رتبہ کا کہو پہر کون شایان ہو سکی + کہتی ہین محبوب اپنا
حق تعالی آپ کو + وقت مشکل کون ہی مشکل کشا تیری بغیر + میرو بیدل نی اچہا آزمایا
آپ کو + **منقبت پنجم دربیان قیام آنجناب فی لایت مآب بروز میثاق**
صف اول انبیا مین اور قیام کرنا حسب الارشاد پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم صف دوم اولیاء اللہ مین کتب معتبرہ و رسایل متقدمین
مین لکہا ہی کہ بعد خلق کل عالم ارواح بنی نوع انسان بروز میثاق بحکم حق تعالی
ملایکان ملاء اعلی نی کل ارواحون کو بحضور خالق اکبر صفین باندہ کر کہڑا کیا
تو ارشاد ہوا کہ ان کل ارواحون کی تین صفین مقرر ہون صف اول مین کل
ارواح طاہر انبیای کرام دوم مین اولیای ذوی الاحترام سوم مین عوام قیام کرین

جب صفین قایم ہوئین تو روح پاک جناب غوثیہ صف دوم مین سی ہٹ کر بصف اول انبیاے
عظام قایم ہوی ملایکہ نے روح آنجناب کو صف اول سی نکالکر صف دوم مین کہڑا کر دیا مگر
آنحضرت پہر وہان سی ہٹ کر صف اول مین کہڑی ہو گئی جب اسی طرح تین دفعہ یہہ واقعہ
وقوع مین آیا تو چوتہی دفعہ کارپردازان الہی نی صورت حال بحضور جناب رسالت مآب عرض
کی آنحضرت متبسم ہوی اور بدست مبارک بازوی شریف آنجناب کا پکڑ کر انکو صف صدیقان و
محبوبان الہی مین قایم کیا اور فرمایا کہ ای نور العین آج بامر رب العالمین آپکا مکان عالیشان
یہہ ہی جہان انکو قایم کیا جاتا ہی مگر بشارت ہو آپکو کہ بروز قیامت آپ ہمراہ ہماری
بمقام وی لا احتشام مقام محمود ہونگی **فرد من مولف** واہ واہ بیٹی اور درجہ باپ کا +
باپ کی پیغمبری نور ولایت آپکا + **غزل من مولف** محی دین ہی پیشوا کل مراسلام کا
وہ مکرم مقتدا ہی کل ذوی الاکرام کا + کون ہمسر ہو بہلا اوس سرور کونین سی + کونسا
نامی ہی جو لایق ہی ایسی نام کا + بادہ عرفان سی تا لب وہ لبالب ہو گیا + فضلہ خور ہے
جو کہ اوسکے معرفت کے جام کا + چشم بدمین دور ایسی چشمہ حیوان سی ہو + ہی یہہ چشمہ
ایک جا ہی چشم خاص و عام کا + ہو گیا سرور جو خاک آستان محی دین + کام دل حاصل
ہوا اس سرور ناکام کا + **مناقب ششم دربیان ظاہر ہونی کشتی مغرقہ**
پیر زالہ بامداد غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ راویان صادق و مخبران
واثق سی روایت ہی کہ وہ دریتیم خزانہ رسالت اور گوہر دریای نبوت محبوب سبحانی
قدس اللہ سرہ السامی ایک روز شہر سی باہر تشریف لے گئے چنانچہ سیر کرتی ہوے
اور تماشای قدرت قادر حقیقی دیکہتے ہوی فایز لب دریا ہوی اور کنارہ دریای پر آپ
آپنی اجلاس فرما کر دریای عرفان الہی مین غوطہ زنی شروع کی ناگاہ چند عورات
نیکذات سکنای دیہہ سبوچہ ہای آب سر پر اوٹہای ہوی واسطے لینے پانی کی دریا پر آئین
اور ہر ایک عورت دریا سی اپنا اپنا سبوچہ آب بہر کر روانہ خانہ ہوی سوای ایک عورت
پیر سالہ کی کہ اوسنے اپنا سبوچہ پر کیا اور کنارہ پر رکہکر اور چادر منہہ پر کہینچ کر نالہ
جانگاہ شروع کیا چندان قلق اور اضطراب و زاری کی کہ زہرہ ماہیان اوسکے

نالہ وفغان سی پانی ہوگیا اور دل مرغان ابی اوسکے صدای دل سوز سی کباب ہوا اور
بزبان حال یہہ اشعار پڑہتی تہی **غزل من مولف** ہجر مین اپنی ہماری بی قراری دیکہیے
چشم پرنم کی ہماری اشکباری دیکہیے ✤ دن تو غم مین کٹ گیا پر اب اندہیری رات مین ✤ دیدۂ
بیدار کی اختر شماری دیکہیے ✤ فرقت و درد والم غم حالت ابتر میری ✤ اشک آہ و اضطراب
گریہ زاری دیکہیے ✤ اب ہی آنا ہی اگر جانا تو آو وقت ہی ✤ اپنی بسمل کی جو جاری کی تیاری
دیکہیے ✤ سنگ غم چہاتی پہ رہتا ہی میری تیری بغیر ✤ آہی ہی اور یہہ مصیبت مجہہ پہ بہاری
دیکہیے ✤ ابر سی برسی ہین گوہر دیدۂ پر آب سی ✤ چشمہ چشمون سی سیل اشک جاری دیکہیے
سرو بسمل کی حالت دیکہی ہت اندا ن ✤ خنجر ابرو کی اپنی آبداری دیکہیے ✤ جب اوس
پیرزالہ کہن سالہ کی بی قراری و آہ و زاری بدرجہ نہایت پہونچی تو صدای واویلا اوسکا
بگوش فریاد نیوش آنحضرت کی پہونچا تو آنجناب بملاحظہ حال پر ملال اوس دل کباب کے
حیرت مند ہوی کہ آیا کس ظالم اظلم نی آستین تظلم دراز کیا اور کس سنگ دل سخت جگر نے
سنگ ستم اسکی سبوچہ دل پر مارا ہی کہ یہہ پیرزال ایسی حال پامال رنج و ملال ہو رہی ہی
چنانچہ آپ نی ایک اصحاب کو بمراد دریافت حالت خراب اوسکی بہیجا جب وہ کس اوس بیکس
کی پاس گیا تو پیرزالہ سی حالت پرآفت اوسکی دریافت کی اور واپس حاضر ہوکر عرض کیے
کہ ای فریادرس مظلومان و ای بشارت دہ مغمومان اس پیرزال کی حال پر یہہ وبال آیا ہی
کہ اسکے گہر مین ایک بیٹا لڑکا تہا جوان کہ حسن و خوبی و صورت محبوبی رکہتا تہا ایک روز یہہ عورت
آج وہ دریا سی اپنی فرزند دلبند کی شادی کرکر اپنی گہر کو آتی تہی جب بکنارہ دریا پہونچی تو
معہ دولہ اور دولہن اور براتیان کی باشان و شوکت و اسباب حشمت کشتی پر سوار ہوی
جب کشتی دریا سی گذر کر قریب بکنارہ پونچی تو یکایک گرداب مین آگئی اور چکر کہا کر
تہ دریا مین بیٹہہ گئی ہرچند ناخدا نی کوشش کی مگر خدا کے تقدیر سی کچہہ پیش نچلی سوا اس
پیرزالہ بغم حوالہ کے دریا ناپیدا کنار اجل سی کوئی نہ بچا اور صرف یہی پیرزال بجان پر
ملال ایک گانو مین متصل کنارہ دریا کی رہتی ہی اور ہر روز بہانہ لینی پانی کی اس مقام پر
آکر اپنی جگر پارہ کا ماتم کرتی ہی غرض کہ عرصہ بارہ سال سی یہہ پیرزال ایسی ہی حال سے

زندگی بسر کرتی ہے مطلع فراق و درد و الم غم ستم ہو جسپر بانج + پہر اوسکا حال
ہوگیا تو ہی بنی جی مین جانچ + جب محبوب سبحانی اضطراب و پریشانی بیزار سی مطلع ہوئے
تو دریای رحمت جوش مین آیا اور فرمایا کہ اوسکو رونی سی منع کرو اور کہو کہ مطلب تیرا بہی
حاصل ہوگا چنانچہ وہ شخص بیزار کی پاس گیا اور زبانی انحضرت کی پیام پہونچایا مگر
اوس عورت کی دل اشتیاق منزل کو کچہہ تسلی نہوئی از دست پہلی سی زیادہ داد و فریاد شروع
کی اوس شخص نے پہر حاضر حضور ہوکر عرض کی کہ ای مرہم پاش زخم دل فگاران و ای آشتی بخش
جان دردمندان آتش فراق جو مجمر سینہ اس مہجور کی مشتعل ہی تسلی ہای زبانی سی فرو
نہین ہوتی جب تک کہ آپ بالطاف مہربانی سوزش نہانی و شعلہ جانی اسکی کو سرد نکرینگی
توجہ جانکاہ اسکا موقوف نہین ہوگا باستماع این سخن آنجناب نہایت جوش مین آئی اور باواز
بلند فرمایا کہ اس عورت کو تسلی دو کہ اسی وقت لڑکا تیرا معہ اپنی منکوحہ اور براتیان کی اوسی شان
و شوکت سی جیسی کہ غرق دریا ہوی تہی نکلتا ہی منتظر عنایت بی غایت الٰہی ہوکر خاموش رہو
جب وہ پیغام زبانی آن قبلہ انام اوس نیک انجام کی پہونچا تو خاموش ہوکر منتظر ایفای وعدہ
ہوئی کہ کب کشتی مغروقہ اوس نامراد کی بساحل مراد پہونچتی ہے اور کب دیدۂ بی نور اوسکی دیدار
نور العین سی منور ہوتی ہین ادہر آنجناب ولایت مآب نی دست دعا بجناب کبریا اوٹہا کر
عرض کی کہ کشتی ڈوبی ہوی اس غریق دریای غم کی بجنسہ بساحل مراد پہونچی چنانچہ باوجود
عرصہ ایک ساعت کی اثر دعا کچہہ ظہور مین نہ آیا اسی طرح جب مکرر سہ کرر نوبت بدعا و التجا
پہونچی تو محبوب سبحانی نی بجناب الٰہی ناز محبوبانہ شروع کئے ارشاد ہوا کہ ای محبوب مرغوب
اسقدر توقف اسکام مین بسبب تغافل نہین بلکہ براہ حکمت ہی کہ کارہای جناب الٰہی سبب
بسببہ ہوتی ہین نہ بہ تعجیل اگر ہم چاہتے تو زمین و آسمان و مافیہا کو ایک طرفۃ العین مین مخلوق
کر دیتی مگر پہر ہی براہ حکمت بعرصہ چہہ یوم پیدا ہوی تاکہ لوگ جانین کہ جناب الٰہی مین تعجیل
بکار نہین تسہیل مطلوب ہے اور عرصہ بارہ سال سی کہ یہ کشتی غرق تہی تو سب اہل کشتی
سب کی سب طعمہ ماہی و نہنگ ہو چکی تہی سو تجہ محبوب کی خاطر سی کل اجزا جزو کل اہل کشتی
کی جمع کئی گئی اور اجزا ہر ایک کی بارگ و پوست و استخوان و عضلات و اعضا و امعا

مرتب کرکر روح حیوانی اوس مین داخل کیا گیا اوراتنی عرصہ کی مُردون کو اسقدر توقف مین پہر کسوت حیات پہنای گئی اب قدرت معجزہ قادر حقیقی کے دیکہئے ہنوز آنجناب اسی کلام فیض التیام مین مصروف تہی کہ یکایک دریا مین پانی جوش مارا اور کشتی اوسی مقام سی کہ جہان غرق ہوی تہی اوسی شان اور شوکت سی نمایان ہوی **از مولف** کشتی جو ہوی غرق تہی سالم نکل آئی وسی ہی بحکم شہ عالم نکل آئی + پیرزال معاینہ اس حال کی ایسی ہولی کہ عنقریب بفرط فرحت شادی مرگ ہوجاتی اور شکل اپنی فرزند دلبند اور بہو کی دیکہہ کر بہو شانہ قدم مبارک آنحضرت پر گر پڑی اور عرض کی **از مولف** خاک اس خاک کی برکت سی تیری زر ہو گئے قطرہ ناکارہ تہی مین یک گوہر ہو گئی + کہتی ہین کہ برکت اس کرامات عظیم غوث الاعظم کی کئی ہزار کفار نابکار اوس روز روشن با نوار معرفت اسلام ہوی **شعر** قادرا قدرت تو داری ہرچہ خواہی آن کنی + مردہ را جانی بخشی زندہ را بی جان کنی + **غزل از مولف**

کتاب دل سی لب اپنی جو تیرا بن جای + خاک ہو وی تو کیمیا بن جای + صدق دل سی جو پکری تیری قدم + ایک ہی دم مین اولیا بنجای + گر گدا ہو تو لی شہنشا ہے + مور بی پر جو ہو ہما بنجای + نام لیوا ہو جو تیرا حضرت + مظہر نور کبریا بن جای + قطرہ آوی جو اس سمندر مین + در خوشرنگ بیبہا بن جای + ہو جو محتاج تاج لی آکر + ہو جو مفلس تو وہ غنا بنجای + خادم آستان محی دین + ساری عالم کا پیشوا بن جای + پار ہو کشتی مراد و ہین محی دین جسکا ناخدا بن جای + وہی سرور ہے سرور عالم + جو کہ اوس شاہ کا گدا بن بنجای +

مناقب ہفتم دربیان مسلمان ہونے ایک طبیب یہودی بملاحظہ قارورہ آنحضرت رضی اللہ عنہ

روایت ہی کہ جناب سلطان الاولیا ملک الاصفیا قرہ چشم مصطفے امین المعظم غوث الاعظم ایک روز باقتضای عالم بشریت بعارضہ بدنی بیمار ہوی تو مریدان با ارادت نی یہہ تجویز کی کہ کسی معالج ظاہری کو آنحضرت کی علاج کی واسطی طلب کیا جاوی اور چند خادمان عالی شان بمراد حصول اجازت طلب طبیب بخدمت باعظمت آنحضرت کے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ای طبیب دردمندان محبت وای معالج کسلمندان تعشق اگر ارشاد فیض بنیاد

حاصل ہو تو ایک طبیب کو حضور کے معالجہ کے واسطے طلب کیا جای آپنی متبسم ہو کر فرمایا
کہ عارضہ جسم مبارک این جانب کو طبیبان ظاہری سی کچہہ کام نہین **مصرع** درد مستند
عشق را دارو بجز دیدار نیست ✤ استنے مین آپ کو حاجت بول کی ہوی تو ایک خادم
ہوا خواہ نی بجای بول طشت زرین رکہدیا اور بول قارورہ مین ڈالکر بلا اطلاع
آنجناب کی ایک طبیب یہودی کی پاس لی گیا طبیب نے قارورہ دیکہکر پوچہا کہ یہہ
قارورہ کسکا ہی خادم نی جواب دیا کہ یہہ قارورہ ایک سید عالی درجہ کا ہی اور نام
نامی حضرت کا طبیب سے ظاہر نہ کیا طبیب بولا کہ ماھذا المرض الا مرض العشق
الالٰہی اور فی الفور کلمہ شہادت زبان صدق ترجمان سی پڑہکر مسلمان ہو گیا اور بولا
کہ **غزل از مولف** مرید غوث اعظم ہون مین ہی اسلام دین میرا ✤ محبت کا کہلا
دروازہ از روی یقین میرا ✤ کہان جاون کہون کسکو مین اپنا حال پر حسرت ✤ کوی
فریادرس یا غوث محی الدین نہین میرا ✤ میری سینہ پہ کردو نقش اسم محی الدین ✤ کہ روشن
ہو تمہاری نام سی دلکا نگین میرا ✤ مثال بدر ہو دیکہیگا یا حضرت سیاہنامہ ✤ بحق
رحمت عالم شفیع مذنبین میرا ✤ بس اس خاکی کی رکہہ لو آبرو یا شاہ گیلانی ✤ کہ ہی
یہہ نفس و شیطان ایک دشمن درکمین میرا ✤ ثنا خوان ہون مین جون فریاد حضرت غوث
اعظم کا ✤ سخن ہر ایک ہے شیرین اب تو مثل انگبین میرا ✤ ترا دامن ہی پکڑا ابتر بیدل نی
ای حضرت ✤ ذرا ڈہک لیجئی پردہ بزیر آستین میرا ✤ جب یہہ خبر حیرت اثر مردمان اقارب
و قبایل طبیب کو پہونچی تو افتان و خیزان اوس مقام پر آپہونچی اور حکیم جی سی حال واقعہ دریافت
کیا تو حکیم فہیم نی جواب دیا کہ یہہ قارورہ حاضر ہذا دیکہو کہ اصل حال تم پر ظاہر ہو جاوی جب
سب نے ملکر قارورہ کی طرف ایک نظر دیکہا تو بلا توقف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
زبان پر لای اور مشرف بشرف اسلام ہوی غرض کہ جن کافر گمراہ نی ایک بار نظر دیکہا
بہدایت آن ہادی مطلق راہ ہدایت پا کر ولی ہو گیا چنانچہ چار سو آدمی زن و مرد اقارب
و ہمسایگان طبیب محبیب سی مسلمان ہوی اور الغیاث الغیاث کرتی ہوی بدر واز فیض اندازہ
آنحضرت حاضر ہو کر بخادمیت آنحضرت سعادت دارین کو پہونچی اور محبوب سبحانی نی

اون سب کو دیدار نور بار سی منور کر کر ہر ایک کو رتبہ ولایت عنایت کیا **غزل من مولف** معدن نور الٰہی غوث اعظم محی دین + اشرف کون ومکان مخدوم عالم محی دین + زندگی دو جہان خواہی اگر ای مردہ دل + بس بگو از صدق دل ہر آن و ہر دم محی دین + بود جدش موجب پیدایش ہر دو سرا + عزت ملک و ملک شد فخر آدم محی دین + نور یا بند اولیا از نور روی خوب او + گشت تابان صورت خورشید عالم محی دین + مصدر اعجاز نبوی شد جناب غوث پاک + از کرامت ہای حید رشد مکرم محی دین + غم مکن سرور تو ہرگز از حوادث ہای چرخ + کی گذارد چنین پر درد و پر غم محی دین +

مناقب ہشتم دربیان پرواز کر جانی آنحضرت معدن برکت کی بطرف آسمان بعالم طفولیت گود دایہ گرانمایہ سی

کتب معتبرین اور روایات صحیحین مین آیا ہی کہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی قدس اللہ سرہ السامی جب ایام شیر خواری مین دایہ گرانمایہ کی گود مین تشریف رکھتی تہی ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ آنحضرت دایہ ہما سایہ کی گود مین سی اوڑکر بطرف آسمان چلی گئی یہان تک کہ قریب آفتاب کی جا پہونچی اور بشکل آفتاب وہ پرواز آفتاب پر توافگن ہو کر آسمان کو مطلع شمسین کردیا اور آفتاب چہرہ جہانتاب آنجناب سی ایسا چمکا کہ نور علی نور ہوگیا جب تہوڑی دیر گذری تو مراجعت فرما کر دایہ بلند پایہ کی گود مین آگئی دایہ گرانمایہ یہہ حال پر ملال دیکہکر سخت گہبرای مگر کسی سی یہہ احوال حیرت مآل ظاہر نکیا جب آنحضرت شہر گیلان سی رونق افزای بغداد ہوی تو وہی دایہ حاضر خدمت فیضمنقبت آنحضرت کی ہوی اور زمین خدمت بلبای ادب چوم کر عرض کی کہ یا حضرت آپ بعالم شیر خواری تو ایک روز میری گود سی اوڑکر قریب آفتاب کی پہونچ گئی تہی اب بہی پہر کبہی ایسا اتفاق ہوا ہی یا نہین فرمایا کہ اون دنون مین وجود برکت آمود ہمارا تاب تجلیات ربانی نہین لا سکتا تہا اور انوار تجلیات الٰہی ہمکو جذب کر کر اپنی طرف کہینچ لیتے تہے اب مشاہدہ تجلیات کبریائی کی عادت روزمرہ ہوگئی ہی اور جانا ہمارا طرف آسمان کی ممکن نہین ہی بلکہ اب ہم انوار تجلیات کو جذب کرتی ہین اور پہلی وہ ہمکو جذب کر لیتے تہے اور یہہ ہی باعث ہمارے

ہماری وڑجانی کا بطرف آسمان کی تہا **غزل من مولف** غوث اعظم پیشوای دوجہان
مقتدای رہنمای دوجہان + خانہ دار خانہ پاک علی + مالک ملک سرای دوجہان + نور بخش
آفتاب و ماہتاب + گشت ز ور روشن ضیای دوجہان + نور چشم مصطفے و مرتضے + بود محبوب
خدای دوجہان + جسم پاک و سراپا نور بود + زین سبب شد مقتدای دوجہان + نام
پاکش بر زبانہا ورد شد + تا قیامت در سرای دوجہان + کس ندارد سروری کس کسی غیر
نوای بادشاہی دوجہان + **مناقب نہم در بیان ملنی بشارت حضرت**
امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کو جناب باری جل جلالہ وعم نوالہ
سی در باب تولد ہونی حضرت محبوب سبحانی کے اولاد امجاد
حضرت امام محمد فتح سے ثنا گویان محبوب سبحانی و وصافان غوث صمدانی
زبان حق ترجمان سی یون روایت کرتی ہین کہ ایک روز جناب امیر المومنین امام المسلمین
مخزن اخلاق حسن امام حسن رضی اللہ عنہ نی کشف دل و صفای باطن سی لوح محفوظ کو ملاحظہ
فرمایا تو واضح ہوا کہ اولاد شریف سید الشہدا امام حسین علیہ السلام سی نو امام ذوی الاحترام
پیدا ہونگی اور اپنی اولاد مین سی آپکو فقط ایک ہی امام ذوی الاحتشام پیدا ہونا ملاحظہ مین آیا
یہہ حال وہ صاحب کمال دیکہہ کر بدرگاہ لایزال متوجہ ہوی اور عرض کی کہ حضور سی نی
میری بہائی کی اولاد سی نو امام ہمام پیدا ہونا مقدر کیا اور بندہ کی اولاد سی فقط ایک ہی
امام کا پیدا ہونا تقدیری اسباب مین جو حکمت بجہہ حکیم ازلی کی ہی اوس سی بندہ کو مطلع
کیا جاوی ارشاد ہوا کہ آپکی پشت شریف سی ایک ایسا در یتیم گوہر خالص پیدا ہوگا کہ جسقدر
اون نو امام مین درجات و مراتب ہونگی وہ سب فقط اوس ایک کے ذات بابرکات مین جمع
کئی جاوینگی اور نام نامی اوسکا محی الدین عبد القادر جیلانی ہوگا اور بخطاب غوث الثقلین
و غوث الاعظم سرفراز ہوگا اور قدم مبارک اوسکا کل اولیاء اللہ کی گردن مبارک پر
رکہا جاوی گا اور ہماری جناب مین رتبہ محبوبیت پاوی گا **غزل من مولف**
واہ اللہ میری یہہ جلال تیرا + حسن اور خوبی و جمال تیرا + کسکو حاصل ہوا ہی تیری بغیر
یہہ بزرگی و یہہ کمال تیرا + نور و رتری مہر تابان سی + رخ تابانکا ایک خال تیرا +

سرور سروران عالم ہی + جو کہ خادم ہی پایمال تیرا + المدد المدد شہ گیلان + ہی بہت سر شکستہ حال تیرا +

مناقب دہم دربیان اسبات کے کہ در عہد سعادت مہد آنحضرت جو کوئی نام آپکا بلا طہارت زبان پر لاتا تہا قتل ہوجاتا تہا اور پہر بارشاد ختم المرسلین یہہ جرم معاف ہوا

راویان طوطی گفتار و مشایخان شیخت شعار کتاب گلدار معانی سی روایت کرتی ہین کہ بعہد ولایت سید السادات عالی درجات معدن کرامات محبوب سبحانی قدس اللہ باسرارہ السامی یہہ ارشاد جاری تہا کہ نام نامی و اسم گرامی آنحضرت کا جو یار و اغیار سی بلا طہارت جسم پاک کئے بدن زبان پر لاتا تہا فی الفور سر اوسکا تن سی جدا ہوجاتا تہا جب اسی طریق سی کئی اشخاص عام و خاص ہین سی جان بحق تسلیم ہوئی تو ایک روز جد امجد آنحضرت جناب خاتم النبیین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بعالم مشاہدہ رونق افروز ہوئی اور فرمایا کہ ای نور العین دلبند حسنین ایسی جلال کو ترک کیجیے کہ مخلوق پروردگار نیکوکار و گنہ گار سب عالم دنیا مین ہین ایسی جلال سی تمہاری سی مخلوق الہی قتل ہوجاوی گی اور بعد ازین ایک ایسا زمانہ آنی والہ ہی کہ نام شریف آپکا آپکا اسم شریف آپکا شریف الہی اور ایجانب کا لوگ بی ادبانہ زبان پر لائین گے چہ جائی کہ اسم شریف آپکا محبوب الہی نی یہہ ارشاد جد امجد علیہ الصلوۃ والسلام کا سنکر حکم نافذ فرمایا کہ اب جو کوئی نام ہمارا بلا طہارت زبان سی نکالی گا قتل ہوگا مگر اوسکے رزق اور نکوئی ییسے چالیس دن تک کے برکت اوٹھائی جاوی گی نعوذ باللہ منہا غزل من مولف غوث اعظم ان شہ والاہمم + چرخ دین پر ثبت ہی جسکا علم + منشی تقدیر ہی جنکا مطیع + چلتی ہی جنکی اجازت سی قلم + زندہ کردین مردہ صد سالہ کو + جوش پر آجای گر بحر کرم + رہنمای گمرہان راہ حق + پیشوای اولیای محترم + وہ جناب محی دین سیف اللہ + جنکی بی شمشیر دشمن ہون قلم + کون سر ہیری ہے اوس درگاہ سی + گردن عالم جہان ہوتی ہی خم + دولت جاوید گر چاہتا ہی دل + یاد کر جب تک رہی دم دمبدم + نور الصبار جناب حیدری + قرہ چشم نبی محترم + بندہ سرور بہی ہی درگاہ کا کمترین بندہ ہی بی دام و درم +

مناقب یازدہم دربیان بعض نصایح بمریدان جناب غوثیہ وبعض اوصاف آنحضرت قدس سرہ مشایخان اہل یقین

وراویان صدق آئین فرماتی ہین کہ جو مرید صدق دل سی خادم آنجناب فلک رکاب کا
ہو اوسکو فرض عین ہی کہ نام نامی آن ذات گرامی کا بی وضو زبان عجز بیان پر نہ لاوی
کہ تنگی رزق وحوادثات زمانہ سی مامون رہی اور اگر بارادۂ نیاز شیرینی وغیرہ ہدیہ اپنی
دل نیاز منزل مین مقرر کری تو واجب ہی کہ اوس نذر کو وفا کری اور اگر کوئی شخص علی
الصباح نام گرامی آنجناب کا با وضو یاد کری گا تمام روز خوش وخورسند رہی کا اور تمام
دنکی گناہ اوسکی نامہ اعمال سی محو کئی جاوینگی اور مصنف کتاب مناقب غوثیہ ہیسے
روایت ہی کہ محبوب سبحانی دعای حرز یمانی کہ اوسکو دعای سیف اللہ وحرز مرتضویہ
بہی کہتی ہین پڑہا کرتی تہی کہ آپکو عمل اس دعا کا کئی لپشتون سی حاصل تہا اور تاثیر اسی دعا
کی تہی کہ جو کوی بلا طہارت نام آپکا زبان پر لاتا تہا قتل ہو جاتا تہا بلکہ اون دنون مین
ایک شخص نے کہ احباب آنحضرت سی تہا بحضور آنحضرت عرض کی کہ آپ اس جلال کو موقوف
فرمائیے کہ نوع انسان مین کہ محض نادان ہین بہت تلف ہوتی ہین آپنی اوس شخص سی اشارہ
مراقبہ کا کیا جب وہ شخص مستغرق بحر مراقبہ ہوا تو کیا دیکہتا ہی کہ ایک شمشیر برہنہ زیر عرش اعظم
آویزان ہی اور بعض لوگ ایسی ہین کہ خود بخود وہان جاتی ہین اور اوس شمشیر سی دو بارہ
ہو جاتی ہین جب اوس شخص نی وہ شمشیر دیکہی تو نہایت خوف کہایا اور آنحضرت سی حال اوس
شمشیر کا دریافت کیا تو آپنی فرمایا کہ یہہ شمشیر ہماری اور ہماری جد امجد کی مخالفانکی واسطے
آویزان ہی جو کوی بدخواہی اور شرارت باطنی سی نام نامی انجناب کا بحالت ناپاکی زبان
پر لاتا ہی اوسکی واسطی یہہ شمشیر قہر الہی کافی ہی اور جو مومن صادق باطن ہو اور سہو سے
بحالت ناپاکی اسم مبارک ہمارا زبان پر لی آوی تو اوسکو معاف ہی مگر بعد چندی جب
بہت اولیای کرام واصحاب ذوی الاحتشام شفیع اسباب کے ہوئی تو کل مخالفان اور
محبان کی واسطی حکم معافی صادر ہوا کہ جان سی قتل نہون مگر اگر کوئی ناپاک عمدا بحالت
ناپاکی نام گرامی انجناب کا بلا طہارت بدن منہہ سی نکالی تو یہہ سزا پاوی کہ چالیس روز تک
اوسکی قول وفعل اور کسب او رزق اور حسنات سی برکت موقوف ہو **غزل من مولفہ**
منہہ پہیری جو کہ اوس شہ والا رکاب سی + عاصی ہوا وہ پہر گیا حق کی جناب سے +

کیا تاب ماہتاب کو اوس رخ کی روبرو + بی نور ہین ہزارون وہان افتاب ہی + خادم
جو آپکی در دولت پہ اگیا + مستغنے ہی وہ حشر مین جنت کے باب ہی + پایا بطور ارث
یہہ پایہ جناب نی حسنین ہی علی سی رسالت مآب ہی + ہو جسکی دل مین آتش عشق محمدی
دوزخ کی اوسکو کام ہی کیا پہر عذاب ہی + سایل جو آپکی در دولت کا ہو کوئی + ہی حشر
تک وہ پاک سوال و جواب سی + سر در کو اپنی زیر قدم رکہئے یا جناب + ہر گز جدا نکیجئے اپنی کاب
سی + **مناقب دوازدہم در بیان تنازعہ باہمی دو اشخاص محمدی و عیسائی**
اور زندہ ہونا ایک مردہ کا بدعای حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ
خادمان خدمت گزار و مداحان عقیدت شعار کتاب اسرار السالکین سی روایت کرتی ہین کہ
ایکروز جناب قطب العالم غوث الاعظم سلطان الاولیا سید الاتقیا محی الدین ابو محمد
عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی رستہ بازار مین تشریف لیئی جاتی تہی دیکہا
کہ سر بازار دو شخص ایک اون مین سی پیرو دین متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا نصارا
کہ تابع دین عیسی علیہ السلام تہا آپس مین مباحثہ و مجادلہ کر رہی ہین محمدی کہتا ہی کہ ہمارے
پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الالہ افضل المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین ہین جنکی شان
عالیشان مین ایزد جل شانہ نی لولاک لما خلقت الافلاک صادر فرمایا اور
وجود مسعود آنحضرت معدن برکت کو رحمت عالمین لکہا و آیت ما محمد الا رسول
اونکی حق مین نازل فرمائی اور انہین کی ذات بابرکات کی واسطی یہہ درجات شایان ہین
کہ بسواری براق برق رفتار بغاشیہ برداری جبرئیل شب معراج زمین سی تشریف
لیجاوین اور طبقات ہفت آسمان سی گذر کر عرش معلی پر قدم رکہین اور بمقام قاب
قوسین او ادنی پہونچکر بے وساطت غیری جناب باری سی ہمکلام ہون اور روز حشر و نشر
لایق شفاعت کبری ہو کر گنہگاران امت کو بخشواوین اگر اعجاز بی انداز آنحضرت
عالیہ حسب کی بیان کرون تو عمر نوح بہی کافی نہو اور اگر لکہون تو لاکہون دفتر تیار
ہون تو بہی ہزار سی ایک بیان نہو صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین شعر ختم رسل خاتم پیغمبران + بانی دین اکرم پیغمبران + عیسائی بولا کہ

کہ ای صاحب تم نہین جانتی کہ جناب عیسی مسیح کس رتبہ عالی اور درجہ معلی کی آدمی تہی
کہ جنہون نی جہولی مین جہولتی ہوی دو دن کی عمر مین آپنی رسالت و عصمت والدہ معصومہ
پر گواہی دی اور قوم یہود سی ہم کلام ہوی کہ تمہاری قران صدق بیان مین لکہا ہے
تکلم الناس فی المهد وکهلا اور بامداد روح القدس بلا پدر بطن مادر سی پیدا ہوے
اور مٹی کا جانور بناکر جب اوس مین دم مبارک پہونکتی تو مٹی جانور بنکر اوڑجاتا اور اندہی
مادرزاد اور جذامی اور برصی وغیرہ بیمارونکو اونکی دعای کیمیا خاصیت سی شفای کامل
ہوجاتی تہی اور ایک بڑا معجزہ حضرت عیسے مسیح کا یہہ تہا کہ مردونکو لفظ قم باذن اللہ
کہکر زندہ کردیتی تہی غرض کہ ایسی ایسی تکرار دوچار فیما بین فریقین واقع ہوئی مگر عیسائی
بار بار یہی تکرار کرتا تہا کہ جناب عیسوی نی تمام عمر مین اسقدر مردونکو زندہ کیا اور محمدی سے
کہتا تہا کہ تو بیان کر تیری پیغمبر خیر البشر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر نی کسقدر مردونکو اپنی
سن عمر مین زندہ کیا ہی چونکہ اوس مسلمان صاحب یہان کو یہہ تعداد یاد نہ تہی لہذا خاموش تہا
جناب غوث الاعظم کہ وہان قیام فرماکر بقا ریردلپذیر فریقین کی سن رہی تہی خاموشی مرد مسلمان
سی ملول ہوی اور بند خاطر دریا مقاطر ہوا کہ اس نصارا کا مرد مسلمان سی بول و بچار ہے
لہذا آپنی مخاطب بطرف نصاری ہوکر فرمایا کہ ای عیسائی ترسائی تو جسقدر کہ تعریف و
توصیف جناب مسیح کی کرتا ہی حق و بجا ہی ہمارا بہی یہی ایمان ہی ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ
مگر آ ایک کرشمہ اعجاز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ کہ مین ایک شخص مسلم زمرہ مسلمانان
پیروان دین محمدی سی ہون کس طرح ہر مردہ کو زندہ کرتا ہون اب تو جس قبر کی مردہ کو نشان
دیوی فی الفور زندہ ہوجاوی گا وہ ترسائی باستماع اوس سخن دل شکن کی نہایت گہبرایا
اور بنظر امتحان ایک گورستان کہنہ مین آنکو لی گیا اور ایک قبر کہنہ کا کہ اوس قبر کی مدفون
کی کہین رگ و پوست و ہڈی بہی باقی رہی ہوگی نشان دیکر بولا کہ اگر اس قبر کا مدفون
زندہ ہوجای اور مجہہ سی ہمکلام ہو تو از راہ یقین دین شہنشاہ مرسلین حق جانکر زمرہ
مسلمین و خیل مومنین مین داخل ہوجاؤن گا انحضرت نی پوچہا کہ تیری پیغمبر عیسی مسیح
بروقت زندہ کرنی مردہ کی زبان گوہر افشان سی کیا الفاظ فرمایا کرتی تہی ترسائی نے

عرض کی کہ کلمہ قم باذن اللہ کہکر مردہ کو زندہ کر دیتے تھے - فرمایا کہ مدفون اس قبر کا ایک مطرب قوال ہی اگر تیرا جی چاہی تو یہہ قوال خوشحال بنی گور سے سرود کرتا اور دف بجاتا ہوا اوٹھی یہہ بات فرماکر حضرت متوجہ قبر کیے ہوی اور زبان معرفت ترجمان سی فرمایا کہ قم باذنی یعنی اوٹھہ کہڑا ہو ہماری حکم سی بمجرد فرمانی کی زمین قبر کی شق ہوگئی اور وہ مرد قوال خوشحال گاتا بجاتا قبر سی نکل آیا اور بطرف عیسائی کی متوجہ ہوکر بولا کہ ای ترسائی کیون نہین کہتا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ عیسائی یہہ کرامات آن مجمع کرامات ومعدن برکات کی دیکہکر اور شہادت دین محمدی کی زبانی اوس قوال کی سنکر فورا اسلمان ہوا اور خدام ذوی الاحتشام آنحضرت مین منسلک ہوکر ولی ہوگیا **مناجات از مولف کتاب عفی عنہ** مردہ گردد زندہ این اکرام عبد القادر ست + محی دین ہست این اثر از نام عبد القادر ست + قتل شد کفار وہم کفر از جہان شد ناپدید + قاتل بدخواہ دین صمصام عبد القادر ست + خادمانش ترین وہم دو جہان برداشتند این عنایتہا ز لطف عام عبد القادر ست + خادمانش از می دیدار حق گشتند مست + این مگر یک قطرہ از جام عبد القادر ست + نامی یافت در دنیا و دین از نام او + ہر کہ در عالم مطیع نام عبد القادر ست + فیض مند از فیض عامش گشت خلق خاص و عام + عام در ارض وسما انعام عبد القادر ست + لطف کن یا شاہ دین بر سرور از راہ کرم + کاین غریب از زمرۂ خدام عبد القادر ست +

مناقب سیزدہم دربیان پیدا ہونی پسر مغروق ایک پیرزالہ خادمہ آنحضرت محبوب سبحانی کے

مشایخان ذی شان وراویان صدق ترجمان کتاب حقیقۃ الحقایق سی روایت کرتی ہین کہ ایک عورت بیوہ خادمہ جناب غوث الاعظم کا لڑکا دریا مین غرق ہوگیا وہ پیرزن نالان وگریان بخدمت فیضدرجت محبوب سبحانی حاضر ہوی اور عرض کی کہ ای دادرس مجہہ بیکس کا لڑکا آج دریا مین غرق ہوگیا ہی اور مین یقین رکہتی ہون کہ آپ لڑکا میرا صحیح وسالم دریا سی زندہ نکلوا کر مجہہ کو عنایت فرماوینگی اور یہہ عرض کرکر فرزند دلبند کے فراق مین زار زار رو

تو جناب غوثیہ کو اوس پر رحم آیا اور فرمایا کہ جاؤ اپنی گھر مین لڑکا اپنا موجود پاؤ گی پیر زال
جب گھر مین گئی تو ہنوز لڑکا اپنا گھر مین نہ پایا واپس حاضر ہوئی مگر وہی ارشاد نافذ
ہوا جب پھر گئی تو اس تب بھی وہی آتش در کاسہ نکلی تیسری دفعہ پھر آستان فیض توامان
شرفیاب ہوی تو وہی ارشاد صادر ہوا واپس آئی تو لڑکا اپنا خوش وخورم خانۂ اعتقاد
نشانہ مین موجود پایا شکر حق بجالائی اور زبان حال سی گویا ہوی **شعر** کیون نہو
مین ہون مرید حضرت عالی جناب ٭ سیدہی ہون کیونکر نہ میری درد وغم کی پیچ وتاب ٭
جب لڑکا اوس بیوہ کا صحیح وسالم بامداد آن قطب العالم غوث الاعظم خانہ غربت نشانہ
مین حاضر ہوگیا تو اوسوقت آنحضرت محبوب الٰہی مراقبہ مین گئی اور بعالم باطن حاضر
الٰہی ہوکر ناز محبوبانہ شروع کئی کہ آج خلاف عادت دو دفعہ عرض مجھہ بندہ دل برگندہ
کی جناب حضور مین منظور نہوی اگرچہ تیسری دفعہ دامن مراد پیرزالہ کا گوہر مرادسی بر ہوا
اگر اول دو دفعہ وہ ضعیفہ ناامیدانہ اپنی گھر سی واپس آئی اس سی باعث شرمساری اس
محبوب کا ہوا اور آپ نی ایک کن سی بطرفۃ العین ہژدہ ہزار عالم مخلوق کو مخلوق کیا اور
بروز حشر ونشر بھی ایک آن مین بتاثیر نفخۂ صور کل اجزای متفرق یعنی نوع انسان وغیرہ
حیوانات جمع ہوکر زندہ ہوجاینگی پس اس ایک کس کے اجزا جمع ہونی اور زندہ ہونی مین
اسقدر توقف ہوی تو بپاس ادب یہہ بندہ اسباب مین کچھہ عرض نہین کرسکتا **مصرعہ**
راضی ہین ہم اوسمین جس مین تیری رضا ہی ٭ جناب الٰہی سی ارشاد ہوا کہ اسباب مین
آپکی رنجیدگی کا حق ہماری ذمہ پر ہی بعوض اسکی جو مانگو ہماری درگاہ والا جاہ سی
عطا ہوتا ہی بولو کیا مانگتے ہو یہہ عنایت الٰہی سنکر آپ سربسجدہ ہوی اور عرض کئی
کہ الٰہی جو عنایت لایق عنایت بی نہایت حضور ہو وہ عنایت فرمائی اسباب مین مجھہ
غریب المخلوق کیا عرض کری مگر ایسی عنایت ہو کہ میری زندگی اور بعد میری اثر اسکا
باقی رہی ارشاد ہوا کہ آجکی تاریخ سی جیسی تاثیر کہ اسمای الٰہی مین ہی ویسی ہی تاثیر تمہاری
اسمای مبارک مین عطا ہوی ہی جو کوئی کہ ورد نام نامی تمہاری کا کری گا درجہ بلند
اور ثواب عظیم پای گا چنانچہ باستماع اس ارشاد ربانی کی محبوب سبحانی نی دوگانہ شکر

ادا کیا اور فرمایا الحمد للہ الذی جعل اسمی کاسم الاعظم فی البرکۃ والتاثیر

مناجات از مولف کتاب عفی عنہ دلا کن ورد نام پاک آن محبوب سبحانی + کہ از تاثیرش شوی مقبول در درگاہ یزدانی + بچشمت سرمہ کن خاک در آن سرور عالی + کہ گرد جلوہ گر اندر دلت انوار رحمانی + ز اوصاف حمیدش بود اعجازہی ظاہر + عیان از چہرۂ پرنور او بود نور ربانی + اگر آید مگس پیش درش بیتک ہما گردد + اگر حاضر شود موری کند حاصل سلیمانی + اگر محتاج باشد تاج یابد از در حضرت + نشیند آنکہ او باشد گدا بر تخت سلطانی + باخلاق حسن شد احسن الاخلاق در عالم + بحسن و طلعت زیبا جمالش یوسف ثانی + بطفیل سرور عالم اگر تو سروری خواہی + بکن از صدق دل ای بندہ سرور ثنا خوانی +

مناقب چہاردہم در بیان اثبات کے کہ بیس لڑکیاں ایک عورت کے بتاثیر دعاے محبوب سبحانی فرزند نرینہ ہوگئے

مخبران صادق و راویان واثق سے روایت ہے کہ ایک عورت بیچاری منکوحہ ایک بہاری مرد ناحق شناس کی تھی حکم قادر مطلق سے بیس لڑکیاں پی در پی اوسکی شکم سے تولد ہوئیں اس سبب سے شوہر بدگو ہراوس سے ناحق دل برداشتہ ہوا اور مستعد دینے طلاق کا ہوکر عورت سے بولا کہ تیرے شکم منحوس سے اب مین بالکل مایوس ہوا ہون کہ لڑکا پیدا ہوگا اسواسطے اب مین تجکو طلاق دیتا ہون جو کہ وہ عورت خادمہ آنجناب فلک رکاب کے تہی مستغیثانہ دروازہ عدالت ندازہ آن شہنشاہ والاجاہ پر حاضر ہوی اور فریاد کی کہ ای دادرس ہر بیکس مجہ پامال رنج و ملال کی عرض یہہ ہے کہ بحکم خالق اکبر میری شکم سے پے در پے بیس بیٹیان پیدا ہوی ہین مجہ بی گناہ کا اسمین کیا گناہ ہے مگر اب شوہر بدگوہر میرا ناحق مجہ بیکس کو طلاق دیتا ہے اب اس درد لا دوا کا دوا بغیر تجہ مسیحا کے مشکل ہے **غزل از مولف** کون لیگا اب خبر میری بھلا بن آپکے + کون بر لاویگا میری التجا بن آپکی + کشتی غم ڈوبتی ہے ورطۂ غم مین میری + کون اس کشتی کا ہوگا ناخدا بن آپکی + ای طبیب دردمندان جہان لیجی خبر + درد و غم کی کون دیگا دوا بن آپکی + کون ہے سیکہ تیری رتبہ کا ای سردارِ دین + بولتی ہین کسکو محبوب خدا بن آپکی +

الغیاث ای سید عالی مرا بتا الغیاث + کون ہی فریادرس حضرت میران آئکی + المدد ای
شاہ دین وہی سرور ملک یقین + کون سن پادی گا اب میری صدا ان آئکی + ڈوبتی ہی
کشتی جان سرور بیدل کی آہ + کون تہامی اسکو دست عطا بن آئکی + جب آنحضرت
عالیدرجت نی واویلا اور فریاد اوس فریادرس کی سنی تو فرمایا جاو اُ ابکی تمہاری شکم
سی بیٹا ہوگا اور شوہر تیرا ابہی تجکو طلاق نہ دی گا بلکہ پہلی سی زیادہ تیرا شیفتہ دیدار
رہی گا عورت نی جو یہہ تقریر دلپذیر جناب پیر دستگیر کی سنی تو دل مین خیال کیا کہ آنجناب
نی میری التماس سنکر بحضور الٰہی دعا بہی نہین کی اور بطور سرسری فرمادیا ہی کہ ابکی
تیری یہان بیٹا ہوگا اتنی بات کی کہنی سی کیا تاثیر ہوگی شاید کہ حضرت نی یہہ ارشاد میری
دل بیقرار منزل کی تسلی کی واسطی فرمادیا ہی جناب محبوب الٰہی یہہ خیال خام اوس عورت
خام عقل کا صفائی باطن سی دریافت فرماکر پہر اوسکو بحضور اپنی طلب کیا اور ارشاد کیا
کہ گہر مین جا جتنی تیری لڑکیان ہین لڑکی ہوگئی ہین عورت یہہ ارشاد سنکر نہایت متعجب
ہوئی اور دوان سی وان اپنی گہر مین جو آئی تو دیکہا کہ سب لڑکیان مٹی ہوگئی ہین عورت
نکو اختر اور شوہر اوسکا سجدہ شکر الٰہی بجالای اور اپنی مراد کو پہونچی **غزل من مولفہ**
کون ثانی ہی بہلا روی زمین پر آپکا + نور روشن ہوگیا عرش برین پر آپکا + بن گیا فورا
ولی دل اوسکا روشن ہوگیا + پرتو رخ پڑ گیا جسکی جبین پر آپکا + وردہی ہر یک زبان پر
غوث اعظم محی دین + نام لکہا ہی ہر ایک دل کی نگین پر آپکا + وہ شہنشاہ ولایت
مالک ملک یقین + حکم جاری ہی ہمیشہ ملک دین پر آپکا + جد امجد بہی نہو امداد کیونکر
انکو + حق فرزندی ہی ختم المرسلین پر آپکا + کیون نہ ہونگی سرخرو جاکر کہے حق کے
روبرو + دست شفقت ہی جو خیل مسلمین پر آپکا + سرور بیدل ہی پائی گا مراد اپنی
دین + گر توجہ ہوگا ایسی کمترین پر آپکا + **مناقب پانزدہم دربیان زندہ ہونی**

ایک مرید متوفی کی بتوجہہ موجہہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ

جناب شیخ ابو الحسن احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایک رعنا ایک شخص جو سلک
سلک خدام ذوی الاحتشام محبوب سبحانی مین منسلک تہا بتقضای ربانی جہان فانی سی

راہی ملک جاودانی ہوگیا زن و فرزند متوفی کے نالان و گریان بحال تباہ و نالہ جانکاہ حاضر آستان فیض توامان ہوی اور خبر دی کہ آج آپکی فلانی خادم زار نی جان شیرین فدای فرق خادمان عالی شان کی کر دی ہی اب سوای آن ذات بابرکات کی کوئی خبر پرسان حال ہم بیکسون کا نہین ہی غزل از مولف کیجی کرم کہ اب ہم بیدست و پا ہوی ہین + لیجی خبر کہ عاجز مفلس گدا ہوی ہین + جتنی ہتی یار اپنی اغیار بن گئی ہین + جو آشنا ہتی اپنی نا آشنا ہوی ہین + پرسان حال کب ہی تم بن ہمارا کوئی + عنقریب ہماری واسطی سب فنا ہوئے ہین + مایوس ہوکی سب سی باحال زار و ابتر + حاضر تمہاری در پرای پیشوا ہوی ہین + اسوقت مین جو کچہی امداد غوث اعظم + سرور کی پہر تو پوری سب مدعا ہوی ہین + جب کہ نالہ زاری و فریاد و بیقراری اونکی بدرجہ نہایت پونہچی تو دریای رحمت نی جوش کہایا اور متوجہ بعالم مراقبہ ہوکر حضرت ملک الموت سی ملاقات حاصل کیے اور فرمایا کہ آج ایک خادم ہماری کی روح تمنی قبض کی ہی سو ہمکو واپس دیدو ملک الموت نی متبسم ہوکر عرض کی کہ یا حضرت مین بامر الٰہی جل شانہ جان ہر ایک ذیروح کی قبض کرتا ہون بلا ارشاد احکم الحاکمین واپس نہین دی سکتا غرض کہ بہت دفعہ فیمابین آنحضرت اور ملک الموت کے درباب ایسی روح خادم کے تکرار ہوا مگر ملک الموت انکار ہی کرتی رہی آخر الامر نوبت باین نوبت پہونچی کہ آنحضرت نی کل زنبیل ارواح متوفیان کی کہ ملک الموت نی جسقدر ارواح اوس روز قبض فرمائی تہی اوس مین رکہی ہوی تہی ملک الموت کی ہاتہ سی چہین لیے اور کل ارواحونکو جو اوس زنبیل مین تہی چہوڑ کر فرمایا کہ تمکو قسم ہی خدای جل جلالہ و عم نوالہ کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین ہر ایک ذیجان کی جان ہی ہر ایک روح اپنی اپنی بدن مین سماکر بحکم حی القیوم زندہ ہوجاوی چنانچہ تمام عالم دنیا مین اوس روز جسقدر ذیجان کی جان قبض ہوی تہی بتوجہ غوث الثقلین محی الدین محبوب سبحانی معہ اوس خادم کی زندہ ہوگئے یہہ حالت دیکہکر ملک الموت مستغیثانہ بدرگاہ عالم پناہ الٰہی حاضر ہوی اور حال تسلط او صولت جناب محبوب سبحانی کا جو اونکی حال پر گذرا تہا عرض کی ارشاد ہوا کہ ای ملک الموت غوث الثقلین محی الدین محبوب مرغوب ہماری ہین اگر تم نی بخاطر ہماری محبوب کی ایک روح

اونکی خادم کی تم دیدیتی تو کچھہ موجب رنجیدگی اپنجناب کا نہ تہا اب جو منی بدلی ایک روح کے
کل ارواح مقبوضہ اپنی ہاتہہ سی دئی تو آپنی کیا پایا پہر ایسا نکرنا کہ فرمان بردار محبوب ہمارے کا
فرمان بردار ہمارا ہی **غزل من مولف** غوث اعظم ایک روشن ہین جہان پر آفتاب +
جلوہ گر ہین دین حق کی آسمان پر آفتاب + تاب کیا ہی روبرو ہون آفتاب و ماہتاب +
ہو رخ پر نور کا روشن جہان پر آفتاب + خم ہی ہر دم آپکی دروازۂ دولت پہ چرخ +
سنگ بی قیمت ہی تیری آستان پر آفتاب + ساری ترسان ہین غضب سی آپکی اہل زمین +
اور او دہر رہتا ہی لرزان آسمان پر آفتاب + جسکا گہر نور تجلی سی تیری روشن ہوا +
روشنی کیا دیگا پہر ایسی مکان پر آفتاب + مین ثنا خوان ہون جو اوس خورشید دین کا رات
دن + ہی رواقربان ہوکر میری زبان پر آفتاب + پیروان محی دین روشن ہین سب ہر و سمت +
کب شرف رکہتا ہی اونکی خادمان پر آفتاب + **مناقب شانزدہم در احوال سید
احمد کبیر رفاعی خواہر زادہ آنحضرت رضی اللہ عنہ** کے اصحاب کرامت مآب
واحباب فلاکت انتساب سی مروی ہی کہ ایک روز جناب سلطان الاولیا سید الاتقیا
محبوب سبحانی نی اپنی ایک خادم ہمدم کو بخدمت جناب سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ
کہ خواہرزادی آنحضرت معدن برکت کی تہی بہیجا اور زبانی اوسکی یہہ کہلا بہیجا کہ ما العشق
یعنی عشق کیا چیز ہی جب خادم موصوف نی روبروی سید احمد صاحب رفاعی جاکر
لفظ ما العشق کو بیان کیا تو سید صاحب موصوف سنکر ایک آہ جگر دوز سینہ پر سوز سے
نکالی اور فرمایا کہ العشق نار یحرق ماسوی اللہ تعالی چنانچہ اوس آہ جانکاہ کی تاثیر سے
اول تو ایک درخت کو جسکے سایہ مین سید صاحب تشریف رکہتے تہی آگ لگ گئی اور بہ
من بعد خود سید صاحب بہی جلنی لگی یہان تک کہ کل بدن اونکا جلکر خاکستر ہوگیا اور بعد
خاکستر ہونی کی پہر وہ خاکستر پانی سا بنگیا اور بمقام نشست برف کی مانند جم گیا
وہ خادم یہہ حال پر ملال دیکہکر لرزان و ترسان بخدمت عالیہ حضرت آنحضرت کے
حاضر ہوا اور کل کیفیت با دیدہ اشکبار عرض کی حکم ہوا کہ تم واپس اوسی مقام دل آرام
پر جاؤ اور جس جگہہ پر کہ جسم مبارک سید احمد صاحب کا گرمی محبت الہی سی اول

جابکہ خاکستر اور فیوضات ربانی سی پانی ہوگیا ہی اوس مقام کو پانی اور گلاب وغیرہ
عطریات سی معطر کرو اور اوس پانی کی گرداگرد بخور معطر جلاؤ کہ جسم مبارک سید صاحب
کا پہر بعالم عنصری رجوع کری گا چنانچہ خادم غوث اعظم نی وہان جاکر حسب الارشاد
تعمیل کیا ایک ساعت نگذری ہتی کہ سید صاحب نی مقام فنا فی الفنا اور موتو قبل ان تموتو
سی پہر رجوع کیا اور وہ پانی قدرت ربانی سی منجمد ہوکر صورت جسم بن گیا اور
سید صاحب کلمہ کہتی ہوی اوٹہہ بیٹہی **شعر** قادرا قدرت تو داری ہرچہ خواہی آن کنی
مردہ را جانی تو بخشی زندہ را بی جان کنی + جب یہہ خبر فرحت اثر بحضور محبوب سبحانی
قطب یزدانی پہونچی تو فرمایا کہ جو اولیا اس مقام فنا در فنا مین پہونچ جاتا ہی پہر رجوع
ہونا اوسکا بعالم عنصری ممکن نہین ہی سوای دو کس اولیا کی کوی شخص پہر رجوع بعالم
عنصری نہین ہوا ایک تو یہہ سید احمد کبیر اور ایک ولیا اور کہ ایام سلف مین اونپر
بہی یہہ ہی حالت وقوع مین آئی ہتی **شعر** شہ سوارانیکہ دیدند حسن یار + یافتند دریای
حسنش بی کنار + جملہ گشتند غرق بحر حسن دوست + نی خبر از بحر دارند بی کنار + ویر رای
خادمان اہل خدمت و مریدان با ارادت واضح ہو کہ جناب سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ
مشہور بخواہر زادہ جناب غوثیہ مین حقیقت مین خواہر زادہ حقیقی نہین ہین بلکہ ایک عورت
سیدہ پاکدامنہ خاندان عالی شان جناب امام حسن رضی اللہ عنہ سی ہتی اوسکی بطن سے
یہہ سید صاحب پیدا ہوئی اور جناب محبوب سبحانی اوس سیدہ کو اپنی ہمشیرہ کہہ کر پکارا
کرتی ہتی اور سید صاحب اصحاب قدیم و محب صمیم جناب محبوب سبحانی ہتی اور جسقدر
کہ نعمت ولایت اس خوان یغما سی ان سید صاحب کو حاصل ہوی ہی اور کوسی
کم بہرہ یاب ہوا ہی اور جناب غوث الاعظم ان سید صاحب کی حق مین اکثر فرمایا کرتی
ہتی **شعر** کذا ابن الرفاعی کان منی + لیسلک لی طریقی واشتغالی
غزل از مولف چاندنی اس چاند کی روشن ہی گہر گہر نور کی + گویا دنیا پہ
بچہی ہی یہہ چادر نور کی + پرتو افگن آپ سی ہی نور ربانی ہمیش + کان ہین اے پاک
آپ جون خورشید انور نور کی + آفتاب و ماہتاب و حسن انسان و ملک + ہی یہ

برکت اپکی اللہ اکبر نور کی + ہون سراپا لطف جیپر آپ کی یا غوث دین + بای صورت
صورت ماہ منور نور کی + سامنی آجای جو اوس چہرۂ پرنور کے شکل بن جای گی اوسکے
بس سراسر نور کی + نور سی جسکی ہی روشن مردم چشم جہان + وہ کیا تابان ہی یہہ مشعل
جہان پرنور کی + آپ سی رہتا ہی سرور طالب نواد عشق + بخشدو اس بندہ خاکی کو پیکر
نور کی +

مناقب ہفتدہم در باب عنایت ہونی فرزند دلبند در گاہ عالی جاہ الٰہی سی بتوجہ موجبہ محبوب سبحانی شیخ علی بن محمد عربی

کو راویان شیرین سخن و حاکیان نادر فن روایت کرتی ہین کہ شیخ علی بن محمد عربی
رہنی والی ملک عرب کی تہی اور اونکی مالداری اور متمولی کا یہہ حال تہا کہ عالم دنیا مین
خزانہ اور مال و ملک و املاک و مویشی کی اونکو کچھہ حاجت باقی نہ تہی مگر درخت زندگی اوسکا محض
بی پہل تہا یعنی کوئی فرزند دلبند اوسکی گہر مین نہ تہا **مثنوی** درخت زندگی رکہتا تہا
بی پہل + اسی سی رہتا تہا ہر وقت بیکل + خدا سی مانگتا تہا ایک میوا + کہ ہو دی بہی
اوسکی نام لیوا + جب سنین عمر شیخ صاحب پچاس سال تک پہونچ گئے اور اولاد کیطرف
سی نا امید کلی ہوی تو یہہ طریق اختیار کیا کہ جس ملک اور جس مقام پر کسی اولیا مجذوب
یا سالک کی خبر پاتے تو اوسکے خدمت مین جاتی مگر ہر ایک ولیا سی اونکو جواب صاف
ملتا کہ تیری مقسوم مین بیٹا نہین ہی اور تیری حق مین دعا کسی اولیا کی موثر نہین ہوگی
آخر الامر وہ نامراد بطلب مراد راہی اشرف البلاد بغداد ہوا اور درگاہ والا جاہ آن شہنشاہ
پر آکر بعد تسلیم و تعظیم دست بستہ ہو کر کہڑا ہوا ہنوز زبان معجز بیان سی کچھہ عرض نہین کی تہی
کہ انحضرت نی مخاطب ہو کر فرمایا کہ ای شیخ علی تیری مقسوم مین فرزند نہین ہی شیخ جیسی
استماع اس سخن دل شکن سی بچشم پرنم و دل پرغم بولا کہ یا حضرت مین خوب جانتا ہون کہ میری
بخت کم بخت مین فرزند نہین ہی مگر اب جو یہہ کمترین عقیدت آئین اس دروازہ فیض اندازہ پر
آیا ہی یقین ہی کہ محروم نجای گا **از مولف** جو آوی در پہ تیری ڈہونڈتا مراد کوئی + یقین
ہی پہر کی نجاوی گا نامراد کوئی + جناب پیر نی جو یہہ تقریر دلپذیر اوس فقیر کی سنی
تو براہ عنایت بی غایت فرمایا کہ آ دلپشت اپنی ہماری پشت سی لگا و ایک فرزند ہو

ہماری صلب شریف مین باقی ہی سو ہمنی تجکو عنایت کیا اب وہ لڑکا جو ہماری پشت مین
باقی تہا تیری گہر مین پیدا ہوگا اوسکا نام اگرچہ محمد ہی ہوگا لیکن ملقب بلقب محی دین ہوکر
مشہور و منظور خاص و عام ہوگا شیخ علی اس عطیہ کبری و عنایت عظمی کا شکرانہ بجالاکر
اور دربار دُربار حضرت سی رخصت ہوکر اپنی وطن مین پہونچا اور بعد انقضای ایام حمل
اوسکی گہر مین فرزند دلبند پیدا ہوا اور نام اوسکا محمد محی دین حسب الارشاد جناب پیران
محی الدین کی رکہا گیا اور وہ لڑکا اپنی وقت مین ایک قطب وقت و ولی زمانہ ہوا اور
صدہا کتابین اونہون نی بعلم توحید تصنیف کرین اور مشہور ترین کتابین اونکی کتاب
فصوص الحکم و فتوحات مکیہ ہین کہ اسرار توحید الٰہی اون مین اچہی طرح سی بیان ہوئی ہین
اور حضرت شیخ محمد برہان پوری کہ اپنی زمانہ مین ایک گوہر یگانہ تہی فرماتی ہین کہ دو
ولی کامل و اولیاء اکمل امت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین پیدا ہوی ایک تو
جناب سلطان الاولیاء غوث الاعظم ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی کہ محبوب
مرغوب ربانی اور اولیاء رلاثانی ہوی اور دوسری محمد محی الدین بن شیخ علی عربی کہ خوشہ
چین خرمن جناب غوثیہ تہی ایسی ہوی کہ ہونا مشکل ہی کہتی ہین کہ جب شیخ محمد محی الدین بن
شیخ علی عربی تولد ہوی تو والد اونکی اونکو بحضور پر نور جناب غوث الاعظم لیگئے آپنی
پیار کی نظر سی اونکو دیکہا اور فرمایا کہ سبحان اللہ کیا مرید پیدا ہوا کہ اپنی وقت کا
ایک پیر روشن ضمیر ہوگا اور جو جو اسرار کہ اولیاء اللہ نی آجتک پوشیدہ رکہی ہین اپنی تصنیفات
میہ ظاہر کریگا غزل از مولف آپکا جسکی طرف روی عنایت ہوجای + معدن نور
خدا بحر ولایت ہوجای + محنت کش کش دو جہان سی ہو پاک + جسکو محبوب الٰہی سی محبت
ہوجای + ذرہ خاک وہین صورت خورشید + قطرہ بیقدری ابر کرامت ہوجای + پشت
پر جسکے ہو وہ پشت پناہ عالم + رستم عرصہ دین شاہ ولایت ہوجای + خادم زار ہی سرور
تیرا ای سرور دہر + محض ہیچ ہو اگر تیری حمایت ہوجای + مناقب ہژدہم در
بیان زندہ ہوجانی بضہ ہای مرغ بریان بتاثیر کلام محبوب
سبحانی اور مرجانا ایک اولیا کا مداحان جناب گیلانی و وصافان

محبوب سبحانی روایت کرتی ہین کہ ایک روز جناب محبوب سبحانی نے عالم سفر ایک شہر
مینوچہر مین تشریف فرما ہوی اور بازار پر بہار اوس شہر مین بتقریب سیر معہ چند احباب
جو ہمرکاب جناب کی تہی تشریف لیجاتی تہی تو کیا دیکہا کہ ایک طباخ بیضہ ہای مرغ
بریان اپنی دوکان پر فروخت کر رہا ہی آنحضرت معدن برکت نی اون بیضون کیطرف
دیکہکر فرمایا کہ اگر یہہ بیضی آگ مین بریان نہوتی تو البتہ زندہ ہو کر پرواز کر جاتی ہنوز
آنجناب اس سخن مین تہی کہ بتاثیر کلام کرامت فرجام غوثیہ کے بیضہ پہٹ گئی اور بیضون
کی اندر سی بچہ ہای مرغ نی نکلکر اوسیوقت پر و بال نکالی اور بال افشانی شروع
کی جب یہہ واقعہ عجیب و کرامت غریب محبوب سبحانی کے اوس شہر مین مشتہر ہوی اور اکثر
لوگ سکنای شہر ہی شرفیاب خدمت والادرجت ہو کر مشرف بشرف خادمیت ہوی
تو ایک حضرت صاحب ولایت بہی اس شہر مین تہی جب شہرہ کرامات غوثیہ سنکر وہ نہایت
گہبرای اور زبانی ایک خادم اپنی کی بخدمت والا مرتبت محبوب ربانی کی کہلا بہیجا کہ آپ
اس شہر مین مسافرانہ آئی ہو مناسب تہا کہ چند روز رہکر چلی جاتی اب جو آپ خود بخود
لوگونکو کراماتین دکہلا کر اپنی خادمیت مین داخل کرتی ہو تو اس سی صاف پایا جاتا ہے
کہ آپ ہماری ولایت پر دست تسلط دراز کرین گی اور ہماری طرف سی دل لوگونکی پہیر لینگے
اب یہی بہتر ہی کہ آپ اس مقام سی تشریف لیجائین یہہ کلام حماقت انجام اوسکی زبانی
خادم کے سنکر حضرت نی فرمایا کہ مالک الملک ذات عالیہ جات خالق الارض و السموات
کی ہی اور تمام ملک دنیا و عقبی اوسی وحدہ لاشریک کے قبضہ قدرت مین ہی اوس شخص کا
کیا ہی کہ ملک کہی بلکہ اوسکو اپنی جان تک کا اختیار نہین ہی جب پیک اجل اوسکے
قبض روح کو آویگا اوسوقت بموجب ارشاد اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون
اوسکو کچہہ چارہ نملیگا اور بحالت لاچاری جان شیرین ہاتہہ سی دیگا جب یہہ جواب
باعتاب آنجناب کا زبانی خادم کی اوس شخص کی پاس پہونچا تو فورا بحکم رب العالمین
جان آفرین ملک الموت نی اوسکی جان قبض کر لی **فرد** هران کہتر کہ با مہتر ستیزد
چنان افتد کہ ہرگز بر نخیزد **غزل از مولف** ہر کسی کان شاہ دین راندہ فرمان شود

کشور ملک جہانش درتہ فرمان شود + بر فلک باشد نکانش چون ہلال ماہ نو + ہر کہ پیش
خنجر ابروی او قربان شود + گر ببارد بر کسی باران لطف غوث پاک + از فلک خس ملک
بروی گہر افشان شود + گشت منظور نظر ہر کس بآن منظور حق + از عنایاتش قبول درگہ
یزدان شود + مہربانی این چنین ہو وز جلالت انیقدر + مردہ گردد زندہ از وی اہل جان
بیجان شود + گل خورد ہر کس ز عشقش بر دل پر داغ خویش + داغہای سینہ او غیرت
بستان شود + رحم کن بر سر و بیچارہ یا مشکلکشا + کن مدد بروی کہ کار مشکلش آسان شود

مناقب نوزدہم دربیان عطا ہونی فرزند دلبند بعنایت ربانی و توجہ محبوب سبحانی منکوحہ شیخ محمد عبداللہ سہروردی کو

جاکیان صادق و راویان واثق سی روایت ہی کہ منکوحہ دلجویہ شیخ محمد عبداللہ سہروردی ایک دن بخدمت باعظمت محبوب سبحانی حاضر ہوی اور بکمال عجز سی دست بستہ ہو کر عرض کیے کہ یا حضرت درگاہ عالی جاہ الٰہی سی مجہ ناچیز کو سب چیز عطا ہو چکی ہی مال اور دولت کے کچہ کمی نہین ہی کس زبان سی شکر اوس رازق مطلق کا بیان کرون بیت اگر ہر موی من گردد زبانی + ز تو رانم بہر یک استانی + مگر ایک احتیاج فرزند دلبند کی باقی ہی کہ خانہ مراد مجہ نامراد کا بلا چراغ فرزند کے تاریک ہے اسواسطے درگاہ عالم پناہ حضور پر سایل ہون کہ میری واسطی جناب الٰہی مین سوال کیجیے کہ مجہ سایلہ کا سوال قبول ہو کر ایک فرزند سعادت مند عطا ہو چنانچہ جناب غوثیہ نی عزعلاشہٗ اہل عرض کی سنکر دست دعا بدرگاہ مجیب الدعوات اوٹہائی اور التجا کی کہ اس سایل بغم مایل کو حضور پرنور سی ایک بیٹا عطا ہو ہاتف غیب سی ندا ہوئی کہ یہہ مراد اس نامراد کی تقدیر مین نہین ہی آپنی باوجود ملنی اس جواب صاف کی مکرر عرض کی مگر پہر بہی وہی آواز عالم غیب سی گوش زد آنحضرت کی ہوی چنانچہ تین دفعہ یہی معاملہ عمل مین آیا تیسری جواب سی مزاج کرامت امتزاج آنحضرت بحر کرامت کا آشفتہ ہوا اور آشفتگی طبیعت سی آپنی خرقہ مبارک اپنی دوش پردہ پوش سی اوٹہا کر ہوا مین پہینک دیا اور فرمایا کہ جب تک کہ مراد اس نامراد کی حاصل نہین ہوگی خرقہ پوشی فقرا آہی کی ہم پر حرام ہوگی

اسی اثنا مین روح پر فتوح جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوی اور خرقہ مبارک
اونکا ہو اسی لیکر آپکی دوش سی ہم آغوش کیا اور متبسم ہوکر فرمایا کہ اے نور العین دلبند حسنین
درگاہ الٰہی بی نیاز ہی وہان نیاز ہی درکار ہی ناز کا کچھہ دخل نہین ایسی ایسی ناز نخصوص
اوس خالق بی نیاز کی مناسب نہین خرقہ مبارک پہنئ اور یقین ہی کہ بخاطر تحبہ محبوب کے
یہہ نامرادبھی مراد حاصل کری گی یہہ ارشاد جد امجد کا سنکر آپنی عرض کی کہ الحمد للہ
والمنت کہ آگی بندہ اس کار خیر مین تنہا تہا اب جو خود بدولت بہی تشریف لی آئی ہین
امید قوی ہی کہ اب یہہ بی کس اپنی دل کی ہوس کو پہونچ جاوی گی ہنوز محبوب سبحانی
اسی کلام عنایت التیام مین تہی کہ جناب الٰہی سی ندا ہوی کہ اے محبوب مرغوب و معشوق
مطلوب بہ عنایت تیری خاطر عزیز کے اس عورت کو بیٹا عطا ہوا یہہ بشارت الٰہی سنکر آپنی
اوس عورت کو مبارکبادی اور فرمایا کہ اب تیری بری دن گئی اور بہلی آئی جا جناب الٰہی
سی بیٹا پاوگی عورت خوش و خرم راہی اپنی گہر کی ہوی اور انہین ایام مین حاملہ
ہوکر بعد انقضای ایام حمل بحکم قادر مطلق اوسکی یہان ایک دختر تولد ہوی اگرچہ اوس
لاولدنی اس دختر کی ہونی کو بہی غنیمت سمجہا مگر چونکہ جناب محبوب سبحانی سی اوسکو
بشارت ہونی بیٹی کی تہی اسواسطی اطلاع اس امر کی واسطے حضور محبوب الٰہی و جبجانی
اور اوس لڑکی کو اوسنے لباس سرخ پہنا اور زیور سی آراستہ کرکر بدربار دربار غوثیہ
حاضر کیا اور عرض کی کہ یا جناب حضور کے جناب سے مجکو ارشاد عطای پسر کا تہا
مگر اب میری بخت کمبخت کی سختی سی یہہ دختر تولد ہوی ہی شعر ہر چہ ہست از قامت ناساز
بی اندام ماست ✤ ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست ✤ یہہ کلام اوس عقیدت
التیام کا سنکر حضرت نی فرمایا کہ دیکہو یہہ لڑکی نہین ہی لڑکا ہی اور نام اسکا ہمنے
شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر رکہا ہی اور یہہ لڑکا نہایت عمر دراز ہوگا اور ہوی ابرو
اور پستان اسکی بہت لمبی ہونگی اور زمرہ اولیاء اللہ سے ہوکر درجہ بلند پاوی گا اور
مریدان با ارادت اسکی ایسی صاحب ارشاد ہونگی کہ دونو عالم مین نامی و گرامی ہوکر
عزت عظیم حاصل کرین گی یہہ تقریر دلپذیر جناب پیر کی اوس دلگیر نی جو سنی اور لڑکی

اپنی کیطرف دیکھا تو حقیقت مین وہ لڑکی لڑکا نظر آئی شکر موہبت الٰہی بجا لاکر سجدہ شکر ادا کیا کہتی ہین کہ ابروونکی بال شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کی ایسی دراز تہی کہ آپ اپنے بالونکو سر پر رکہتی تہی اور پتانون کو اپنی کتف مبارک پر ڈال دیتی تہے اور آپکی خادمان عالی شان ہی ایسی صاحب ارشاد ہوئی کہ بدرجات عالی غوثیت و قطبیت کی پہونچی چنانچہ شیخ بہاوالدین ذکریا ملتانی اور قاضی حمید الدین ناگوری اور شیخ سعدی شیرازی بہی اونہین کی مریدان والاشان سی ہین کہ مراتب آن حضرات عالی درجات کی تمام عالم پر روشن ہین اور خاندان عالی شان سہروردیہ اونہین کے ذات بابرکات سی ظاہر ہوا **غزل از مولف** غوث اعظم معدن نور و جمال حیدری نور او شد بدر کامل از کمال حیدری + سیرت او سیرت ذات محمد یافتند + عینہ بودے خصال او خصال حیدری + سید والامناقب آن شہ عالی جناب + بود فرزند نبے اولاد و آل حیدری + خلق احسن یافت محی دین زاخلاق حسن + وصل شد با نور حق از اتصال حیدری + گشت اعجاز نبی از ذات پاک او عیان + ظاہر آمد از وجود او جلال حیدری + جد امجد را بدوش پاک خود بر داشتہ + زاسمان بر عرش بران شد ببال حیدری + فعل او فعل نبی رحمۃ للعالمین + قال او بس معتبر آمد چو قال حیدری + عید آمد در جہان شد دور غم درد و الم + شد عیان بر چرخ دین چون این ہلال حیدری + یافت آن لخت جگر از جد خود ارث بزرگ + نور معراج نبی قرب وصال حیدری + طرفہ تر رنگین گل زیبا زبستان رسول + خوش ثمر در باغ دنیا از نہال حیدری + وہ چہ کم گردد ز لطف عام تو یا محی دین + حصہ یابد جو سرور از نوال حیدری +

مناقب ستم در بیان خریدنی پارچہ بیش قیمت آنجناب کے ایک سوداگر سی اور رنجیدہ ہونا خلیفہ بغداد کا اور اپنی جرم کے سزا کو پہونچنا

مخبران نیرار داستان و راویان نادرہ بیان سی خبر ہی کہ شہر اشرف البلاد بغداد مین جس مقام عالی مقام مین دولت خانہ کرامت نشانہ محبوب سبحانی تہا وہان ایک سوداگر مسافر آیا اور سات گز کپڑا نہایت بیش قیمت ہمراہ لایا

اور ارادہ اوسکا یہہ تہا کہ اس کپڑیکو خلیفہ بغداد کی پاس حاضر کرکر قیمت بیش اور انعام
وافر پاویگا جب سوداگر نی وہ کپڑا بحضور خلیفہ حاضر کیا اور عرض کی کہ اس کپڑیکے
قیمت ہزار دینار مجہہ تاجر کو سرکار والا مقدار سی عطا ہون اور انعام علاحدہ ملکر
یہہ کپڑا خزانہ عامرہ مین رکہا جاوی خلیفہ نی جو ہزار دینار قیمت اوس کپڑی کی
سنی تو خریداری پارچہ سی انکار کیا سوداگر کہ محض بامید حصول منافع قطع مسافت
بعید کرکر بحضور خلیفہ حاضر ہوا تہا وقوع اس حال سی دربار خلیفہ سی مایوس ہوا اوس
جس مقام پر فروکش تہا آکر نہایت بیقرار بحالت زار رونی لگا چونکہ وہ مقام مقام
دلارام غوث الاعظم سی قریب تہا خبر اوسکی بحضور پر نور محبوب سبحانی پہونچ گئی آپنی
ارشاد کیا کہ ایک خادم جاکر اوس تاجر مضطر کو معہ پارچہ حاضر حضور کری جب وہ غمگین
بحالت ابتر حاضر دربار فیض آثار ہوا تو آپنی وہ پارچہ سوداگر سی لیکر ارشاد کیا کہ اس
کپڑیکا پیراہن حضور اینجانب کیواسطی تیار کرو اور ہزار دینار خزانہ عامرہ ہماری سرکار
سی سوداگر کو دیدو جب سوداگر بحصول منافع اکبر اوس سرور جن و بشر سی رخصت ہوگیا
اور اوس کپڑی سی پیراہن آنجناب کا قطع ہوا تو بالشت بہر کپڑی کی پیراہن سی کمی ہوئے
اور عند العرض خدام کیے آپنی حکم دیا کہ ہماری گلیم سیاہ کہنہ سی تہوڑا سا ٹکڑا کاٹکر
بجای کمی پارچہ کی لگا دو اور پیراہن جلد تیار کرو چنانچہ حسب الارشاد تعمیل ہوئے
اور بجای کمی پارچہ بیش قیمت کے پارہ پارچہ گلیم سیاہ کہنہ کا لگایا جاکر پیراہن
مبارک طول و عرض مین مطابق جسم شریف تیار ہوا جب یہہ خبر خلیفہ بغداد کو پہونچی
تو آتش رشک سی جل گیا اور وزیر باتدبیر کو حکم دیا کہ تم بحضور غوث الاعظم حاضر ہوکر
عرض کرو کہ خلیفہ وقت نی وہ کپڑا بیش قیمت تصور کرکر بحکم کلوا و اشربوا ولا تسرفوا
ان اللہ لا یحب المسرفین خرید نکیا کہ ایسی کپڑی بیش قیمت کی خریدنی او نہنی مین علامت
اسراف تہا پس آپکو مناسب نتہا کہ جس چیز کو خلیفہ وقت خرید نکری آپ خرید کرلین اس
سی نہایت خفت خلیفہ کی ہوئی کہ سوداگر اپنی دل مین تصور کرتا ہوگا کہ خلیفہ بغداد
کی پاس یا تو دینار نہتی مفلس محض تہا دیا اونکے ہمت کم ہمت ایسی نہتی کہ ایسا

کپڑا بیش قیمت وہ خرید کرتا جب وزیر بااتدبیر بحضور پیران پیر حاضر ہوا تو دیکہا کہ آنحضرت
اوسی کپڑی کا پیراہن پہنی ہوئی بیٹھی ہین اور بجائی کمی کپڑی کی پیراہن مین ایک پارچہ
کہنہ ٹانکا ہوا ہی یہہ حال حیرت مآل دیکہکر وزیر بولا کہ بلی رہی عالی ہمتی جناب غوثیہ
کی کہ انکی نظر فیض اثر مین یہہ کپڑا بیش قیمت اور پارہ سیاہ کہنہ ایک قدر اور منزلت
رکہتا ہی پس ایسی جناب کی سامنی جانا اور بی ادبی سی کلام کرنا عقل دور اندیش
سی نہایت بعید ہی غرض کہ وزیر کے دل مین ایسی دہشت اور رعب حضرت کا چہایا
کہ مارے خوف کی کلام نکر سکا اور واپس جاکر بحضور خلیفہ حقیقت حال عرض کی خلیفہ
وزیر پر نہایت رنجیدہ ہوا اور اپنی فرزند کو بہت سی سوار پیادہ ہمراہ دیکر حکم دیا
کہ فی الفور بحضور محبوب سبحانی جاکر تقریر صدر عرض کری جب فرزند خلیفہ معہ
سواران ہمراہی بدروازہ محبوب الٰہی حاضر ہوا تو اوسوقت آنحضرت حالت مراقبہ
مین تہی شور و غل ہمیان سواران سنکر آپنی سر مراقبہ سی اوٹہایا اور پسر خلیفہ
کو روبرو کہڑی ہوئی دیکہا ہنوز کچہہ نوبت عرض اور تقریر کی نہین پہونچی تہی
کہ ملائکان حاضر الوقت کو ارشاد ہوا کہ پسر خلیفہ کو یہان سی اوٹہا کر ایسی مقام مین
پوشیدہ کرو کہ خبر اسکے کسی بنی نوع انسان تک نہ پہونچی موکلان الٰہی حسب الحکم
پسر خلیفہ کو اوٹہا کر لی گئی جب یہہ خبر حیرت اثر خلیفہ بغداد کو پہونچی تو سخت گہبرایا
اور فراق فرزند سی اتنا رویا کہ تمام منہہ اپنا انسوؤن سی دہویا مگر مارے خوف کے
خود بہی بحضور کرامت ظہور محبوب الٰہی کی حاضر نہین ہو سکتا تہا کہ اگر مین گنہگار
بحضور آن محبوب پروردگار حاضر ہونگا تو یقین ہی کہ مجہہ پر بہی یہی حالت پرآفت
گذری گی جب کچہہ چارہ اپنی حالت آوارہ کا ندیکہا تو مستغیثانہ بحضور اپنی
مرشد کے حاضر ہوا اور حقیقت حال عرض کی مرشد خلیفہ نی ایک نقش لکہکر خلیفہ
کو عطا کیا اور حکمدیا کہ رات کو وقت سونی کی زیر بالین رکہنا اور جو کوئی خواب مین
نظر آوی اوس سی اپنا حال کہنا چنانچہ خلیفہ نی چار شب متواتر اوس نقش کو زیر
بالین رکہا تو شب اول بخدمت عالیہ رحمت صدیق اکبر و شب دوم بخدمت الاامت نہمت

عمر ابن الخطاب و بشب سوم بخدمت بلند مرتبت عثمان ابن عفان و بشب چہارم بخدمت
فیض مرتبت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین حاضر ہوا اور ہر ایک
حضرت والا درجت سی اپنا حال پر ملال عرض کیا مگر ہر ایک جناب سی یہہ ہی جواب حاصل
ہوا کہ شاہ عبد القادر جسکو باندہتی ہین وہی کہولتی ہین ہمارا اختیار اسباب مین کچہہ نہین
پانچوین رات خلیفہ بدر بار دربار سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ الملک اللہ العلی حاضر ہوا و
بدیدہ اشکبار و چشم خونبار عرض کی کہ یا حضرت فرزند دلبند میرا جناب محبوب سبحانی
قطب ربانی شاہ عبد القادر جیلانی کی قید مین ہی فی سبیل اللہ امداد ہو کہ دل
ناشاد میرا شاد ہو ارشاد ہوا کہ ہماری فرزند سعادتمند محی الدین کی قیدی کو
کوئی چہوڑ انہین سکتا اونہین کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر عرض کرو ورنہ
سوای ندامت کی کچہہ حاصل نہین ہوگا آخر الامر خلیفہ اپنی مرشد کو شفیع گردانکر
نالان و گریان بدرگاہ عالی جاہ محبوب سبحانی حاضر ہوا او دستبستہ ہو کر عرض
کی کہ خلیفہ نامراد بادل ناشاد حاضر دربار فیض آثار ہوا ہی اور اپنی جرم کا معترف
ہو کر امیدوار معافی تقصیر **غزل از مولف** عفو کر دیجی میری تقصیر کو + شاد کر دو
اس دل دلگیر کو + قید سی غم کی مجہی دیجی خلاص + توڑ دیجی گا میری زنجیر کو + کسکو
یہہ رتبہ ملا تیری بغیر + کون پہونچا ہی تیری توقیر کو + پیر تم ہو دستگیر دو جہان +
بخش دیجی اس ضعیف و پیر کو + جیسے سرور ہے تمہارا خاکبوس + خاک سمجہے
ہی زر و اکسیر کو + جب تضرع و زاری اوس بغدادی فریادی کی بحد نہایت پہونچی
تو جناب پیری تقصیر سے اوس دلگیر کے معاف کی اور نظر اوٹہا کر آسمان کیطرف
دیکہا تو یکایک فرزند خلیفہ کا اوسی طرح ظاہر ہوگیا اور حاضر ہو کر اداب بجالایا
او رباپ کی قتل کو آمادہ ہو کر بولا کہ ای ظالم تو نی کیا ظلم مجہ مظلوم پر کیا کہ ایسی
مکان عالیشان سی کہ وہان مجکو دن عید اور رات شب برات تہی طلب کیا کہ
تیری تمام سلطنت اوسکی آگی ایک جو کو بہی نہین بک سکتی او خلیفہ بغداد بدید آ
فرزند دلبند خوش و خورم ہو کر بعد آداب شکرانہ روانہ ہوا **غزل از مولف**

جناب غوث اعظم خاک کو کیمیا کرتی ہین + اگر کج ہو کوئی سید ہا بشکل تیر کرتی ہین +
لکہون اب مین بہلا تعریف کیا اوس پیر دوران کی + ثنا جس کی سراپا ایک جہان اوسپر کرتے
ہین + یہہ وہ در ہی جہان شاہان عالم سجدہ کرتی ہین + فقیر آجای گر اس در پہ میران میر
کرتی ہین + جناب قادری قادر ہین ایسی ساری عالم پر + کہ وہ قدرت سی اپنی بندش
تقریر کرتی ہین + تصور جسکو دیدیتی ہین اپنی عشق باطن کا + اوسی بس محو کرکے
صورت تصویر کرتی ہین + توجہ ہوا گر ایک آن مین کافر مسلمان ہو + گدای بینوا
کو شاہ با توقیر کرتی ہین + عجب درگاہ والاہی کہ اس دربار عالی پر + ہزاروں التجا
یون سر و دستگیر کرتی ہین + **مناقب ہست و یکم دربیان عطا ہونے**
فرزند کے ایک لاولد کو بتوجہ موجہ محبوب سبحانی قدس اللہ
سرہ السامی شیخ داؤد بندگی ولی پنجاب رحمۃ اللہ علیہ کہ حضوری دربار
دربار غوث الاعظم تہی فرماتی ہین کہ ایک بیکس بی کس بحضور آن دادرس حاضر ہوا اور
عرض کی مجہ بیوسیلہ بی حیلہ کے گہر مین کوئی چراغ نہین ہی کہ جس سی کاشانہ مجہ تیرہ بخت
کا روشن ہووی لہذا آستان فیض توامان پر آیا ہون کہ اس نامراد کو بحصول مراد
دلشاد کر دیجئی فرزند دلبند جناب الٰہی سی عطا ہو **از مولف** تیری در پہ آیا ہون
امیدوار + کہ ہو آپ محبوب پروردگار + کرو لطف اس بندہ زار پر + کہ حاصل ہو
مقصود دل ایک بار + جناب محبوب سبحانی نی دست دعا بدرگاہ ربانی اوٹہائے
اور اوس دلشکستہ خاطر خستہ کیواسطے بیٹا طلب کیا اور سایل سی مخاطب
ہوکر فرمایا کہ ہمنی تیری واسطی جناب الٰہی سی فرزند طلب کیا سو عطا ہوا مبارک ہو
چنانچہ اوسی روز عورت اوسکی حاملہ ہوی اور بعد انقضای میعاد بحکم قاضی الحاجات
دختر پیدا ہوئی وہ درویش دلریش دختر کو لیکر بجناب غوثیہ حاضر ہوا اور عرض کیے
کہ حضور سے وعدہ عطای پسر جناب الٰہی سی تہا مگر نحوست طالع میری سی یہہ دختر
تولد ہوی **از مولف** ہون دل و جان سی مین اوسکی رضا پر راضی + رات دن
رہتا ہون مین اوسکی قضا پر راضی + پیر جہان گیر یہہ تقریر اوس دلگیر کی سنکر

متبسم ہوی اور فرمایا کہ اس دختر نیک اختر کو انہین کپڑون مین لپیٹ کر گہر مین لیجاو وہان جاکر دیکہا کہ لڑکی ہی یا لڑکا جب درویش گہر مین آیا تو لڑکی کو لڑکا پایا شکرانہ بجالایا غزل زمولف جناب غوث اعظم جسکو دل سی پیار کرتی ہین + بشکل نجم اوسکو مطلع الانوار کرتی ہین + جو دل بستہ کو اوسکو غنچہ خوش رنگ کردیوین + اگر سوخار اوسکو صورت گلزار کرتی ہین + جو سر رکہی کوی اونکی سر دار محبت پر + وہین وہ سرور عالم اوسی سردار کرتی ہین + پشیمان ہو جو اپنی جرم سی مجرم کوی اگر + اوسی مجرم کو فورا محرم اسرار کرتی ہین + جواہر ہو جو آوی سنگ بی سنگ آب کی در پر + اگر قطرہ ہو اوسکو ابر گوہر بار کرتی ہین + جو ہین بدخواہ محی الدین وہ ہین دشمن پیمبر کی + وہ ہین پیاری خدا کی جو کہ اوسکو پیار کرتی ہین عجب الطاف مین مصروف مجہ عاجز کی حالت پر + عجب شفقت بجال سر زنادار کرتی ہین + مناقب بست و دوم دربیان احوال ایک مرد بافندہ مرید واثق آنحضرت معدن برکت سی راویان راستی شعار و مشایخان صدق گفتار روایت کرتی ہین کہ جناب سلطان الاولیا رسید الاصفیا محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی ایک روز شہر دار الامان گیلان سی سیر وتفریح کی لئی بجانب صحرا تشریف لیگئی اتفاقا سیر کرتی ہوی ایک موضع مین رونق افروز ہوی اور اوس گانو مین ایک سپید باف سینہ صاف رہتا تہا اور اپنی کام نیک انجام مین اوستاد حق یاد تہا اور اوسکا دستور مشہور یہہ تہا کہ تمام سال مین ایک تہان بافتہ دل تافتہ بنتا تہا اور تہان تیار کرکر بخدمت بادشاہ والاجاہ گذرانتا تہا اور اوسکی قیمت سی گذارہ اوقات کرتا تہا جب اوسنی آوازہ فیض اندازہ آمد آمد جناب غوثیہ کا سنا تو صدق دل محبت منزل سی شرفیاب خدمت سراپا برکت ہوکر بزمرہ خدام والامقام داخل ہوا یہان تک کہی جدای محبوب الٰہی کی اوسکو منظور نہوی اور در دولت خانہ کرامت نشانہ حضرت پر اوسنی دوکان کارخانہ سپید بافی کی جاری کرکر یہہ معمول رکہا کہ تمام سال مین بمحنت شبانہ روز دو تہان بافتہ کیے

تیار کر کرایک تو اول بحضور محبوب سبحانی پیش کرتا اور دوسرا بخدمت بادشاہ لیجا کر
زر قیمت حاصل کرتا آخرکار کسی غماز دغاباز نے یہہ خبر بادشاہ تک پہونچائی کہ وہ بافندہ
سال بہر مین دو تہان بافتہ کی بنکر جو تہان اوس مین سی قسم اول اور عمدہ ہوتا ہی
وہ اپنی پیر روشن ضمیر کیخدمت مین گذرانتا ہی اور دوسرا تہان جو ناپسند ہوتا ہی
وہ حضور مین کرتا ہی بادشاہ نی جو یہہ کلام نا فرجام اوس بدانجام کی سنے تو آتش
حسد اوسکی مجمر سینہ پر کینہ مین مشتعل ہوی اور بافندہ کو طلب کر کر حکم دیا کہ آیندہ
دو نو تہان جب تو تیار کیا کری تو ہماری پاس حاضر کیا کر دو نو تہان سی پسند
خاطر ہماری ہوگا وہ ہم لی لیا کرینگی دوسری کی واسطی تجکو اختیار ہوگا کہ اپنی
مرشد ارشد کی خدمت مین گذرانی اور اگر خلاف حکم تعمیل ہوگے تو تمہاری حق مین
بہتر نہین ہی بندہ بافندہ نی اگرچہ روبروی بادشاہ حسب مصلحت وقت آری وبلی
کیا مگر دل مین نہایت پر غضب تہا اور بجناب غوثیہ حاضر ہو کر عرض کی کہ یہہ بادشاہ
ناآگاہ ناحق مجہ بی گناہ پر غصہ ہوا ایسی شخص کو سزا ای کلی ہو کہ دوبارہ کوئی ناکارہ
بچشم حقارت خادمان حضرت کی طرف ندیکہی ارشاد ہوا کہ بابا ہم اور تم دو نو فقیر
ہین فقیرونکو ایسا غصہ نچاہیئے پہر وہ بادشاہ تجہ پر غضب ناک نہوگا غرض کہ حضرت
بافندہ کئی دفعہ وقت بوقت بادشاہ کیے سزا کے واسطے بجناب غوثیہ عرض کرتا
رہا ایک دن آنحضرت کہ بحالت جلالت تہی بافندہ نے موقع پاکر عرض کی کہ حضور
سی آج تک اوس بادشاہ ناانصاف کو سزا نہین ہوی اور اوس بادشاہ ناحق آگاہ
نی مجہ بی گناہ کو ناحق سمجہا ہی ناسزا کہی تہین جب تک کہ حضور سے ایسی ناحق
شناس ناسپاس کو سزا نہوگی حق رسی اس خادم درگاہ کی نہین ہوتی اوسوقت
روبرو حضرت کی ایک پیالہ مٹی کا رکہا تہا آنحضرت نی ایک نقش پیالہ مین لکہکر پیالہ
حوالہ بافندہ کی کیا اور فرمایا کہ اس پیالہ کو اولٹا کر رکہہ دو بافندہ نی جو اوس
پیالہ کو اولٹایا تو یہہ حال ہوا کہ جسقدر لشکر اور ملک اوس بادشاہ کا تہا معہ بادشاہ
سب کا سب زیر پیالہ آگیا اور بنی آدم کی نظر سے گم ہو گیا اور اون نو ن مین

والدہ اوس بادشاہ کی واسطے اداے حج کی بمقام عالی مقام حرمین شریفین زادہما
اللہ شرفاً گئی ہوی تہی جب اس آئی اور اپنی بیٹی کی ملک کے سرحد کو پہونچی تو کہین
نام ونشان اوس بی نشان کا نپایا ہرچند بیابان بی پایان مین تگ و دو کی مگر
کہین نام اوس گم نام اوس نام کا نہ سنا از مولف نہ تہا ملک و رنہ شہ ملک کا +
نشان تہا نہ زیر نگاہ تک کا + آخر الامر جب ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے تہک گئے تو بخدمت
ایک درویش سعادت کیش کے کہ اوس جنگل مین رہتا تہا اور اکثر اشخاص عام وخاص
اوس سے کامیاب ہوتی تہی حاضر ہوکر بچشم گریان وسینہ بریان عرض حال پرملال
کرہی درویش صفاکیش نیک اندیش نے جو سرگزشت اوس دلریش کی سنی تو حالت
پرآفت پیرزالہ پر رحم کہا کر ایک تعویذ عطا کیا اور حکم دیا کہ چاندی مین رکہکر سونیکی
وقت اپنی سر کی نیچی رکہہ لینا جو کوئی شخص خواب مین نظر آوے اوس سے اپنا حال
عرض کرنا چنانچہ پیرزالہ کہن سالہ حسب الارشاد درویش صفاکیش عمل کیا تو اول وہ
پیرزال بحضور چہار خلفای راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوی اور بعد
بحضور رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم شرفیاب ہوکر عرض حال بدیدہ اشکبار عرض
کی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام حالت پرحیرت پیرزالہ سنکر متوجہ جناب الہی ہوئے
کہ الٰہی یہہ ایسا کون زبردست صاحب ولی ہی کہ ایسی قدرت اوسکو تجہ قادر علے
الاطلاق سے حاصل ہی کہ اوسنے کل ملک مع بادشاہ و لشکر او خزانہ سب کا سب
اوس شخص کا غارت کرڈالا ہی ندا ہوا کہ غوث الثقلین آپکی نور العین حسنین ہی
جنکی خادم کی بی ادبی سی لڑکا اس پیرزالہ کا ماخوذ ہی یہہ سنکر آنحضرت نی سجدہ
شکر ادا کیا لشکرانہ اسبات کی کہ ایسا ولی صاحب قدرت سواہی اولاد ہمارے کی
اور کوئی نہین ہی من بعد جناب رسالت مآب بعالم باطن متوجہ جناب محبوب
سبحانی ہوی یعنی تہ اوس پیرزالہ کی بدولتخانہ کرامت نشانہ غوثیہ رونق افزائی
کی اور جناب غوثیہ سی استفسار حال زال پیرسال فرمایا جناب محبوب سبحانی نے
اوسی مرد بافندہ کو روبروی جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر پیش کیا اور

عرض کی کہ کل حال اپنا یہہ سپید باف سینہ صاف عرض کردیگا چنانچہ بافندہ سر افگندہ نی ہاتہہ باندہکر
کل احوال بحضور آن مظہر عرض کیا اور عرض پرداز ہوا کہ ہم لوگ کمترین خدام بارگاہ فلک پایگاہ غوثیہ
ہین ہماری عزت اور حرمت بندگان حضور کے اختیار مین ہی آخر الامر بسفارش خاتم المرسلین
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم تقصیر اوس بادشاہ حال تباہ کی معاف ہوئی اور سفید باف نے
حسب الارشاد جناب غوثیہ وہ پیالہ جسکی بہیجی تمام لشکر اور بادشاہ اور ملک قید تہا سپید کردیا
پیالہ کی سپیدی ہوتی ہی پیرزال فرخندہ فال کی بخت سپید ہی ہوگئی اور نہایت خوشدل
اور خوشحال ہوکر جلد ملک اپنے کی پہونچی اور فرزند دلبند سی ملکر تمام احوال بیان کیا
اور تاکید شدید کی کہ ایسی جناب کی خادمان عالی شان کی حق مین بی ادبی سی سخن نکہنا نہین
تو پہر خلاصی محال ہی کی چنانچہ وہ بادشاہ از روی صدق باطن معہ اپنی والدہ کی اپنی ملک سے
روانہ ہوکر بوسیلہ جمیلہ سفید باف بحضور جناب غوث حاضر ہوا اور سلک خدام فیض التیام
قادریہ مین منسلک ہوکر بہرہ یاب دنیا و آخرت ہوگیا **از مولف** تاب کسکی کب ہی اتنا حوصلہ
انسان کا + سامنا کرلی کوئی اوس شاہ عالی شان کا + تہام سکتا ہی کوئی ہی وار اوس تلوار
کا + حملہ سر پر کون لی اوس خنجر بران کا + قاتل کفار عالم رستم میدان دین + وہ جگر گوشہ
ہیبت بیا زانشہ مردان کا + کونسا گل ہی وہ ہمرنگ گل باغ رسول + سرو ہمسر کون ہی اوس
حیدری بستان کا + کون سی گردن نہین خم اوسکی بار حکم مین + کون سر اوسکا نہین ہی زیر بار
احسان کا + کون سی جن و ملک اون سی نہین ہین بہرہ ور + کونسا انسان نہین ہی فضلہ
خوراس خوان کا + پر گناہ پر جرم و پر عیب و خطا ہی یہہ غریب + بخش دیجی گا خطا اس سر بنادان
کا + **منقبت بست و سیوم دربیان ایک ہندو مرید حضرت غوث الاعظم**
کی کہ بعد مرنے کے اوسکی نعش اگ مین نہ جلتی تہی اور پہر حسب الارشاد
غوثیہ غسل و جنازہ اوسکا بطریق اسلام ہوکر دفن کیا گیا جناب قاضی عماد
علوی ابن شاہ محمد بن قدوۃ العارفین وجیہہ الدنیا والدین قاضی علوی رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت ہی اور وہ فرماتی ہین کہ شہر برہان پور مین دیوار بدیوار گہر ہماری کی ایک ہندو
قوم کہتری رہتا تہا اور جان و دل سی معتقد حضرت محبوب سبحانی تہا اور جس سی نام نامی و

واسم گرامی انجناب عطامی حسن پاتا جان ومال اپنا اوس پر قربان کر دیتا اور بروز عرس گیارھویں شریف
سالانہ حضرت وہ ہندو قسام اقسام طعام لذیذ تیار کرا کر اکابر وافاضل وقت کو کھلاتا
اور روشنی از حد زیادہ کرتا تھا ناگہان بحکم قادر جان ستان وہ عاشق لا بجان مرگیا تو متعلقان
اوسکے حسب رسوم کفار نابکار لاش اوسکی بمقام مرگہٹ واسطے جلانی کی لی گئی اور مستعد
جلانی کی ہو کر لاش کو لکڑیوں مین رکہا اور آگ دی اور تیل اور گہی معمولی بہی ڈالا
چونکہ وہ بندہ بندہ درگاہ عالم پناہ شاہنشاہ ولایت تہا آگ نی ایک بال بہی اوسکا نجلایا
کفار نابکار یہہ حال پر ملال دیکہہ کر سخت گہبرائی اور تیل او گہی آگ پر او مضاعف کیا پہر
بہی بحکم قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم آگ مین کچہہ اثر پیدا نہوا الا اعلم ہر کہ سر بر آستان
عبد قادر داشتند ❊ خوف نیا بیم حتی از جہان بر داشتند ❊ یافتند از آستانش دولت دنیا و
دین ❊ از حکومت سر بہ چرخ چارمین افراختند ❊ جب کفار نابکار اپنے ارادہ ناپایدار سی مایوس
ہوی تو یہہ ارادہ کیا کہ اس مردہ دل افسردہ کو آگ سی نکالکر دریای ناپیدا کنار مین بہا دین کہ
وہان یہہ لاش دل خراش طعمہ ماہی ونہنگ ہو جاوی گی اتفاقاً ایک درویش صفا کیش
خادمان جناب غوثیہ سی اوس شہر مین رہتا تہا اوسکو بعالم باطن پیشگاہ جناب محبوب سی
ارشاد ہوا کہ آج ایک ہندو کہ ظاہر بصورت کفار اور دل سی کلمہ طیبہ سی اقرار کیا ہوا ہے
فوت ہوگیا ہی اور متعلقان اوسکی اوسکو آگ مین ڈال کر ایذا دیتے ہین اور اب ارادہ بہا دینی
دریا مین کا کرتی ہین سو تم وہان جاؤ اور لاش اوس ننگ معاش کی اون لوگون کی ہاتہہ سی
لیکر حسب آئین ہمین اسلام ذوی الاکرام دفن کروا اور مشہور کرو کہ یہہ قبر سعد اللہ
کی ہی جسکا یہہ نام نامی بحضور محبوب سبحانی رکہا گیا ہی چنانچہ وہ درویش مانند اقربا خویش
دل ریش وچشم اشکبار اوس خادم زار کی لاش پر حاضر ہوا اور اوسکے اقربا کو اس حال
سے مطلع کیا کہ یہہ شخص منظور جناب پرنور محبوب سبحانی ہی اسکو آگ سی کیا لاگ اور پانی
سی کیا مطلب یہہ لاش میری حوالہ کرو کہ مین اسکو بطریق اسلام بانجام دفن کرون اگرچہ
کفار سیاہ کار رد لوازم اسباب کی نہ تہی مگر چار ناچار تن بر رضا دیکر لاش اوسکی حوالہ درویش
کری اور درویش صفا کیش نی اوس مسلم اسلم کیے لاش بعد غسل کے گردا ادا ہی دعا جنازہ

دفن کی رباعی ای برادر گر ہمی خواہی بحقبی سروری + باش در دنیا ز کلب آستان قادری
بالیقین یابد نجات وگردد از اہل بہشت + ہر کہ او باشد مرید خاندان قادری **از مولف**
منکہ پابوس سگ درگاہ عبد القادرم + خاک پابوس جناب شاہ عبد القادرم + گشت گمراہ
آنکہ او گردید گم زین راہ راست + شکر ایزد راکہ من بردہ عبد القادرم + من چہ غم دارم ز
بدخواہان خود اندر جہان + بندہ درگاہ بی پرواہ عبد القادرم + فخر من این بس کہ در
زصدق جان و دل خادم دربار عالی جاہ عبد القادرم + سرورم من خادم عالی جناب محی الدین
از نمک خواران شاہنشاہ عبد القادرم + **مناقب بست وچہارم در بیان سکنای**
اوس شہر کے کہ بسبب تعظیم نام نامی واسم گرامی محبوب سبحانی کے
ماتحت کسی حاکم کی نہ تہی اور نہ کسی چور اور قزاق کا اونکو خوف
خادمان صدق شعار و راویان راست گفتار روایت کرتی ہین کہ ایک درویش سعادت کیش خادم بار
جناب غوثیہ سی شہر اشرف البلاد بغداد سی بارادہ سیر وسیاحی روی زمین روانہ ہوا شہر بشہر
اور ولایت در ولایت سیر کرتا پہرتا تہا اتفاقا ایک شہر معمور مین وارد ہوا اور اوس
شہر کا یہہ حال تہا کہ سکنای وہان کی کسی حاکم یا بادشاہ کی ماتحت حکومت نہ تہی ہر ایک
اہل شہر اپنی اپنی گہر مین گویا حاکم تہا اور نہ اوس شہر کی رہنی والی کسی دین یا مذہب کے
پابند تہی مگر یہہ دستور اونکا تہا کہ آٹہوین روز بروز چہارشنبہ تمام مرد وزن شہر سی باہر
جاکر ایک تالاب پر کہ متصل شہر واقع تہا غسل کیا کرتی اور ایک دیگ بلب تالاب کہی تہ
ہر ایک آدمی حسب التوفیق میدہ یا شکر یا گہی لاکر اوس دیگ مین داخل کردیتا اور رات
تالاب پر رہکر پنجشنبہ کے دن اوس میدہ او شکر وغیرہ سی حلوای لذیذ بناکر آپس مین تقسیم
اور بعد فراغت شہر مین آجاتی اور بلا خوف کسی حاکم اور چور اور راہ زن کے بآرام تمام
زندگی کرتی جب اوس درویش صداقت کیش نی یہہ طریق اونکا دیکہا تو پوچہا کہ تم اس
طریق پر کس معبود کی عبادت کرتی ہو اور دین اور آئین تمہارا کیا ہے ایک کس بولا کہ
عبادت کسی معبود کی نہین بلکہ یہہ دن ایک بزرگ کا ہم کرتی ہین کہ سوای خدا کی کوئی
رتبہ اوس سی نہین ہی پر روز چہارشنبہ روزہ اوس نیک سیرت کا ہم رکہتی ہین اور

پنجشنبہ حلوا بنا کر اور اوسکی نام پر تقسیم کر کر روزہ افطار کرتی ہین اور اسم شریف اوس
بزرگ کا ہم عام لوگ نہین جانتی ایک شخص ہم مین سی بہت بڑا ہی اوسکو حضرت کا نام
عالی مقام معلوم ہی اگر تم کو بہی دریافت کرنا ہی تو اوس سی کر لو چنانچہ وہ درویش نیک
اندیش اوس شخص کا نام و نشان پوچھتا ہوا اوسکی پاس پہنچا اور نام نامی اوس سی دریافت
کیا وہ بولا کہ ہم بلا غسل کی نام گرامی اون حضرت کا زبان پر نہین لاتی تم بہی بروز چہارشنبہ
روزہ رکہکر تالاب پر آب پر جو باہر اس شہر کی واقع ہی حاضر ہونا اسم گرامی آنجناب سے
تمکو مطلع کیا جاویگا غرض جب موقع روز چہارشنبہ کا پہونچا اور تمام زن و مرد سکناے
شہر تالاب پر گئی تو یہہ درویش بہی حاضر ہوا اور اوس پیر روشن ضمیر کے پاس جا کر منتظر
ایفای وعدہ ہو کر بیٹہ گیا بعد غسل و طہارت بدن وہ پیر خوش تقریر مخاطب بدرویش
ہوا اور ایک کتاب کہ نہایت تکلف سی مطلا ہوئی تہی اور اوسمین نام گرامی آنحضرت کا بآب
طلا لکہا ہوا تہا جیب سی نکالی اور برعایت ادب سی مودب ہو کر بیٹہا اور پہلی کتاب کو
سر پر رکہا اور پہر آنکہون سی لگائی اور بعد ازان کتاب کہولکر بولا کہ سنو بہائی اگرچہ نام
نامی و اسم گرامی آنحضرت کی بہت ہین شمار مین نہین آتی مگر اسم اعظم یہہ ہی کہ نام نامی
اوس ذات گرامی کا غوث الثقلین نور العین حسنین محبوب سبحانی قطب ربانی غوث
صمدانی مقبول سبحانی ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی ہی مولد آپکا دار الامان گیلان
اور مسکن اشرف البلاد بغداد ہی اور ایک شخص معتقدان آنحضرت معدن برکت سے
وارد اس شہر کی ہوا تہا ہم اون دنون مین حکام ظالم اور قطاعان طریق کے ہاتہہ سے
بجان تنگ تہی اوسنی ہم کو یہہ تعلیم کی کہ اگر تم بروز چہارشنبہ روزہ رکہو اور پنجشنبہ
کی دن حلوا آپکی ارواح کا بنا کر اور باہم تقسیم کر کر روزہ افطار کرو اور نام آپکا کبہی
بلا غسل زبان پر نہ لاو تو کوئی حاکم و بادشاہ تم پر حکومت نکریگا اور کسی چور یا قطاعان
طریق کا غم نرہیگا چنانچہ اوس روز سی ہم یہہ ہی عمل کرتی ہین نہ ہم کسی حاکم کے
عاجز ہین اور نہ کسیکا خوف ہمکو دامنگیر حال ہی بآرام تمام گزران کرتی ہین ایک دفعہ
ایک بادشاہ عالی جاہ نی ارادہ تسخیر اس شہر کا کیا تہا اور فوج دریا موج روانہ کی تہی

سوہم نی دروازی شہر کی بند کرلئی تہی رات کو بحکم الٰہی اوس لشکر پر ایسی آگ برسی کہ
تمام اسباب جل گیا اور لشکریان جان بسلامت لیکر بہاگ گئی اوس روز سی کوئی حاکم اس شہر
کی طرف رخ نہین کرتا بلکہ ایسی خوف کرتی ہین کہ جو کوئی اس شہر کا رہنی والا دوسری شہر
مین بسبب کار ضروری کی جاتاہی حاکم وہان کا استقبال کو آتاہی اور اپنی علاقہ سی صحیح
وسلامت پہنچا دیتاہی درویش صفاکیش یہہ تقریر اوس پیر روشن ضمیر کی سنکر بولا کہ سچ
ہی جناب غوثیہ ایسی ہی ہین کہ جیسا تمہارا اعتقاد ہی مگر تم پر واضح ہو کہ سب کا خالق اور
رازق خدای عزوجل ہی اور اونکی بعد جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر ہین کہ جنہون نی
باعزاز رسالت معزز ہوکر ہر اک گروہ کو راہ راست دین اسلام دکہلایا اور جناب غوث
الثقلین اونہین کی فرزند دلبند ہین تمکو مناسب ہی کہ دین محمدی کی شرائط بموجب
عمل کرو تو اوس جناب مین اول ہی زیادہ عزیز ہوگی جب یہہ تقریر دلپذیر اوس درویش
نیک اندیش کی کل سکنای اوس شہر نی سنی تو سب نی بہدایت ایزدی تعلیم دین محمدی ص
پائی اور مشرف بشرف اسلام ہوی اللہم شرفنا بشرف الاسلام وھدنا بطریق
الھدایۃ والنجات وادخلنا فی دار السلام بحق محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۞ غزل
از مولف تو گر می سائی جبین بر آستان قادری + سروری حاصل کنی بر خادمان قادری
آن جناب صاحب الامراتب محی دین + ثبت بر عرش معلی شد نشان قادری + ہر کہ شد
زیر لطف شد اولیای نامور + شان عالی یافت در یکدم ز شان قادری + چون گل خندان
بی خار دردم غم شد پاک و صاف + یافت بوی کس ز بوی بوستان قادری + نام نامی یافت
آن [illegible] در جن و انس + و ز ملایک گشت بالاتر مکان قادری + شد شہنشاہ ولایت
حاکم اقلیم دین + ہر کہ شد کمتر گدای آستان قادری + بر در اہل جہان ہرگز ندارد احتیاج
سر و در راز ہست از دل مدح خوان قادری + مناقب بست و پنجم در بیان شفا پانے

ایک درویش مریض کے بتوجہ موجہ جناب محبوب سبحانی قدس اللہ

سرہ راویان با اعتقاد و ثنا گویان حق یادسی روایت ہی کہ جب جناب ولایت مآب
محبوب سبحانی بارشاد ربانی دار الامان گیلان سی رونق افزای اشرف البلاد بغداد ہوئی

تو آوازہ فیض اندازہ کرامات و خرق عادات جناب غوثیہ گوشزد اشخاص عام و خاص ہوا اور
عوام الناس صداقت اساس آستان دولت خانہ کرامت نشانہ آن قطب زمانہ پر حاضر ہو کر
مستفیض و مستفید ہوئی او سا ایک درویش محبت کیش کسی شہر مین جو شہر بغداد سی بہت
دور تہا سکونت پذیر تہا جب اوسنی بہی تعریف آن ولی ذوالکرام زبانی خاص و عام کی سنی تو
اوسکو بہی اشتیاق قدمبوسی آن حضرت دل محبت منزل مین جوش زن ہوا لہذا بپای چشم
روانہ ہو کر وارد شہر بغداد ہوا اتفاقاً گذرا وسکا اول مقام اصطبل خاص آنجناب مین ہوا دیکہا
کہ ایک ایک اسپ دلچسپ آپکا اسقدر قیمت کا ہی کہ بادشاہان ذی شان و حکام عالی مقام
کی بہی خواب مین نہ آیا ہوا اور ہر ایک اسپ حسن اساس پر ایک ایک جل اطلس و دیبا و زربفت
ایسی ایسی پڑی ہین کہ خزانہ سلطانی بہی اونکی تیاری پر کفایت نکری زنجیرین سونی کی اور
میخین چاندی کی اون گہوڑونکی واسطی تیار ہین اور خدمتگاران بیشمار اونکی خدمت مین
جان نثار ہین درویش صداقت کیش نے جو یہہ تجمل اور حشمت اصطبل خاص کا دیکہا تو یہہ وسوسہ
شیطانی اوسکی دل محبت منزل مین پیدا ہوا کہ بہلا جس شخص کے پاس اسقدر دولت و ثروت
دنیا موجود ہی اوسکو یاد الٰہی مین بہی کیا لذت حاصل ہوتی ہوگی چنانچہ اس خیال محال نے
اوسکو وہین سے الٹے پہیرا اور دروازہ اصطبل ہی سے الٹے ہو کر ایک مسجد مین ٹہیرا اتفاقات
زمانہ سی اوسی روز وہ بیچارہ خانہ ویران آوارہ بیمار ہو گیا اور بیماری ایسی طاری ہوئی کہ زندگی
اوسپر بہاری ہوئی امام مسجد نی کہ نہایت دل رحیم اور طبع کریم رکہتا تہا بیمار کو بغایت زار
اور بیقرار دیکہکر ایک طبیب نیک نصیب کو بمعالجہ اوس درویش دلریش کی حاضر کیا جب
طبیب قریب اوس غریب کی آیا تو اوسنے بعد ملاحظہ نبض و قارورہ یہہ تجویز کیا کہ فلانی جنس کا
گہوڑا کہ اس شہر مین بہت تہوڑا ملتا ہی اگر ملجای تو ذبح کر کر اوسکے خون سی اوس مریض
کو غسل دیا جاوی شاید کہ شفا پاوی اور بجای غذا اوسی گہوڑی کی دل و جگر کباب کر کر
اس سوختہ دل کو کہلانی چاہیین چنانچہ حسب التلاش ایسا گہوڑا سوای اصطبل جناب غوثیہ
کہین دستیاب نہوا اسواسطے وہ امام نیک انجام بامید عطای اسپ بحضور محبوب سبحانی
حاضر ہوا اور احوال مریض سی اطلاع کی محبوب سبحانی نی زبانی اوس امام ذوی الاکرام

حال مریض کا دریافت فرماکر فوراً ایک خادم کو مامور کیا کہ اوس بیمار زار کو معہ طبیب حضور مین
حاضر کری جب بیمار و طبیب شرف بدیدار پرانوار ہوی تو آپ نی بیمار کی نہایت تسلی کی اور
طبیب سی ارشاد کیا کہ ہماری اصطبل سی جو جو اسپ لایق معالجہ اس بیمار کے ہووی ذبح کر کر
اسکا علاج بخوبی کرو غرض کہ ایک گہوڑا روزمرہ اصطبل آنجناب سی اوس بیمار کے علاج مین
صرف ہوتا تہا یہان تک کہ کل اسپان اصطبل عالی شان اوس مسافر کے علاج مین صرف ہوکر بیمار نے
صحت پائی اور بعد غسل صحت بخدمت بابرکت حاضر ہوا اور بولا **شعر** اگر ہوی من
گرد زبانی ہو ز احسان تو رانم وہستانی + حسب قدر توجہ حضرت کا بحال مجہ کمتر مسافر کے
مبذول ہوا ہی شکریہ اوسکا کس زبان عجز بیان سی ادا کرون **از مولف** گر سراپا یہ تن زار
زبان ہو جاوی + تیری احسان کا یہہ ممکن ہی بیان ہو جاوی + انحضرت معدن برکت
نی یہہ تقریر دلپذیر اوس غریب کی تقریر کی سنکر تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ ای مسافر تو فلانی شہر
اور فلانی محلہ اور فلانی مقام دلارام سی بمراد حصول دیدار پرانوار ہمارے کے بغداد مین آیا
جب ہماری طویلہ پر پہونچا تو جو کچہہ وسوسہ تیری دل محبت آساس مین گذرا تہا تو بخوبی
جانتا ہی یہہ تمام مرض اور بیماری جو تجہہ پر طاری ہوگئی ہی اسی وسواس بی آساس کی
شامت تہی اور وہ خیال تیرا فی الحقیقت راست تہا کہ ہم لوگ فقرا کو ایسی اسپان عالیشان
سی کیا سروکار اور اسقدر اسباب طلائی اور زردوزی سی کیا مطلب مگر تیری آنی سی اول
ہمکو جناب الٰہی سی ارشاد ہوا تہا کہ فلانی درویش فلانی شہر سی تمہاری ملاقات کو آتا ہے
اور بغداد مین آکر بسبب شامت ایک وسواس شیطانی کی ماخوذ مرض مہلک ہوگا اور پہر
ایسی ایسی اقسام کے گہوڑون کے خون اور کباب سی وہ شفا پاوی گا لہذا اسنظر ادای
شرط مہمانداری تیری کے وہ گہوڑی ہر روز نزدیک سے بہم پہونچا کر جمع کئی گئے
تہی اور زنجیر ہای زر و سیم ہای سیمین و جل ہای اطلس و زربفت اسواسطے موجود کیے گئے
تہی کہ جو طبیب تیرے علاج کے واسطے آوے وہ محروم نجاوی اب وہ گہوڑے تو
تیری علاج مین صرف ہوی اسباب باقیماندہ تیرے روبرو تیری معالج کو دیا جاتا ہے
چنانچہ عنایت ہوا درویش صفاکیش یہہ تقریر جناب پیر کے سنکر سجدات شکر بجالایا

اور بسلک خدام ذوی الاحتشام منسلک ہوا از مولف صدق دل سی جو کہ تیری آستان پر
آگیا + بس زمین عجز سی وہ آسمان پر آگیا + سنگ پر مردہ دل مرمر کی آپہونچی اگر + پہر دوبارا
وہ بیچارہ اس جہان پر آگیا + نامور بس ہوگیا عالم مین اوسکی نام سی + نام نامی آپ کا
جسکی زبان پر آگیا + خوف کیا اوس خادم درگاہ عالی جاہ کو + جو کوئی اونکی در دار الامان
پر آگیا + رحم کر دیجی اجی سرور کی ابتر حال پر + دل سی گذراہی پہر اب وہ اپنی جان پر آگیا

مناقب بست وششم در بیان احوال شیخ احمدؒ زندہ فیل رحمۃ اللہ علیہ
کہ شیر پر سوار ہوتے تھے

مریدان باارادت وخادمان اہل سعادت سی روایت ہی
کہ جناب شیخ احمد زندہ فیل خادمان والامکان جناب سلطان ابو سعید ابو الخیر سی تہی عجب
حالت پر جلالت رکہتی تہی کہ بجای سواری اسپ شیر دلیر پر سوار ہوکر ہر ایک اقلیم وولایت
مین سیر کرتی تہی اور رعب ودہشت شیخصاحب کا یہان تک جانشین دلہای اہل زمین واشخاص
عام وخاص ہوا تہا کہ کوئی شخص کیا اولیای ذوی الاکرام اور کیا حکام عالی مقام بھی
اُنکی سامنی دم نہین مارتا تہا اور آپ برای سیر جس ملک یا ولایت مین تشریف لیجاتی وہانکی
ولی کی نام حکم جاری کرتی کہ ہماری شیر دلیر کی خوراک کی واسطی ایک گای بہیجدو اور
بتعمیل ارشاد اونکی جابجا تعمیل ہوتی تہی اتفاقاً وہ حضرت ایک شہر مین وارد ہوی اور وہان
کی ولی باولایت اور قطب عالی رتبت سی بہی گای طلب کی اوسنی گای تو بہیجدی مگر براہ
طنز یہہ بہی کہلا بہیجا کہ حضرت کیا آپ بغداد کی طرف رونق افروز نہین ہوی اگر آپ وہان تشریف
ارزانی فرماوین گی تو بہت عمدہ گای شیر کے واسطے پاوین گی شیخ صاحب کو یہہ طعن اوس
ولی کا نہایت شاق گذرا اور فرمایا کہ ہم اب وہی سمت کو روانہ ہوتی ہین اور بغداد مین
پہونچکر وہان کی ولی سی ہی بی شک ضیافت شیر کے لینگے چنانچہ اوسی وقت عازم سمت
اشرف البلاد بغداد کے ہوئے اور جناب محبوب سبحانی کو بہی الہام غیبی سی حال تشریف
آوری شیخصاحب کا دریافت ہوا تو باورچی مطبخ خاص کو ارشاد کیا کہ شیخ احمد جام ہماری
شہر مین تشریف لاتی ہین اور شیر دلیر پر سوار ہین ایک مادہ گاو اونکے شیر کے
ضیافت کے واسطی مہیا رکہو کہ بوقت آنی شیخصاحب کے آنکی شیر کو ضیافت مین دیدو عجب

شیخ صاحب وارد بغداد ہوی تو زبانی اپنی خادم کی بحضور محبوب ربانی کہلا بہیجا کہ شیخ احمد جام کہ ولی نامی و اولیای گرامی ہین بغداد مین آکر فروکش ہوی ہین اور شیر اونکی سواری کی بہی ہی اوس شیر کی خوراک کی واسطی ایک گای بہجوا دیجی ورنہ شیر اونکا اپنا کام خود کر لیگا یہہ کلام عبارت التیام خادم کی سنکر آنحضرت متبسم ہوی اور فرمایا کہ تم جاؤ مادہ گاو عقب تمہارے پہونچی گی خادم واپس بخدمت شیخ صاحب کے گیا اور حال واقعہ عرض کیا شیخ صاحب نی فرمایا کہ اولیای زمانہ سی کوئی ولی میری نظر مین نہین آتا سوای جناب شاہ عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرار السامی کی اگرچہ مراتب والا درجات عالی ونکی یہہ نہین چاہتے ہین کہ وہ گائی ہماری شیر کے واسطی بہیجین مگر ہمارا آوازہ صولت و دبدبہ حشمت سنکر اقرار بہجوانی گای کا کیا ہوگا غرض کہ جناب غوثیہ نی ایک گای بہت عمدہ شیخ صاحب کے شیر کی خوراک کے واسطے بہجوا دی جب گای آستانہ دولت خانہ سی روانہ ہوئی تو ایک کتا جو ہمیشہ آپکی در دولت پر حاضر رہتا تہا وہ بہی ہمراہ اوس گای کی روانہ ہولیا جب گای شیخ صاحب کے خدمت مین پہونچ گئی تو آپنی شیر کو ارشاد کیا کہ اپنی خوراک نوش کری شیر بفور اصدار ارشاد شیخ صاحب کی گای کی طرف دوڑا اور چاہتا تہا کہ پنجہ گای پر ڈالی اتنی مین وہ کتا کہ استخوان خور مطبخ محبوب ربانی تہا جہپٹا اور جست مار کر شیر کی پشت پر بڑہ گیا اور اوپر ہی شیر کے گردن ایسی کاٹی کہ شیر لرزہ کہا کر گر پڑا شیر کے گرتی ہی کتی نی شیر کے اوپر سے اوتر کر فی الفور شکم شیر کا دانتون سی چاک کر ڈالا اور گای صحیح و سالم واپس آئی اور شیر شیخ صاحب کا لقمہ شیر دلیر اجل کا ہوا یہہ حال اپنی شیر کا دیکہکر شیخ صاحب نہایت حیران اور سخت پشیمان ہوی اور ندامت کہای ہوی اور پشیمانی اوٹہای ہوی معہ چند اصحاب مدینہ برآب بحضور کرامت ظہور محبوب سبحانی حاضر ہوی اور عرض کی از مولف یا پیر و یکہیے میری حال تباہ کو + کر دیجئے شفا ہماری گناہ کو + محبوب الہی عذر خواہ ہے شیخ صاحب کے سنکر متبسم ہوی اور فرمایا کہ آپکے شیر نے بد خواری کی تہی آخر بمرض گرانی جہان فانی سے جاتا رہا من بعد محبوب سبحانی نے براہ مہربانی شیخ صاحب سے بغلگیر ہوی اور بغایت خورسند ہوکر تیاری ضیافت کا حکم فرمایا اور کئی روز تک آپس مین ہنگامہ صحبت گرم رکہکر بعد

بعد اعزاز شیخ صاحب کو رخصت فرمایا **شعر** سگ درگاہ میران شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ دربار گیلانی + **غزل از مولف** محی دین بادشاہ شاہان
است + محی دین پیشوای دوران است + محی دین نور ظلمت عالم + محی دین شاہ تابان است +
محی دین مخزن خزانہ غیب + محی دین پیر جملہ پیران است + محی دین معدن کرامت حق +
محی دین کان جود و احسان است + محی دین نور چشم پیغمبر + محی دین بو الشاہ مردان است +
محی دین سرور سرافرازان + محی دین پیر جملہ پیران است + سرور زار دایما شب روز +
بندہ کمترین ثنا خوان است + **مناقب بست و ہفتم دربیان ولی ہوجانی
ایک سو چالیس کس فاسق اور فاجر کے بتوجہ جناب غوثیہ** راویان راست
شعار و حاکیان صدق گفتار لکھتے ہین کہ ایکدن ایک درویش جسارت کیش دہان گشادہ
زبان دراز حاضر خدمت مخزن برکت آنحضرت کے ہوا اور دلیرانہ و گستاخانہ عرض کے
کہ مین اپنی شہر مین آوازہ فیض اندازہ سخاوت بغایت و عنایت بی نہایت حضور کا سنتا
تہا اور ہر ایک شخص جو اس ملک سی جاتا تہا آپکی تعریف و توصیف سی رطب اللسان و
عذب البیان تہا کہ آپ نہایت سخی ہین اور چشمہ فیض آپکا اسقدر جاری ہی کہ ہر ایک تشنہ
مراد جو با دل ناشاد آتا ہی سیراب مراد ہو کر جاتا ہی لہذا مین بہی براہ امتحان و آزمایش
عنایت آپکی اپنی وطن سی چلکر شرفیاب خدمت کیمیا خاصیت ہوا ہون کہ سخاوت
آپکی بچشم خود دیکہون باستماع این معنی آنحضرت نے بخادمان حاضرین ارشاد کیا کہ اسیوقت
ایکسو چالیس کس جو عام شہر مین نہایت فاسق اور فاجر گنہگار و دراز کار راندہ روزگار
ہون حاضر کرو اور جب وہ حاضر ہون تو اون مین سی ستر کس بجانب راست اور ستر
کس بجانب چپ ہماری بٹہلا دو چنانچہ خدام والا مقام نی حسب الارشاد فیض بنیاد اوسیدم
تعمیل کی اور ایکسو چالیس کس جو فسق و فجور مین مملو تہی یعنی کوئی اون مین زناکار
اور کوئی خمر خوار اور کوئی قمار باز غماز اور کوئی چور زندہ درگور کوئی دغاباز جعل ساز
اور کوئی اوباش بدمعاش تہا پکڑ کر حاضر خدمت کئی اور حسب الایمای فلک سمای
راست و چپ بٹہلا دیے جب بیٹھ گئے تو آنجناب کرامت مآب نی بنظر کیمیا اثر اول

بجانب رست اور بعد ازان بجانب جب دیکھا فی الفور وہ گنہ گار بتاثیر نظران محبوب کردگار رب کے سب بی کامل وا ولیای اکمل ہوگئی اور دل بی نور ہر ایک کا جلوہ نور الٰہی سی روشن ہوگیا جب یہ دولت سعادت بان خیل اہل شقاوت بی منت و سماجت حاصل ہوئے تو سب کے سب شرف خادمیت اشرف ہو کر سجدات شکر بجالائی اور آنحضرت درویش سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ ای درویش آج تو ہمسے اسقدر سخاوت ظہور مین آئے ہی جو تونی دیکھہ لی ہی اور آیندہ بہی ایساہی دستور مرعی رہتاہی اور رہی گا درویش اپنی سوال کا جواب شافی پاکر قایل ہوا اور خادمیت آنحضرت سی ممتاز ہو کر سعادت دارین کو بہو بخار باعی لا اعلم غیر محبوب خدا کیست کہ این کار کند + کہ چنین طائفہ را لائق دیدار کند + کیست عیسی نفسی بعد محمد جزوی + مردگان را ز نظر زندہ بیدار کند +

غزل از مولف نام نامیش شد جہا روشن + نور او گشت جابجا روشن + زلف او گشت سورہ واللیل + رخ او مثل والضحی روشن + مہربان سیدی سراپا نور + شد ز اولاد مرتضی روشن + محی دین ہمچو ماہ چاردہم + گشت در خیل اولیا روشن + ذات پاکش بکی ستارہ دین + گشت بر چرخ اتقیا روشن + آن شہنشاہ صورت و معنی + ظل حق سایہ خدا روشن + شد قدمبوس سرور نادار + گشت زان صورت طلا روشن +

مناقب بست و ہشتم دربیان ظاہر کرنے حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر کے احوال پیدا ہونے جناب غوثیہ کا روبروی بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے اور خوشحال ہونا اس بشارت

سی مشائخان ذی الاحترام و خادمان ذو الاکرام سی روایت ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب خاتم النبیین رسول رب العالمین علیہ الف الف صلوٰۃ المصلین و سلام المسلمین الی یوم الدین تشریف فرمای دولت خانہ ام المومنین سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ہوی اوسوقت ام المومنین تو پختگی طعام مین مصروف ہتین اور جناب امامین نور العین سید کونین حسن و حسین صحن خانہ کرامت نشانہ مین کہیل رہی ہتی کہ جناب پیغمبر بہی وہان جاکر دونو صاحبزادون سی پیار کرنے لگے اگرچہ اوسوقت آنحضرت

مخزن برکت دونو صاحبزادگان عالی شان سی بدل متوجہ ہوکر پیار کررہی تہی مگر جناب امام حسن کے
طرف نہایت توجہ فرماکر پیار کرتی تہی اور بغل مین لیکر بوسی پیشانی پر دیتی تہی یہہ حال خاتون فرخندہ
فال نی دیکہکر تعجب فرمایا کہ آیا اسوقت کیا حکمت ہی کہ جناب پیغمبر امام حسن سی زیادہ متوجہ ہوکر
پیار کرتی ہین اور جناب امام حسین سی کم متوجہ ہین ہنوز خیال خاتون بہشت کی دل مین گذرا ہی تہا
کہ جناب رسالتمآب اوس سی بصفائی باطن آگاہ ہوگئی اور فرمایا کہ ای نور البصر وسخت جگر
آپ جانتی ہین کہ اسوقت محبت اور توجہ ہمارا بطرف حسن کس واسطی زیادہ حسین سی ہی عرض کے
کہ اللہ ورسولہ اعلم فرمایا کہ دونو صاحبزادی تمہاری ہماری قرۃ چشم وپارہ دل ہین ایک کو
ایک سی ہم ایسا عزیز جانتی ہین کہ اور کسی متنفس روی زمین کو پیار نہین کرتی مگر اسوقت زبانی
جبریل امین رب جلیل کے ہمکو منکشف ہوا ہی کہ صلب مبارک حسین سی نہ کس امام ذوی الاحترام پیدا
ہونگی کہ وہ نو کس امام گویا ستون خانہ دین متین محمدی اور مقتدای صراط احمدی ہونگی اور پشت
مبارک حسن سی ایک ایسا دریگانہ ولی کامل ولیای اکمل ہادی راہ یقین محی الدین عبد القادر جیلانی
پیدا ہوگا کہ جسقدر مراتب اعلے ودرجات معلی جناب کبریائی اون نہ کس امام ذوی الاکرام کو
حاصل ہونگی وہ سب فقط ایک ذات بابرکات اوس جامع کرامات مین جمع کی جائین گی اور کل اولیا
اللہ مقربان درگاہ سی مرتبہ بالا پائیگا اور قدم اوسکا کل ولیاہی کی گردنون پر رکہا جائیگا جب
یہہ خبر فرحت اثر ہمکو جبریل امین سی ملی تو حسن پر ہم بہت خوش ہوئی اور دل سی پیار کرنی لگی
جناب سیدۃ النسا باستماع اینخبر فرحت افزا ساجد درگاہ کبریا ہوئین اور بعد ادای شکرانہ فرمایا
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور روایت ثانی یہہ ہے کہ ایک روز جناب سلطان
الانبیا برہان الاصفیا محمد مصطفے علیہ الصلوۃ الملک الاعلے بدولت خانہ سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ عنہا رونق افزا تہی کہ ناگاہ امامین نور العین کونین حسن وحسین تشریف لائی آنحضرت
معدن برکت نی اول جناب حسن کو اپنی زانو شریف پر بٹہلاکر فرمایا کہ آئی یا امام الامام اور من بعد
جناب حسین کو بغل مبارک مین لیکر بولی کہ آئی یا امام الائمہ یہہ تقریر دلپذیر جناب پیغمبر کے
سنکر امام حسن عرض پرداز ہوی کہ یا والدی وسیدی ومولائی آپنی میری نسبت لفظ امام
الامام اور بجناب اخوی اعزی حسین کے لفظ امام الائمہ کا فرمایا ہی اسمین کیا سر ہی

بندہ درگاہ بہی سن ارسی آگاہ ہوئی تو نہایت عنایت سی یہہ کلام سترالتیام جناب امام
کی سنکر حضرت خیر الانام متبسم ہوئی اور فرمایا کہ امام حسین ہماری نور العین کے صلب سے نو امام
ہمام پیدا ہونگی کہ ستون دین متین اور مقتدای اہل الیقین ہونگی اور تمہاری اولاد حق یاد سے
ایک امام ذوی الاکرام ہوگا کہ برکت امامت و ولایت و علم و حلم اون نوا امامون کی فقط اوس
ایک کی وجود مسعود مین جمع کی جاوینگی اور نام نامی اوسکا عبد القادر محی الدین غوث الاعظم ہوگا
اور وسط قرن خامس مین ظہور پر نور اوسکا بعالم دنیا ظہور کریگا اور **روایت ثالث**
یہہ ہی کہ ایکدن جناب خاتم النبیین ختم المرسلین رسول رب العالمین دولت خانہ سعادت
نشانہ مین نور افروز تہی اور دونو صاحبزادی عالی تبار لایق الغفران ابو قار حسن حسین دلبند
رسول الثقلین آپکی سامنی کہیل رہی تہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی امام حسن علیہ الرحمۃ
والغفران کو اپنی گود مبارک مین لٹا کر آپکی پشت وناف پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ ای نور العین تیری
پشت سے ایک ایسا فرزند پیدا ہوگا کہ رتبہ عظیم پائیگا اور جیسے کہ ہم ختم المرسلین ہین اور قدر
ومنزلت ہمارا انبیا سے اعلے ہے ویسی ہی وہ فرزند تمہارا بسوائے کل اولیاء اللہ ہوگا **غزل**
از مولف ہون خاک پای اوس شہ پیران پیر کا + ہی جو کہ دستگیر ہر ایک دستگیر کا + سن سے
ہی الغیاث وہ ہر اہل درد کے + زنجیر توڑ دیتا ہے ہر ایک اسیر کا + وہ ابر زرفشان ہی کہ بس
جسکی لطف سی + دامن ہی پر ہر ایک فقیر و امیر کا + پرتو فگن ہی بسکہ ہی خورشید سو بسو
جلوہ ہی جا بجا اوسی ماہ منیر کا + دونو جہان مین تو تم بنا یا شاہ محی دین + پرسان حال
کون ہی سرور فقیر کا + **چوتھی روایت یہہ ہے** کہ ایکروز امامین مکرمین حسن حسین
بخدمت باعظمت رسالت مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضر تہی اور آنحضرت مخزن محبت نے
امام حسین سعید کونین سی مخاطب ہوکر فرمایا کہ اگر کوئی شخص آپکی ساتہہ بدی کری تو آپ اوسکی
ساتہہ کیا کروگی عرض کی کہ دو دفعہ اغماض کرکر تیسری دفعہ انتقام اور عوض لیا جاویگا
من بعد متوجہ بامام حسن ہوکر فرمایا کہ تم اوس شخص بدی کنندہ کی ساتہہ کس سلوک سی پیش آؤگے
عرض کی کہ بدی کی عوض مین سوای نیکی کی کبہی مستعد لینی انتقام کا نہونگا فرمایا کہ آپکی اس
خلق احسن و حسن نیت کے عوض مین تمہاری پشت سی ایک فرزند کریم الطرفین صحیح

صحیح النسبین پیدا ہوگا اور بطن مادر سی بعد انقضای مدت شصت سال کہ ایام یاس او نکا ہید
کی ہین پیدا ہوگا اور صلب مبارک امام حسین سی نو کس امام صاحب اکرام پیدا ہونگی مگر اون نہ کس کے
جو جو مراتب اور درجات ولایت و علم دنیا و عقبی ہونگی وہ سب اوس ایک فرزند دلبند تمہاری کے
ذات مین جمع کئی جاوینگی از مولف در وکن نام غوث اعظم را + ساز تسخیر جملہ عالم را نقش
کن بر نگین جان و دل + نام آن رہبر معظم را + روایت پانچوین یہہ ہے کہ کتاب ملفوظ
تصنیف جناب مخدوم زمان قطب الوقت شیخ محمد ابراہیم بدہ کے مین لکھا ہی کہ ہماری مرشد ارشد
فرماتی تہی کہ ہم نی یہہ حال ابی العباس خضر علیہ السلام سی سنا ہی کہ ایک روز امیر المومنین امام
حسن مجتبی بن علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہما نے بدرگاہ کبریا دست دعا اوٹہایے کہ یا الٰہی میرے
بہائی حسین سید کونین کی اولاد مین نو کس امام عالی مقام پیدا ہونگی میری اولاد مین وہ کون شخص
پیدا ہوگا کہ جسکی ذات سی دنیا مین دین اسلام ہویدا ہوگا ہاتف غیب سے ندا ہوئی کہ تمہاری اولاد
کریم سی ایک ایسا در یتیم عیان ہوگا کہ موجب فخر زمین و آسمان ہوگا اور جسقدر فضل اور
بزرگی اور منزلت اون نو تن کو عطا ہوگی وہ سب بلکہ بضاعف اوس ایک کی ذات با برکات
مین جمع کیجاویگی یہہ عنایت بی نہایت الٰہی سنکر جناب امام سربسجدہ ہوئی روایت ششم
یہہ ہے کہ جناب فیضمآب امام العابدین شیخ الزاہدین زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ کے
پاس جو بعض ملبوسات و تبرکات عہد رسول خدا علیہ الصلوۃ الملک الاعلی اور نیز وقت علی المرتضی
شیر خدا و حسن المجتبی و حسین شہید الکربلا کی تہی جب وقت اونکی رحلت کا پہونچا تو آپنی وہ
تبرکات حوالہ ابو العباس خضر علیہ السلام کی فرمای اور تاکید کی کہ بکشور عراق بشہر گیلان
ایک در یتیم اولاد عمی امام حسن سی پیدا ہونگی یہہ تبرکات بجنسہ حوالہ اونکی کر کر سلام ہمارا
پہونچانا جب محبوب سبحانی رونق افروز عالم فانی ہوی تو بعد از عمر دوازدہ سال کے
آپنی وہ تبرکات خواجہ خضر سے طلب فرمای اور خضر علیہ السلام خود وہ تبرکات لیکر حاضر ہوئے
اور سلام جد امجد کا پہونچایا رباعی از مولف آن ذات محی دین کہ زآل پیمبر ست نور
نشان ز نور جمال پیمبر ست + جسمش جسم پاک محمد شدہ عیان + این خوش ثمر ز باغ
و نہال پیمبر ست + روایت ہفتم یہہ ہے کہ نیز جناب مخدوم عالم اولیای

اکرم کریم ابن کریم محمد بن ابراہیم مدہری وہی کتاب ملفوظ مین تحریر کرتی ہین کہ ای مرید
گوش ہوش سی سنو کہ میزان جہان دو پلہ رکہتی ہی اگر ایک پلہ مین جمیع سادات اہل کرامات
اولاد امام المجتبی سید شہید دشت کربلا سید الثقلین امام حسین قایم ہون اور دوسرے پلہ مین
کل سادات عظام اولاد امام ذوی الاکرام حسن سی فقط تن تنہا محبوب سبحانی قطب ربانی غوث
صمدانی مقبول یزدانی شاہ عبد القادر جیلانی تشریف رکہین تو بلا شک پلہ جیلانی بہاری
ہوگا روایت ہشتم بہجہ سے ھے کہ عارف نامی و زاہد گرامی مولانا عبد الرحمن جامی
قدس اللہ سرہ السامی کتاب شواہد النبوت مین تحریر فرماتے ہین کہ فضایل او رکمالات اہلبیت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ احاطہ تقریر و اندازہ تحریر سے افزون ہین اور دوزادہ امام
عالیمقام کی تعریف اور توصیف بہی جسقدر کہ زبان سی بیان ہو اور قلم لکہہ سکے کم ھے
مگر جسقدر کہ عالی مراتب و درجات والا سلطان الاولیا غوث الارض و السما محبوب سبحانی
شیخ ابو محمد سید عبد القادر جیلانی کو درگاہ عالیجاہ الہی سی عطا ہوی ہین خارج از بیان ہین
غزل از مولف سر سر اہل دین پر ایک سرور غوث اعظم ہین + شہ شاہان ہین کل ولیون
کی افسر غوث اعظم ہین + عجب انوار حق تابان ہین اونکی ذات عالی سی + مہ چرخ ہدا خورشید
انور غوث اعظم ہین + جواہر بیش قیمت ہین وہی کان ولایت کی + نبوت کی صدف مین ایک گوہر
غوث اعظم ہین + بلکہون کیا وصف محی الدین جناب شاہ گیلان کی + کہ پیر نامور او قطب اکبر
غوث اعظم ہین + وہی ہین پردہ دار خاص اسرار خداوندی + سر کون و مکان پر ایک چادر
غوث اعظم ہین + ولی والی ولایت کی شہ عالی کرامت کے + دلیر و دلربا دلخواہ و دلبر غوث
اعظم ہین + سندیس ھی مریدی لا تخف دنیا و عقبی مین + تجہی کیا ڈر ہی سرور جسکی سر پر غوث
اعظم ہین + **مناقب بست و نہم در تعریف غوث الثقلین محبوب سبحانی بروایت**
قاضی شہاب دین جونپوری بدرجہ ورا و الورا کہ اوسکو ولایت مطلقہ
بہی کہتی ہین قاضی العلما و ملک الفقہا قاضی دین مفتی شرع متین شہاب الدین جونپوری
رحمۃ اللہ علیہ کتاب ملفوظ قطب الابرار شیخ الحق شاہ مدار سی نقل فرماتی ہین کہ بعد اصحاب
کرام جناب رسالت مآب علیہ الصلوۃ الملک الوہاب کے کوئی شخص مراتب امامت و ولایت و محبوبیت

الٰہی مین سرافراز نہین ہوا اور نہوگا سوای ذات بابرکات غوث الارض والسماوات والا درجات
جناب غوث الاعظم کی کہ وہ جناب مقام عالی مقام دراوالورامین بلبراول ممتاز تہی اور دراوالورا
ایک درجہ ولایت کا ہی کہ اوس سی بلند تر اور کوئی درجہ نہین اور اس درجہ کو درجہ حقیقت ولایت
مطلقہ بہی کہتی ہین اور امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین جناب غوثیہ سی اول فقط تین شخص اس
رتبہ سی سرفراز ہوئی ایک بہلول دانا دوسرے جنید بغدادی تیسرے خواجہ اویس قرنی رضوان اللہ
تعالی علیہم اور جناب غوثیہ کو اس رتبہ دراوالورامین یہہ سرفرازی حاصل ہوئی کہ تینون صاحبان صاحب
ولایت سی آپ اس رتبہ مین بایہ بلند پایا اور جیسی کہ جناب خاتم النبیین پر نبوت ختم ہوئی ایسے ہی
یہہ رتبہ دراوالورا ذات سامی وجود گرامی محبوب سبحانی پر ختم ہوا اور لکھتے ہین کہ شیخ بدیع الزمان
شاہ مدار بہی ہمعصر آن محبوب کردگار تہی اور وفات اونکی سنہ ۸۴۴ھ مین ہوئی اور عمر بہی ایک سو
پچاس سال کی پائی غزل از مولف عفی عنہ شہ گیلان گدا کو پل مین شاہنشاہ کرتی ہین
کسی دل پر جو کوہ غم تشکل کاہ کرتی ہین + جو صدق دل سی آجای کوئی دربار عالی پر + وہین
دو نو جہان مین اوسکو بی پرواہ کرتی ہین + فقیر بی نوا کو ایک ہی دم مین غنی کردین + جو بیکس
ہو کوئی بیکس تو عالی جاہ کرتی ہین + کرامتین ہزارون خادمون سی اونکی ظاہر ہین + نہ ہو
دلیون سی جو اونکی سگ درگاہ کرتی ہین + جلا دیتی ہین سب بنیاد دین کو ایک شعلہ مین + محبت
کی جلی حضرت کے جو سدم آہ کرتی ہین + غرض وہ طالب و مطلوب درگاہ خداوندی + وہین مطلب
برآری سب کے خاطر خواہ کرتی ہین + سوای رہنمای دوجہان فریاد سرور کے + مجہی یہہ
نفس و شیطان ایسا گمراہ کرتی ہین + مناقب سی ام دربیان عطا ہوئی خلعت
سلطانی خاندان محبوب سبحانی سی بحضرت سلطان المشایخ نظام
الملت والدین شیخ نظام الدین دہلوی زری زربخش رحمۃ اللہ علیہ
شیخ جنید نبیرہ شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کتاب اسرار السالکین مین بمقام مجلس رابع عشر
تحریر فرماتی ہین کہ جناب سلطان المشایخ نظام الملۃ والدین شیخ نظام الدین دہلوی نی رتبہ سلطانی
خاندان عالی شان محبوب سبحانی سی حاصل کیا ہی اور خرقہ مبارک ہی ایسی جناب حق انتساب
سی پایا اس طرح پر کہ جب شیخ صاحب براو زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً تشریف فرما

ہوئی تو بمقام حق الیقام مکہ جناب شیخ العارفین ہادی المومنین رہبر اکبر سید عمر رحمۃ اللہ علیہ
کہ فرزند دلبند جناب عالی رکاب سلطان الاولیا غوث الارض و السما غوث الثقلین سید عبد القادر
جیلانی کی تھی تشریف رکہتی تہی تو آپنی ایک خادم اپنا بمراد طلب حضرت شیخ نظام الدین کی بہیجا
اور خادم نی زبانی حضرت کی جاکر پیغام دیا کہ شہنشاہ غوک سلطان مشائخ یہہ کلام فرحت
انجام اوس خادم نیکنام سی سنکر فرمانی لگی کہ جناب سید عمر صاحب مجاکو کس طرح جانتی ہین کیہ یہان
آیا ہوا ہون خادم واپس آیا اور حال واقعہ عرض کی آپنی خادم کو پہر واپس بہیجا اور فرمایا کہ
طلب کیا مینی تمکو اسواسطی کہ عنایت ہوا تمکو درجہ سلطانی بارگاہ محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ
عبد القادر جیلانی سی اور آئی ہو تم آج ہی ہندوستان جنت نشان سی بمقام دارالامن ام القری
بیت اللہ حضرت نظام الدین اولیا باستماع این مژدہ روح افزا سراپا التجا ہو کر بخدمت آن
مرشد رہبر سید عمر کے حاضر ہوئی اور بعطای خلعت سلطانی خاندان محبوب سبحانی و خرقہ عالیہ
قادریہ مفخر و ممتاز ہوئی **غزل از مولف** گمرہان را رہنما شد محی دین + ہادی راہ خدا
شد محی دین + زیر پالیش شد سر ہر اہل دل + سرور کل اولیا شد محی دین + نور او بگرفت عالم
را تمام + صورت بدر الدجی شد محی دین + یک از خلق جہان بیگانہ شد + ہر کہ با وی آشنا شد
محی دین + آن جناب پاک محبوب اللہ + معدن حب خدا شد محی دین + مخزن الطاف و
اکرام و عطا + دو جہان را پیشوا شد محی دین + غیر او با غیر سرور راچہ کار + زانکہ او را
مدعا شد محی دین + **مناقب سی و یکم در ذکر خواجہ مراتب بلند مرہم دلہای**
دردمند خواجہ بہاؤ الدین نقش بندکی اور استحصال نعمت ولایت
اونکا جناب محبوب سبحانی سی عارف برحق و عاشق مطلق شیخ عبد اللہ ملخی
رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مخزن الاحباب کے پچیسوین باب مین تحریر فرماتی ہین کہ مین نی باقی
خواجہ سرمست کی کہ وہ ایک اولیایان پرینہ سال و عارفان صاحب کمال شہر بخارا سی تہی سنا تہا
کہ ایک روز جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی اپنی دولتخانہ مین بالای بام عالی مقام
بوقت شام تشریف رکہتی تہی ناگاہ وہ شاہنشاہ بسمت بخارا متوجہ ہوئی اور زبان حق
ترجمان سی فرمایا کہ جب ہم جہان فانی سی رونق افزای عالم جاودانی ہونگی بعد القضای

مدت یکصد و پنجاہ سال ایک مرد ولی قلندر شہر بخارا مین ظاہر ہونگی اور بہاؤالدین محمد
نقشبند کی نام سی نامور ہوکر ہماری خوان نعماسی حصہ وافر پائینگی اور سبب اتصال نعمت جناب
خواجہ بہاؤالدین نقشبند کا دولت خانہ جناب غوثیہ سی اس طرح پر ہی کہ جب خواجہ بہاؤالدین
نقشبند اول بملازمت حضرت خواجہ امیر کلال مشرف ہوی تو امیر صاحب نے آنکو نہایت شفقت
اور مہربانی سے پیش آکر حکم دیا کہ شغل ذکر اسم ذات کیا کری لیکن باوجود اجازت مرشد کامل تصور
اسم اعظم ضمیر منیر حضرت مین متصور نہین ہوتا تہا تو آپ کو نہایت بی قراری ہوئی اسواسطے
آپ مرشد ارشد کی خدمت سی رخصت ہوکر آوارہ دشت و بیابان ہوی ایک روز جنگل مین بدل
غمگین و خاطر حزین پہر رہی تہی کہ ناگاہ حضر علیہ السلام سی ملاقات ہوئی تو آپنی تمام احوال
پر ملال و حالت پر آفت اپنی بحضور حضر رہبر گذارش کیا خضر علیہ السلام نی فرمایا کہ مجکو ارشاد
اسم اعظم کا جناب غوث الاعظم سے پہونچا ہے مگر یہہ ارشاد مجکو نہین کہ کسی کو اوس سی آگاہ
کرون اگر تم بہی بجناب عالی جناب محبوب سبحانی رجوع ہوگی تو یقین ہی کہ وہ دستگیر تمہاری
دستگیری فرمائینگی اور بتوجہ آن مشکلکشا کل مشکلین حل ہوجاوینگی چنانچہ اوسی شب
کو خواجہ بہاؤالدین نام نامی جناب محبوب کا زبان سی کہتی ہوئی اور الغیاث الغیاث کرتی ہوئے
سوگئی تو عالم خواب مین بجمال جہان آرای محبوب سبحانی مشرف ہوئی اور محبوب ربانی نے
براہ مہربانی انگشتان دست راست خواجہ صاحب کے بدست مبارک پکڑ کر نقش اسم اعظم کف دست
جناب نقشبندیہ پر تحریر کر دیا جب بیدار ہوئے تو نقش مبارک بعینہ کف دست مبارک پر لکہا پایا
اور اوس اسم اعظم کی برکت سی اوس درجہ بلند کو پہونچی کہ پیشوای اہل طریقت و مقتدای اہل
حقیقت ہوئی کہتی ہین کہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کار بافندگی کمخاب کیا کرتی تہی وہ نقش
اسم اعظم عطیہ جناب غوث الاعظم اسقدر منقوش خاطر دریا مقاطر شیخ صاحب کے ہوا تہا کہ بروقت
تیاری پارچہ کمخاب کی بجای گلہای نگین و نقش ہای زرین نقش اسم اعظم تمام کپڑی پر منقش
ہوجاتا تہا جب یہہ کرامات خواجہ صاحب کے مشہور ہوگئی تو ایک عزیز پر تمیز نی دریافت کیا
کہ آپکو یہہ نعمت عظمے و عطیہ کبری کس جناب کرامت مآب سی عطا ہوئی تو آپ نی جواب دیا کہ
یہہ فیض اوس معدن فیوضات ربانی محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی سے ہے

کہ اس ذرہ بیمقدار اور مشت خاک بیکار کو براہ توجہات بعنایات بصورت آفتاب عالم تاب روشن کردیا اور شہرت خواجہ صاحب کے بالقاب نقشبندیے اس سبب سے ہی کہ جناب غوثیہ نے جو نقش اسم اعظم اونکو بعالم خواب عطا فرمایا وہ نقش ایسا منقوش نگینہ دل محبت منزل آنحضرت ہوا تہا کہ گویا اونکو بعالم ظاہری عطا ہوا ہوا سو اسطے اونکا خطاب خواجہ بہاؤالدین نقشبند مشہور ہوا اور بدولت محبوب سبحانی ایسی ولت جاودانی اونکو پہونچی کہ مالامال وبہال ہوگئی

غزل مولف

شہ کونین شاہ گیلانی + لایق اتصال یزدانی + نور چشم جناب پاک رسول + واقف رازہای ربانی + ایسی یکتا ہین دونو عالم مین + جنکی ثانی ہنہین کوئی ثانی + دوش پر ہیکی جد امجد کو + عرش پر ہیگئی باسانی + اسد اللہ کی ہین پارہ دل + رستم دین ہین شیر میدانی + یوسف دہی حسن وجمال + غیرت خور ہر دہی نورانی + وہی مخزن ہین لطف واحسان کی + ہی یہہ سرور اہنین کا احسانی +

مناقب سی دوم در احوال خواجہ معین الدین چشتی شہنشاہ ہند رحمۃ اللہ علیہ

جناب میر سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کتاب لطایف الغرایب مین لکھتی ہین کہ ہم نی زبانی قطب العالم شیخ نصیر الدین محمود نور اللہ مرقدہ کے سنا کہ وہ فرماتے تہے کہ جب جناب غوث ربانی محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی کو یہہ رتبہ جناب الٰہی سی عطا ہوا کہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تو آنجناب نے سر منبر اجلاس فرما کر متکلم ہوی کہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل اللہ سو جسقدر اولیا ہی ولایت وسالکان طریق ہدایت تہی سب نی اپنی اپنی گردنین خم کرین اور بجان ودل یہہ ارشاد قبول کیا اوسوقت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بعمر جوان تہی اور ملک خراسان کی دامن کوہ مین بعبادت حق وریاضت بدن مصروف تہی بمجرد آگاہی اس ارشاد واجب الانقیاد کی آپنی کہ اوسوقت بحالت قیام تہی اسقدر گردن مبارک خم کری کہ سر مبارک آپکا زمین تک پہونچ گیا اور فرمایا کہ قدمک علی راسی وعلی عینی جب یہہ حال بصفائی باطن جناب غوثیہ پر روشن ہوا تو آپنے فرمایا کہ پسر خواجہ غیاث الدین معین الدین چشتی نی وضع رقاب مین سب سی اول کل اولیا اللہ سی سبقت کی اس حسن ادب وتواضع سی خوشنود مزاج اینجانب وخورسندی جناب رسالت مآب ورضامندی ربانی حاصل کری

قریب ہی کہ وہ چشتی نیک سرشتی شہنشاہ عالی جاہ ملک ہند ہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور مین
آیا **روایت ثانی** مولانا شیخ جمال الدین سہروردی کتاب سیر العارفین مین درج فرماتی ہین
کہ خواجہ روی زمین شیخ المومنین والمسلمین مخزن علم ویقین خواجہ معین الدین چشتی نی شہنشاہ
لاثانی قطب ربانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی کو پہاڑون مین سیر کرتی ہوی پایا
اور پانچ ماہ اور سات روز صحبت کیمیا خاصیت جناب غوثیہ مین رہکر انواع انواع فیض
اور جمعیت باطن سی مشرف ہوی اور عمر جناب خواجہ صاحب کی نود و نہ سال اور ایک قول سے
نود و ہشت سال کی تہی اور وفات خواجہ صاحب کی سال چہہ سو تیئیس ہجری مین وقوع
مین آئی **روایت ثالث** سید آدم بنوری نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز کتاب نکات
الاسرار مین تحریر کرتی ہین کہ جناب شیخ فرید الدین گنج شکر فرماتی تہی کہ اگر ہم زمانہ کرامت
نشانہ جناب غوثیہ مین ہوتی تو قدم شریف آنحضرت معدن برکت کے اپنی سر پر رکہتے اور
آنکہون پر لگاتی کسو واسطے کہ ہماری مرشد ارشد جناب خواجہ معین چشتی علیہ الرحمۃ نی بوقت وضع
رکاب تمام اولیاء اللہ سی سبقت کی تہی اور فرمایا تہا کہ قدمک علی راسی وعینی
روایت چہارم جناب شیخ نور اللہ نبیرہ شیخ فقیہ محسن قطبی کتاب لطف قادریہ مین
تحریر فرماتی ہین کہ خواجہ واصلین و زبدہ مقربین رب العالمین خواجہ معین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
بحضور پرنور جناب محبوب سبحانی حاضر ہوی اور درخواست سلطنت ملک عراق کی کری
ارشاد ہوا کہ دربار دربار ہماری سی ولایت عراق شیخ شہاب الدین سہروردی کو عطا
ہوی ہی ولایت جنت نشان ہندوستان تمکو عنایت ہوتی ہی وہان جاؤ چنانچہ خواجہ
صاحب رونق افزای ولایت ہندوستان خلد نشان کی ہوی اور تمام عمر وہان ہی بسر
کہ مزار پر انوار حضرت کی ملک ہند مین شہر اجمیر مشہور و معروف ہی لکہا ہی کہ بوقت
رحلت فرمانی جناب غوثیہ کی عالم فانی سی عمر خواجہ معین الدین چشتی صاحب کی چوبیس
برس کی اور عمر شیخ شہاب الدین صاحب سہروردی کی بائیس سال کی تہی **غزل از مولف**
بعظمت ساری ولیون سی معظم غوث اعظم ہین + کرامت مین سر اک سی مکرم غوث اعظم ہین
اگر رستم ہی ہو دم مار سکتا ہی کہان اوس کی جہان مین جسکی سر دم یار ہمدم غوث اعظم ہین

سلیمان شوکت و والا ہمم شاہنشہ والا + محب اسلام مین حاکم مسلم غوث اعظم ہین + امامت
مین ہوی حلگ مین امام المومنین حضرت + عبادت مین فرشتون کی معلم غوث اعظم ہین +
شریف و اشرف و سید و سید لیے و والی کشور + عزیز و عزت جان فخر آدم غوث اعظم ہین +
ثنا خوان جنکی ہین ملک و ملک جن و بشر سارے + فقیر و بادشاہ و پیر و اکرم غوث اعظم ہین +
قدم بوسی سی پاو یگا شرف ای سر ربی سر + کہ حبل دین و دنیا مین مقدم غوث اعظم ہین +

مناقب سی سوم در ذکر خطاب ربانی بجناب محبوب سبحانی درباب عطای

درجہ نبوت مخبران صداقت کیش و راویان صدق اندیش سی روایت ہی کہ جب جناب
فلک رکاب غوثیہ کو جناب الٰہی سی رتبہ شاہنشاہی عطا ہوا اور مقام ذوی الاحترام عاشقی
سی بدرجہ عالیہ معشوقی پہونچی اور محبوب مطلوب و معشوق مرغوب خطاب پایا تو جناب حق
سی ارشاد ہوا کہ ای محبوب سبحانی و قطب ربانی و غوث صمدانی جسقدر درجات ولایت
ماتحت نبوت ہین وہ سب تیری ذات بابرکات مین عطا ہوی اب درجہ نبوت باقی ہی اگر ہوس
ہی تو درخواست کرو باستماع این کلمہ عنایت آنحضرت سر بسجدہ ہوی اور عرض کی کہ مجھ بندہ
سر افگندہ کو ایک آرزو آپکی ہی اور کچھ ہوس نہین ہی سوای اسکی کہ دنیا مین تو ابعین
ختم المرسلین مین رہون اور بروز حشر اونکی امت مین سی شمار ہو کر اوٹھون کہ اس مین
مین افتخار مجھ خاکسار کے ہے **مناجات از مولف** بنامی پیشوای جملہ پیران جہان +
پیروا لامقتدای جملہ پیران جہان + وصف بی پایان او کی از قلم گردد رقم + گر نویسندش
ہمہ خیل و پیران جہان + از صفای باطن و تصدیق دل حاضر شدند + در جنابش صفت
نصیب صافی ضمیران جہان + دولت عالی ز دولت خانہ او یافتند + در جہان گشتند
مستغنی فقیران جہان + آن ولی نعمی خبر گیر عوام الناس خلق + بادشاہی دستگیر
دستگیران جہان + چونکہ لطف عام آن شاہ جہان مبذول شد + وا شدند از قید
درد و غم اسیران جہان + یک نظر یا شاہ بر سرور شود از لطف عام + ہست این کمتر
فقیری از فقیران جہان + **مناقب سی چہارم در ذکر خواب جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پانے تعبیر اوسکی**

جبریل امین علیہ السلام سے بسنے راویان ذوی الاکرام و مخبران صداقت التیام
سی روایت ہی کہ ایک روز جناب رسالتمآب علیہ الصلوۃ الملک الوہاب خواب قیلولہ میں تہی
کہ عالم خواب مین یہہ تماشای قدرت الٰہی دیکہا کہ ایک قلعہ نہایت رفیع اور وسیع تعمیر ہوا
ہی اوسکی دیوار سعادت آثار پر جناب علی المرتضی اور سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ
عنہما اور جنابین امامین نور العین کونین حسن حسین تشریف رکہتی ہین اول امام حسین کے
وجود سعادت آمود سی نو عدد مشعل نورانی جدا ہوکر میدان قلعہ عالی شان مین روشن
ہوئین من بعد ایک مشعل نور نہایت پر نور وجود مسعود امام حسن سی علاحدہ ہوکر جلوہ گستر
ہوئی جب یہہ دسون مشعلین روشن ہو چکین تو اون نو مشعلون کا نور بالکل الگ ہوکر ایک
مشعل حسنی مین اگیا اور وہ مشعل بصورت آفتاب روشن ہوئی یہانتک کہ تمام قلعہ بلکہ سارا
جہان اوس مشعل نور افشان سی روشن ہوا آنحضرت خاتم رسالت خواب راحت سی بیدار ہوکے
تعبیر خواب ہذا سی متفکر تہی کہ اتنی مین جناب جلیل رب جلیل جبرئیل تشریف لائی اور پیام الٰہی
پونہچایا کہ وہ دس مشعلین دس امام ذوی الاکرام اولاد حسنین سی ہین کہ اول نہ امام اولاد
امام حسین علیہ السلام سی پیدا ہوکر دین اسلام کو مانند ماہ روشن کرینگی من بعد ایک امام
والامقام اولاد امام حسن سی ظاہر ہوگا کہ جسقدر بزرگی اور کرامت اور نعمت ولایت اون
نہ امام کی ہوگی سب اوسکی ذات عالی درجات مین عیان ہوگی اور بارگاہ الٰہ مین مرتبہ
محبوبیت پایگا اور ارشاد اور تصرف اوسکا تا قیامت جاری رہیگا حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ
الملک الاکبر یہہ مژدہ فرحت اثر سنکر سر بسجدہ ہوئی اور فرمایا کہ الحمد للہ الذی جعل فی اولادنا
اولیا و جعلہ للارشاد فی الدنیا والآخرۃ **غزل از مؤلف** اولیاؤن سی ہی فائق تر ولایت آپکی
ہی عیان سب کے عنایت بی نہایت آپکی + سید کے سے ظاہر ہی سیادت آپکی + سب شریفون سی ہی اعلی کیسے
شرافت آپکی + کیون نہو دی فضل شان مین بلندی آپکو + لی گئی سبقت فرشتون سی عبادت آپکے
دا یما محشر تلک قایم ہی حشمت آپکی + لا زوال ابد سی حاصل ہی دولت آپکی + غوث اعظم شاہ
الکرم مخزن لطف وکرم + سب پہ اظہر ہی مکرم تر کرامت آپکی + ہی بجا گر آپکو لکہون امام المومنین
حضرت احمد ہی ہی سورہ تیسے امامت آپکی + ہم نہ پایا مجی دین ہی سرور دین کس کا کون + دونو عالم

مین ہی لیں اوسکو حمایت آپکی + مناقب ششم پنجم دربیان سیّد الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ اونہون نے اپنی زندگی مین خبر ظہور پرنور جناب محبوب سبحانی کی دی ہتی صوفیان صفا کیش و راویان صداقت اندیش روایت کرتی ہین کہ ایک شخص بحضور کرامت ظہور سید الطائفہ جنید بغدادی کی حاضر ہوا اور عرض کی کہ آج زبانی ایک شخص مجذوب مست شراب الست کے واضح ہوا کہ بعد آپکے شہر بغداد مین ایک ولی کامل شہر دار الامان گیلان سی آوی گا اور سکو یہہ حکم سناویگا کہ قدمی ہذا علی رقبۃ کل ولی اللہ اور کل اولیای کرام روی زمین مین اپنی اپنی گردنین اونکی قدم مبارک کے نیچی جھکاوینگے اور مراتب اعلی پاوین گی اور جو انحراف کری گا اور قدم اونکی اپنی گردن پر نہ دہری گا عہدہ ولایت سی ور پڑی گا شیخ جناب جنید یہہ تقریر دلپذیر اوس خوش تقریر کے سنکر بولے کہ ہان ایک پیر روشن ضمیر دستگیر برنا و پیر نور العین حسنین سیّد کونین رونق افزاے خطہ بغداد ہونگے اور بروز جمعہ عین خطبہ کے وقت فرماینگے کہ قدمی ہذا علی رقبۃ کل ولی اللہ اور تمام اولیا سراپا تمنا اور عین التجا ہوکر قدم شریف اونکی اپنی اپنی گردنون پر لینگے افسوس کہ ہم ایسی وقت خوش وقت مین نہونگے اور نیز روایت ہے کہ امام موسی رضا رضی اللہ تعالی عنہ نے خرقہ خلافت اور جبہ امامت جو اونکی پاس تبرکات جناب سی تہا اپنی زندگی مین حوالہ شیخ معروف کرخی کے کرکے فرمایا کہ یہہ امانت ہی جناب محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی کی ہی اوسکو اونکی خدمت سراپا برکت مین پہونچانا ہوگا چنانچہ وہ خرقہ اور جبہ اونہون نے شیخ جنید بغداد ے تک پہنچایا اور اونہون نی حوالہ شیخ دینوری فرمایا اور اونہون نی بوقت وفات اپنی کی حوالہ شیخ احمد دینوری کے کیا چنانچہ وہ امانت پشت بہ پشت جناب غوث الاعظم تک پہونچ گئے **غزل از مولف** وصف او گویم اگر من صد زبان پیدا کنم + لایق تعریف و توصیفش بیان پیدا کنم + می نویسم من مناجات جناب محی دین بس اگر من خامہ عنبر فشان پیدا کنم + منکہ از جان بندۂ درگاہ جیلانی شدم + پس کجا عجب از درش دار الامان پیدا کنم + کی توانم گفت توصیف کرامات جناب + ہان مگر گر من زبان غیب اللسان پیدا کنم + شد سر سرور فدای خاکپای محی دین + باد قربانش اگر صد جان پیدا کنم

مناقب سی و ششم در ذکر تشریف لیجانی غوث الاعظم کے بمزار پر انوار شیخ جنید بغدادی کی اور ملنا جواب علیکم السلام کا باآواز بلند مزار فیض آثار شیخ صاحب سی محرم اسرار خفی و جلی حضرت شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ ایکروز حضرت شیخ محبوب سبحانی قدس اللہ باسرارہ السامی بمزار پر انوار شیخ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ تشریف لی گئی او وقت مادی ہی ہمرکاب جناب فلک کاب تہا جب فائز زیارت مزار فیض آثار ہوئی تو فرمایا السلام علیک یا معروف عنبر ناک بدرجۂ قبر سی کچہہ جواب نہوا بعد چند روز کی پہر رونق افزای روضۂ منورہ جنیدیہ ہوی اور فرمایا کہ السلام علیک یا شیخ معروف عنبر ناک درجنین قبر سے باآواز بلند جواب ہوا کہ علیکم السلام یا سیدی ومولای ورجای وسید العصر وسید الامت جزاک اللہ فی الدارین خیرا **شعر** ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی + گذری سوی ما ز لطف دلکش کردی **غزل از مولف** روشن ہست از ہر طرف نور خدا در کوی تو + جلوہ گر شد فیض یزدان جا بجا در کوی تو + از عنایت ہای تو شد سرور ملک بقا + ہر کہ از جذب محبت شد فنا در کوی تو + از یقین حل اگر آید گدا در کوی تو + سایہ بر سر یابد از بال ہما در کوی تو + رستگاری یافت از درد و بلا ہای عظیم + ہر کہ آمد در مصیبت مبتلا در کوی تو + ہر کہ شد وارد بشد مستغنی ہر دو جہان + بخت خوش گشتند او را رہنما در کوی تو + ہادی و رہبر شود در عالم از اکرام تو + ہر کہ آید طالب راہ ہدا در کوی تو + دست من گیر ای شہ کل دستگیران جہان + او فتادایت سرور بیدست و پا در کوی تو + **مناقب سی و ہشتم در بیان احوال ابا یزید بسطامی قدس اللہ السامی سے** تاگویان محبوب سبحانی و وصافان جناب غوث صمدانی روایت کرتی ہین کہ ایکروز بروز جمعہ جناب سلطان الاولیا شہنشاہ الاتقیا سید الواصلین محی الدین عبد القادر جیلانی نے منبر مبارک پر اجلاس فرماکر وعظ فرمانے لگے تہی کہ عین وعظ مین حضرت کو حالت جوش عرفان لاحق حال ہوئی اور مست جام معرفت ہوکر فرمانی لگی کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ جب یہہ کلام فیض التیام زبان معرفت ترجمان غوث الثقلین سے سرزد ہوی تو جناب الہی سی فرشتگان ملا اعلی کو ارشاد ہوا کہ ہر ایک ولی زندہ اور متوفی کو اطلاع دی جاوی کہ ہماری محبوب مرغوب فرماتے ہین

که قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله پس ہر ایک ولی با ولایت اپنی اپنی گردنین زیر قدم آنحضرت
کی خم کرین چنانچہ حسب الارشاد واجب الانقیاد الٰہی ہر ایک ولی نی گردنین خم کرین جب ہاتف
غیب یہہ حکم محکم لیکر او بر مزار فیض آثار اولیای نامی و مقتدای گرامی شیخ بایزید بسطامی کی پونچا
اور حکم الٰہی پونچایا تو شیخ صاحب خواب راحت سی بیدار ہوئی اور فرمایا کہ آج یہہ کیا علامت ہے
شاید کہ روز قیامت ہی فرشتی جواب پایا کہ نہین مگر آج زبانی محبوب سبحانی کی کلمہ قدمی ہذہ علی رقبة
کل ولی الله صادر ہوا ہی اسواسطی ملایک ایک ایک اولیا کی پاس ارشاد الٰہی لیکر آی ہین کہ ہر ایک
ولی اپنی گردن زیر قدم غوث الثقلین خم کری سو آپ ہی تعمیل ارشاد کیجئی اور خانہ دل آباد کیجئی یہہ
حکم احکم الحاکمین سنکر شیخ صاحب متوجہ جناب ایزدی ہوئی اور عرض کی کہ الٰہی آپ عادل
اور حکیم ہین اور کار حکیم خالی حکمت سی نہین ہوتا بندہ مطلع ہو کہ سید عبد القادر جیلانی کو
کونسی فوقیت اس بندہ سی زیادہ عنایت ہوئی ہی کہ ایسا ارشاد نسبت بندہ کی بہی نافذ ہوا
کہ اپنی گردن زیر قدمین شریفین آن نور العین کونین خم کری درگاہ لاابالی و جناب لایزالی
سی حکم ہوا کہ محی الدین عبد القادر جیلانی کو تین وجہ سی تم پر فوقیت زیادہ ہی ایک تو یہہ
کہ وہ فرزند سعادتمند مصطفی و قرہ چشم مرتضی و لخت جگر سیدة النسا فاطمة الزہرا ہین دوسری
تم فارغ مشغول تہی اور وہ مشغول فارغ ہین تیسری وہ محبوب مرغوب معشوق مطلوب حضور
اینجانب ہین اور ارشاد واجب الانقیاد ربانی سب زمرہ اولیا کی واسطی نافذ ہے کہ اپنی گردنین
زیر قدم محبوب سبحانی جہکادین اور سعادت دارین پاوین سو سب نی تعمیل ارشاد کیا دل غمگین
شاد کیا تم بہی سر جہکاؤ اور درجات عالی پاؤ یہہ تقریر دلپذیر ہاتف غیب سی سنکر شیخ صاحب
نی سر جہکایا اور زبان مبارک سی فرمایا سمعنا و اطعنا و قدمہ علی راسی و علی راسی ابی و
جدی **شعر** ہر انکو سر بہ پیش پاش کردند + سر خود را باوج عرش بردند + **غزل از مولف**
سر اگر سایی بخاکش سرور عالم شوی + ور شوی ہمدم لعشقش مونس و ہمدم شوی + بندہ خاص
جناب محی دین شو از یقین + کاذکر مہای عمیمش در جہان اکرم شوی + مشتہی بالا اگر سر بہی
زیر قدم + راست تر باشی بعالم گر بزیرش خم بشوی + ورد خودکن روز و شب اسم جناب
محی دین + کاز مصائبہای دنیا در جہان بیغم شوی + سرور محرم کہ ہستی راجی عفو خدا +

درحریم پاک او آئی تا بحق محرم شوی + مناقب سی و ہشتم دربیان عطا ہونی درجۂ ولایت ایک اولیا مسلوب الولایت کو بتوجہ محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی خاک بوسان دربار محبوب سبحانی ومداحان درگاہ مرغوب ربانی روایت کرتی ہین کہ بزمانہ کرامت نشانہ آن غوث زمانہ ایک ولیا اہل صفا بسبب کسی خطا جناب کبریا سی معتوب ہوگیا اور عہدہ ولایت سی معزول ہوکروہ بیچارہ گنہگار آوارۂ دشت ادبار ہوا اور جس کوچہ و بازار مین بحالت زار جاتا سب بازاری بلکہ خلقت ساری اسکو ایسا خوار وزار کرتی کہ کوئی گالی دیتا اور کوئی مارتا اور کوئی کہتا کہ یہہ خفتہ بخت راندہ درگاہ الٓہی ہی اسکی شکل بدشکل اور صورت منحوس نہ دیکہو اور وہ غریب راندہ دربار حبیب ہرایک ولیا اور غوث اور قطب وقت کی دروازہ پر حاضر ہوکر استدعای دعا کرتا مگر ہرایک مقام عالیمقام سی اوسکو جواب صاف ملتا کہ اب نام گمنام تیرا بمقام لوح محفوظ بزمرہ اشقیای گمراہ درج ہوچکا ہی اب معافی تجہہ نامہ سیاکی درگاہ الٓہ سی ایک امر غیر ممکن ہی جب وہ بیچارہ خانمان آوارہ با دل صدپارہ ہرایک آستان عالی شان سی مایوس بشکل منحوس پہر آیا تو سوائی اسکے اور چارہ نہ دیکہا کہ بدروازہ فیض اندازہ جناب غوثیہ حاضر ہوکر عرض حال پرملال کری چنانچہ بعد قطع مسافت بادل پردرد وآہ سرد وہ نیک مرد بآستان فیض توامان حضور پرنور حاضر ہوا اور عرض کی کہ ای دادرس مظلومان وفرحت بخش مغمومان **از مولف** تمہاری ذات بارگاہ ملجای غریبان ہی + مراد نامرادان ہی نصیب بے نصیبان ہے + مین پرگناہ نامہ سیاہ باحال تباہ تجہہ شاہنشاہ محبوب بارگاہ الٓہ سر آیا ہون + **رباعی از مولف** مجہ ایک مہرکی نظر کیجی + داغ دل بغیرت قمر کیجی + خاک میری کو کیمیا اکثیر + قطرہ اشک کو گہر کیجی + **از مولف** سیدا بندہ پرورا فریاد + مرشدا میری پیشوا فریاد + دریہ آیا ہون مین بہت مغموم + ای شہ ملک دوسرا فریاد + الغیاث الغیاث محی دین + قرہ چشم مصطفے فریاد + مین ہون گمراہ راندہ درگاہ + رستہ بہولونکی رہنما فریاد + خادم زار ہے یہہ سرور زار + اسکی سن لیجئے شہا فریاد + جب گریہ وزاری اور بیقراری او دس آزاری کی بحد نہایت پہونچی تو محبوب باری نی دست دعا بدرگاہ باری اوٹہا کر بہت منت وزاری سکے

اور عرض کی کہ یا غافر المذنبین رب العالمین یہہ گنہگار بہت لاچار ہوکر تیری جناب غافر
وہاب پر ملتجی معافی تقاصیر وجرایم کثیرہ اپنی کا ہی بخشش تیری عام ہی اور غفور تیرا نام ہے
اگر تقصیر اس حقیر اسیر نفس شریر کے معاف ہو تو آئینہ دل مکدر اسکا صاف ہو فرمان عالی
شان الٰہی صادر ہوا کہ ہماری جناب جلالت مآب سی نام گمنام اسکا لوح محفوظ میں زمرۂ
اشقیا نصب ہو چکا ہی اب کوئی صورت نہین اوس مردود کے واسطی نہین ہی یہہ ارشاد
واجب الانقیاد الٰہی سنکر اپنی پہر التجا کی کہ الٰہی آپ قادر مطلق و خالق برحق ہین ایکدم
مین مقبول کو مردود اور مردود کو مقبول کر سکتے ہین **شعر** جو آپ چاہین تو مشکل کو سر
براہ کرین + گدا کو چاہین تو ایک پل مین بادشاہ کرین + اگر اس فقیر حقیر کے حق مین بہی
حکم معافی تقصیر نفاذ پاوی تو موجب ازدیاد عزت وحرمت تیری محبوب مطلوب کا ہی
اور کیا ڈر ہی کہ اگر لوح محفوظ پر نام اسکا بجیل اشقیا ثبت ہو چکا ہی تو ہنوز میری زبان کی قریب
نام اسکا بزمرہ صلحا تحریر ہے ہاتف غیب سے ندا ہوا کہ تقصیر اس پر تقصیر کے بطفیل پیران پیر معاف
ہوی یہہ بشارت الٰہی سنکر آنحضرت نی اول پانی منگوا کر اوس بیچارہ ناکارہ کا موہنہ
دہلوایا اور باواز بلند فرمایا کہ نام اسکا ہمنے جو بزمرہ اشقیا لوح محفوظ پر لکہا گیا تہا دہو ڈالا
ازمولف راندہ درگاہ جیسے راندہ اللہ ہی + جو گدا ہی اونکی درکا فی الحقیقت شاہ ہی +
جب منہ اوس غریب کا پانی سی اور دل نور ربانی سی دہویا گیا تو آپنی اوسکو اپنی خادمیت سے
سرفراز کیا اور بدستور اولیا کر دیا **لااعلم** ای خسرو ملک بقا مردود تو مردود حق +
وی شہ روز جزا مردود تو مردود حق + شد قبول درگہت مقبول درگاہ خدا + دانند
مردم جابجا مردود تو مردود حق + **ازمولف** مس کو کر دیتی زر اکسیر میری پیر کے +
چور کو کر دی ولی تاثیر میری پیر کی + وہ جلالت اور وہ حشمت اور وہ شوکت انکی + شان
ہی کسکی جو ہی توقیر میری پیر کے + ہی خدا کو بہی فقط اونکی رضا پیش نظر + اور مطیع حکم ہے
تقدیر میرے پیر کے + برق وش اوسکو جلا دیتی ہی دم مین سر بسر + جب پہ پس
جل جای ہی شمشیر میرے پیر کے + چاندنی اوس چاند کے ہر ایک گہر روشن ہوئے +
جلوہ گر ہے جابجا تنویر میرے پیر کے + جان پڑ ہی نقش اوس نقش نگین جہان کا

دلپہ لکھی ہی میری تصویر میری پیر کے + ہو گی ہجم محض و رحشر کو سرو سمیت + جلتی ہی مخلوق
دامنگیر میری پیر کی + **مناقب سی و نہم در ذکر حضرت امام عسکری رحمۃ اللہ**
علیہ او رعطا کرنا اونکا ایک سجادہ تبرک اجداد عالی تبار یکی از احباب
خویش براد یو پہنچانی بخدمت محبوب سبحانی کے کتاب اخبار الاولیا او مخارق
قادریہ مین تحریر ہی کہ امام یازدہم امام عسکری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پاس ایک سجادہ مبارک
موروثی عہد جناب ولایت انتساب علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ سے تہا جب آپ اس
دار نا پایدار سے راہی ملک بقا ہونی لگی تو آپنے وہ سجادہ ایک شخص کو اپنی احباب مین سے
سپرد کیا اور فرمایا کہ اسکو امانت رکہو کہ یہہ امانت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر
جیلانی کی ہی اونکو یہہ پہنچانی واجب ہی پس جو کوئی تم مین سی رحلت فرمای عالم جاودانی
ہونی لگی تو یہہ امانت اپنی ولی عہد کو سپرد کرے چنانچہ وہ سجادہ پشت بہ پشت سپرد ہوتا رہا جب
عہد ولایت جناب غوثیہ پہونچا تو وہ سجادہ بعینہ بحضور جناب غوث الاعظم پیشکش ہوا
غزل از مولف غوث اعظم قطب عالم شاہ اکبر محی دین + نور چشم نور چشمان پیمبر محی دین
اشرف سادات و سرخیل شریفان جہان + افضل اولاد آدم پیر رہبر محی دین + شاہ محشر
قاسم نعمای فردوس برین + مالک باغ جنان ساقی کوثر محی دین + ہین وہ تشنون کے
لئی آب حیات دائمی + خضر راہ و ہادی و سردار و سرور محی دین + جلوہ گر ہین ظلمت دنیا مین
مثل آفتاب ماہ مین برج ولایت پر منور محی دین + آسمان پر نام ہی اونکا ہی لیس و ردملک
زمرہ انسان مین ہی ہر گہر گہر محی دین + صورت خورشید ہو جاتا ہی روشن جابجا
مہربانی کی نظر کرتی ہین پیر محی دین + زندہ کر ڈالے ہزارون مردہ دل اک آن مین
جلوہ گر جسم ہوی روی زمین پر محی دین + کیا لکھون سرور مین تعریف جناب غوث پاک
بی بہا درج نبوت کی ہین گوہر محی دین + **مناقب چہلم در بیان روایت مخدوم**
جہانیان جہان گرد رحمۃ اللہ علیہ پیر عالمیان مخدوم جہانیان جہان گرد کتاب
سیر المسافرین مین تحریر فرماتی ہین کہ جناب محبوب سبحانی اکثر ہزارون غلام زر خرید کرتے
تہی اور اوسپندارات کو اونکو آزاد کر کر اپنی خادمیت مین منسلک کر لیتی اور رکوسئے غلام

زر خرید اُنکا ایسا نہ تھا جنسے بتوجہ موجہ آپکی رتبہ غوث او قطب کا بارگاہ الہی سی نہ پایا ہو کا ان
مولف ہر کہ شد غمگین ز عشقش در جہان دل شاد شد + گشت شیرین در محبت ہر کہ چون فرہاد شد
در دل ہر کس کہ عشق محی دین گردد مقیم + از عنایات خدا ویرانہ اش آباد شد + از درش ہر یک
مراتب یافتند + صد اگر بیداشت بروری صد ہزار ایزاد شد + کرد روشن ہر کہ محی دین بر نار
عفلت آبروی او بہ شکل خاک کاہ بر باد شد + سرور بیدل کہ شد از دل غلام محی دین + بر
زبانش اسم پاک او مدام اوراد شد +

مناقب چہل و یکم در بیان ولی ہوجانی ایک قزاق رہزن کی بتوجہ موجہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے

مشائخان نسخت مآب و راویان صداقت انتساب روایت کرتی ہین کہ ایک سال دو العز والکمال محبوب ذو الجلال غوث اعظم واسطی زیارت حرمین شریفین کی تشریف لے گئے جب بعد فراغت حج و زیارت روضہ مطہرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم فراغت حاصل کی اور روانہ سمت اشرف البلاد کی ہوی تو رستہ مین خادمان عالی شان و ہمراہیان صداقت نشان جو بارکاب آن عالی جناب تہی پیچھی رہ گئی اور وہ سرور اولیا تن تنہا عین صحرائی مین تشریف لئی آتی تہی اتفاقا جنگل مین ایک قزاق شریر آفاق او رچور مونہہ زور وحوش صورت ناپاک سیرت چون گربہ منتظر سوراخ موش کہڑا تہا اسواسطی کہ اگر کوئی مسافر آوی تو وہ اوسکا اسباب لوٹکر لیجاوی جب آنحضرت معدن برکت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا کہ تو کون ہی کہ اس شب سیاہ مین بحال تباہ اس بیابان بی نشان مین حیران و پریشان کہڑا ہی وہ بولا کہ مین ایک شخص زمیندار کاشتکار بتلاش معاش گرفتار واسطی خبرگیری زراعت اپنی کی اس بیابان بی پایان مین آیا ہون اگرچہ ایکو براہ مکاشفہ دریافت ہوگیا کہ یہہ شخص چور رہزن دزد در گوشہ ہے مگر پہر بہی اوسکو لفرمایا اور بحالت خاموشی رستہ رستہ تشریف فرما ہوی اور اوس چور مونہہ زور نے براہ چالاکی جہپٹ کر بارادہ اوتار لینی خرقہ او رجبہ مبارک کے دامان عالی شان پکڑ لیا تو توجع این حال اوس محبوب قادر ذو الجلال نی دست دعا بدرگاہ کبریا اوٹہائی اور عرض کے کہ الہی ہادی گمرہان و روشنی بخش جمل سیاکاران یہہ شخص اگرچہ چور ہی اور بارادہ چوری روبرو میرے آیا ہی مگر چونکہ اب ہاتہہ اسکا میرے دامن مین پہونچ گیا ہی اب یہہ مقام شرم ہے کہ میری پاس آوی

اور خالی جاوی پس حضور سی اسکو چشم باطن عطا ہووین کہ مجکو پہچانی اور جانی بمجرد دعا کے
جو رکے دیدہ باطن روشن ہوی اور بولا کہ کیا آپ جناب معلے القاب محبوب سبحانی ہین فرمایا کہ
ہان ہم غوث الاعظم قطب العالم سید عبد القادر جیلانی ہین چور فی الفور قدم مبارک پر گر پڑا اور
بولا از **مولف** کبہی گا درگذر میری جرم و گناہ سی + دہو دو سیاہی اس میری روی سیاہ
سی + کر دیجئی گا غیرت اکسیر یا جناب + ناکارہ خاک میری کو اپنی نگاہ سی + یہہ التجا چور کمزرف
کی سنکر دریای فیض لہرایا اور ایک نظر کیمیا اثر غوثیہ سے چور یگانہ قطب زمانہ ہوا +
لا اعلم غوث اعظم توی حبیب خدا + صد گنہگار را امان بخشی + می توانی کہ صد گدا یا را
گنج بی رنج رایگان بخشی + فاسقی را بلطف در یکدم + قطب گردانی و جہان بخشی + **غزل از**
مولف خاص درگاہ ہوگئی ہین عام تیری ہاتہہ سی + نامور جگ مین ہوی گمنام تیری ہاتہہ سے
نام نامی آپ کا ہی محی دین یا شاہ دین + زندہ اور روشن ہوا اسلام تیری ہاتہہ سے + ہوگیا
سرشار و مست از حد شراب عشق مین + عشق کا جسنے پیاہی جام تیری ہاتہہ سی + نامراد آوی
اگر در پر تیری ہو بامراد + کامیاب کام ہو ناکام تیری ہاتہہ سے + خار ہو گلزار تاثیر قدم سی آپکی
پختہ ہوجاوین جو ہووین خام تیری ہاتہہ سے + ہوگئی پتہر ہزارون موم تیری سامنے +
سیکڑون کافر ہوی ہین رام تیری ہاتہہ سے + سرور گمنام ہی پابوس خدام جناب + پایگا
دو نو جہان مین نام تیری ہاتہہ سیے + **مناقب چہل و دوم در بیان رہائی پانی**
ایک شخص کے عذاب قبر سے جو شرائط اسلام سی محض ناواقف تھا بہ
طفیل اعتقاد جناب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی دبیران خوش قلم و محرران
صداقت رقم روایت کرتی ہین کہ ایک شخص گنہ گار پریشان روزگار متوطن اشرف البلاد
بغداد تہا اور آوازہ اوسکے فسق و فجور کا دور دور پہونچا تہا مگر ایک اعتقاد اوسکا نسبت
جناب غوثیہ کے ایسا تہا کہ ہر روز علے الصباح آستان کرامت نشان آنحضرت پر حاضر ہوکے
اور بعجز تمام ناصیہ فرسائی کر کر اور کسی کام مین مصروف ہوتا تہا قضا کار وہ عاصی نابکار
اس دار ناپایدار سے گذر گیا لوگون نی حسب قاعدہ اسلام ذوی الاکرام اوسکو دفن کیا جب
فرشتگان سخت گیر منکر و نکیر اوس دلگیر کے پاس آئی اور پوچہا کہ من ربک و من نبیک و ما دینک

تو وہ گنہگار بولا کہ عبد القادر عبد القادر فرشتگان یہہ جواب خلاف قواعد دین سنکر مستعد
کرنی عذاب کی ہوی اوسی وقت فرشتگان ربانی کو حکم یزدانی ہونچا کہ یہہ شخص اگرچہ
فاسق ہی مگر غوث الاعظم ہماری محبوب کا عاشق ہی اور اپنی دعوی عشق مین صادق ہے
کہ ہر ایک سوال مین سوای نام محبوب مرغوب ہماری کے اور کچھہ جواب نہین دیتا اسکو خواب ناز
مین سولادو اور بار گناہ اسکی سرسی اوٹہا دو اور قبر اسکی غیرت بہشت بنادو چنانچہ ببرکت
اسم نامی و نام گرامی اوس پیر عظامی کل سیئات اوس عاصی کی مبدل بحسنات ہوگئے
اللهم اغفر لی ذنوبی واستر عیوبی بحق محبوبک و مطلوبک و غوثک غوث الاعظم
عبد القادر جیلانی قدس الله باسراره السامی **شعر** چہ غم دیوار امت را کہ باشد
چون تو پشتیبان * چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان * **غزل از مولف** مین ہون
مرید اوس شہ عالی جناب کا * قربان ماہ نو ہی جسکی رکاب کا * مہتاب اک ستارہ ہی اوس رخ
کی سامنی * یہہ آفتاب ذرہ ہی اوس آفتاب کا * پانی نہ مانگی دشمن دین اونکی روبرو * دیکھی جو
جلوہ آپکی تیغ پر آب کا * دریا کو لسکہ سوز محبت ہی آپکا * چہاتی پہ بحر کے ہے پہپولا حباب کا *
دلبند مرتضی ہی بیار حسین کا * لخت جگر جناب رسالت مآب کا * قطب مابہ غوث معلے
مین محی دین * لایق ہی کون دوسرا ایسی خطاب کا * کافی ہی نام آپکا سرور گو گور مین *
اسکو ہی وہان فراغ سوال و جواب کا * **مناقب چہل و سیوم دربیان بعض اوصاف**
آن مخزن کرامات و الا درجات محبوب سبحانی رضی الله عنہ مداحان
پیرو و صاحبان دستگیر روایت کرتی ہین کہ جناب فیضمآب ملایک رکاب محبوب سبحانی قدس
الله سره السامی نہایت معقول وضع اور خوش پوشاک رہتی تہی اور جسم مبارک کے
کپڑی بہی ایسی بیش قیمت اور گران بہا ہوتی تہی کہ ایک گز کپڑا دس دینار کو خرید اجاتا
تہا بلکہ ایک دفعہ عمامہ کرامت شمامہ جناب غوثیہ کا ستر ہزار دینار کو خرید اگیا تہا اور حضرت نے
وہ عمامہ فقط ایک ہی دفعہ زیب اس عنایت آساس کیا اور پہر وہ تاج ایک محتاج کو
بخش دیا جب اوس غریب بانصیب نے وہ عمامہ اپنی سر پر باندہا تو فوراً اوسکے دیدہ دل اسکی بیت
منزل کے بانوار الہی روشن ہوگئی گویا تمام زمرہ اولیای کرام مین اوسنے عزت پا

اوسکی پگڑی افتخار کی سر پہ باندہتی از مولف جناب میر محی ہین وہ عالی پیر دوران ہین + دل
ساری زمانہ کی فقط جنکی ثنا خوان ہین + غنی و منعم و کان مروت صاحب دولت + سخی بحر سخاوت
بلکہ ایک ابر زر افشان ہین + برخ چون ماہ بو چون گل بقد چون سرو بستانی + حسین و
خوبرو خوش طلعت و سر خیل خوبان ہین + امین کیسی امانت دار ربانی خزانونکی + علیم علم
یزدان واقف اسرار پنہان ہین + معالج درد مندان جہانکی شافی عالم + ہین مرہم زخم دلکی
اور شفا بخش مریضان ہین + رہین جن پیری بہی سایہ الطاف ہین جنکی + ہین وہ انسان
کہ تخت دین و دنیا پر سلیمان ہین + اندہیری رات ہی سرور پہ یا حضرت خبر لیجی + کہ آپ اس ظلمت
دنیا مین ایک مہر درخشان ہین

مناقب چہل و چہارم در تعریف نعلین ان سید کونین نور العین حسنین محبوب سبحانی شاہ عبد القادر جیلانی

پاپوسان جناب جیلانی و نعلین برادران محبوب سبحانی اسطرح گویا ہین کہ جناب غوث الاعظم
نعلین مین بیش بہا اپنی کی اسقدر بیش قیمت پہنا کرتی تہی کہ وہ نعلین یاقوت سرخ اور زمرد
سبز سی مرصع ہوا کرتی تہین اور ریشمی کی تلو ونمین اونکی میخین چاندی اور سونی کی جڑی
ہوئے ہوتے تہین اور کبہی ایسا اتفاق نہین ہوتا تہا کہ اپنی کوئی نعلین آٹہہ دن سی زیادہ
اپنی پای مبارک مین پہنی ہون جب آٹہہ روز گذر جاتی تہی تو بروز جمعہ انکی پای
مبارک سے اتاری جاتی تہی اور بعد کف پای کسی غریب محتاج کو عنایت ہو جاتی تو وہ غریب
دولت و مال سی مالا مال اور دولت نعمتی سی نہال ہو جاتا عرض کہ جناب معلی القاب محبوب
سبحانی ایسی غنی اور مستغنی تہی کہ دولت دنیا اونکی نظر فیض اثر مین محض ناچیز اور ہیچ
تہے از مولف قطع ہی جامہ ولایت کا تیری آغوش پر + زیب دیتی ہی خلعت شاہی
تمہاری دوش پر + جان بیجان مین تیری بس ہی تصور آپکا + نام ہی تیرا فقط میری لب
خاموش پر + کشتہ دل ابر ہو جای میری ڈوبی ہوئی گر تیرا آجای یہہ دریائی رحمت جوش
پر + غوث اعظم غوث اعظم نقش ہی دلپر میری + محی دین ہی محی دین چشم و زبان اور گوش پر
سیکڑون ہین اولیا جنکی ہین قدموس جناب + لاکہا سرور سی قربان ہین تیری
پاپوش پر +

مناقب چہل و پنجم در بیان اوترنی خواہای

طعام آسمان سی بخاطر محبوب سبحانی قدس اللہ باسرار السامی ثنا گویان

غوث الثقلین و مداحان جناب سید کونین محبوب سبحانی مطلوب ربانی اس طرح پر روایت کرتے
ہین کہ ایک سال جناب محبوب ذوالجلال مخزن جمال معدن کمال غوث الاعظم رونق افزا
شہر اربعین ہوے اتفاقاً وہ ماہ ماہِ رمضان تہا آپ اپنے احباب سی جو ہمرکاب آنجناب تہی فرمایا
کہ آج ہم بعد افطار صوم کہانا تناول نہین فرماوینگی جب تک کہ خوان آسمانی جناب باری
سی نہ آوی سوای ایک گہونٹ پانی کی کہ اوس سی افطار روزہ عمل مین آوی گا جب تہوڑا
دن باقی رہ گیا اور آپ بعد نماز عصر کے حجرہ مبارک مین تشریف فرما تہی کہ ناگاہ چہت حجرہ کی
پہٹ گئی اور ایک شخص دو قاب ایک نقرئی اور دوسرا طلائی ہاتہہ پر لئی ہوئی اور اون مین
میوہ ہای گوناگون اور فواکہ ہای بوقلمون رکہی ہوئی اوترا اور اوسنے وہ دونو قاب روبرو
آنجناب معلی خطاب کہہ عرض کی کہ یا حضرت یہہ میوہ ہای عجیب اور فواکہ ہای غریب باغ
کی ہین روزہ افطار فرما کر تناول فرمائیے جو کہ وہ شخص حقیقت مین شیطان رجیم اور ابلیس لئیم
تہا آپنی بچشم باطن اوسکو پہچان کر فرمایا کہ ہماری جد اعلی ختم الانبیا محمد مصطفے علیہ الصلوٰۃ
الملک الاعلی نی حکم دیا ہی کہ کوئی مسلمان صاحب ایمان کوئی چیز چاندی یا سونی کی برتن
مین رکہکر نہ کہاوی چل دور ہو ورنہ ابہی تجکو ہلاک کر کر خیل مسلمین اہل یقین کو تیری ہاتہہ سے
نجات دیتا ہون اور کلمہ کریم لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم زبان صدق ترجمان پر جاری
فرمایا شیطان لعین نے جب کوئی چارہ سوای اسکے نہ دیکہا کہ آپ کے سامنے سے بہاگے اور جان
سلامت لیجاوی فوراً اپنی اوٹہا کر دوڑا تہوڑی دیر گذری تہی کہ وقت افطار صوم
نزدیک پہونچ گیا تو آنجناب معہ احباب افطار صوم مین مصروف ہوئی جب روزہ افطار کر چکی
تو ملایکان کرام خوانہای طعام ہاتہون پر لئی ہوی حاضر ہوی اور عرض کی کہ یا مولانا یہہ کہانا
جناب الہی کی ضیافت ہی نوش فرمائیے چنانچہ آنجناب معہ اصحاب بہ تناول طعام مصروف
ہوی اور شکر منت حقیقی بجا لا کر بولے کہ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقینا وجعلنا من المسلمین

رباعی از مولف عالی ہی شان کسکی بہلا تیری شان ہی + بالا مکان کسکا ہی تیری
مکان سی + جاری زمین پہ چشمہ فیض آپکا مدام + برسی ہی تم پہ نور خدا آسمان سی

غزل از مولف از علو شان تو ہر اہل شان گردید خم + رفعت چون دید پشت آسمان گردید خم + ابرویت شد کعبہ و محراب انسان و ملک + با ہ نویش نسبت چون کمان گردید خم + آستانت قبلہ اہل مراد آمد عیان + زان بہ پشت گردن اہل جہان گردید خم + چون عذارت دید گل اندر گلستان رشک گل + بہر تعظیمش گل ہر بوستان گردید خم + گشت سرور در رہ صدق و محبت راست رو + بر درت آمد بہ پیش آستان گردید خم + **مناقب چہل و ششم در تعریف محبوب سبحانی غوث الاعظم زبانی خضر علیہ السلام** رہبر گمراہان زبدہ انبیای عالی شان خضر علیہ السلام قسمیہ ہو کر فرماتی ہین کہ بخدای لایزال و برسول اہل کمال کہ اس دار دنیا مین کوئی اولیا صاحب لائق کہ بجناب یزدانی درجہ محبوبیت رکھتا ہو بجز محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی نہوا ہی اور نہ ہوگا او حضرت شیخ الشیوخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ لقینا الخضر علی نبینا و علیہ السلام وسالت عن المشائخ المشرق والمغرب وسالت عن الفرد الافخم الغوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ فقال ہو امام الصدیقین وہو روح فی المعرفۃ و شانہ عظیم بین الاولیآ و انا اصحہ فی مراتب الاولیاء من وراشانہ **غزل از مولف** شہ جیلان شہ عالی ہمم ہین + وہی عز عرب فخر عجم ہین + سمندر ہین وہ ایک جو د و سخا کے + خزینہ فیض کی بحر کرم ہین + تہی زیبا جنکے سر پر تاج شاہے + زمین و آسمان زیر قدم ہین + وہ شاہنشاہ ہین وہ شاہ گیلان + کہ جنکی ثبت گردون پر علم ہین + جہان خلق جہان کرتی ہین تعظیم ہین جنکی راست رو وہان ساری خم ہین + وہین ہین تو گل گلزار عالم + وہی بس سر و بستان ارم ہین + وہی ہین فخر اہل بیت نبوی + وہی عزت دہ اہل حرم ہین + گدا ہین جو کہ اونکے آستان کے + سکندر ہین وہی دارا ہین جم ہین + عظیم الرتبہ محبوب الہی + ولی سب جنکی پابوس قدم ہین + جلالت پر اگر آجائین حضرت + بلا خنجر سر دشمن قلم ہین + سجادم کرم سرور پہ کیجی + کہ باقی اوس مین بس دو ایکدم ہین **مناقب چہل و ہفتم در بیان ایک سوداگر معتقد آنحضرت معدن برکت کی کہ بعد وفات آنجناب کے بغداد مین اکر بشرف زیارت آنحضرت کے مشرف ہوا** خادمان جناب محبوب و طالبان

دیدار مطلوب روایت کرتی ہین کہ ایک تجار دل بیدار کہ مال بی شمار اور دولت پایدار رکھتا تہا
متوطن شہر مینو چہر مصر تہا اور جناب معلی القاب محبوب سبحانی کی نسبت یقین صادق اور محبت
واثق رکہتا تہا کہ شمار اسکا حاطہ شمار سی بی شمار تہا باوجودیکہ ہنوز بدیدار فیض بار جناب محبوب
الٰہی کی مشرف نہین ہوا تہا اور فقط زبانی خدام عالیمقام آنحضرت کی اوصاف حمیدہ آنجناب
کی سنکر ایسا معتقد ہوا کہ جو کوئی ایکدفعہ اسم مبارک آپکا اوسکی سامہنی زبان پر لی آتا
وہ جان و مال اپنا اوسپر قربان کر دیتا جب اشتیاق جانی و عشق نہانی اوسکا بہ نسبت
جناب محبوب سبحانی بدرجہ نہایت پہونچ گیا تو اوسنی یہہ ارادہ کیا کہ دیدار و بار آن محبوب
پروردگار سی مشرف ہوکر سعادت دارین حاصل کری اسواسطی بادپائی اشتیاق پر سوار
ہوکر مصر سی روانہ اشرف البلاد بغداد ہوا مگر اوندنون مین محبوب سبحانی عالم فانی سی
رہگرای عالم جاودانی ہوگئی تہی جب وہ سوداگر بحالت ابتر و دل مضطر مسافت راہ طی
کرکر وارد بغداد ہوا تو خادمان عالیشان سی خبر حسرت اثر وفات آنحضرت سنکر ایسا حیران
و پریشان ہوا کہ دنکا کہانا اور رات کا سونا اوسکا بالکل جاتا رہا اور دیوانون کیطرح آستانہ
فیض توامان انتخاب پر آتا اور نا امید پہر جاتا اور کہتا کہ **شعر** دکھا بخت ستم سی ورود
طلوع اختر بدبختی آورد **فرد از مولف** بخت کم بختون نی مجہ سی کیا سلوک اچہا کیا
تشنہ لب افسوس چہوڑا عین دریا مین مجہی **فرد** جی کی جی ہی مین رہی بات نہولی پائی
آہ حضرت سی ملاقات نہونی پائی **رباعی** افسوس آگئی در دولت پہ آنکر ناکام کا جو کام
تہا دہ رہگیا قسمت کو میری دیکہہ کہان ٹوٹی ہی کمند دو چار ہاتہہ جبکہ لب بام رہگیا
غرض کہ اوس عاشق بیدم کیواسطی کوئی ایسا دم نہین تہا جو انکہون مین نم نہین تہا شب
و روز گریہ زاری اور بیقراری اوسپر طاری تہی اور زندگی اوسپر بہاری تہی جب اضطراب
اوس خانہ خراب کا بدرجہ نہایت پہونچا تو اوسنی یہہ ارادہ کیا کہ بارگاہ جہان پناہ اولیا
شاہنشاہ پہ جاکر اپنی آپ کو خنجر پر آپسی ہلاک کر لگے کہ کشاکش غم و رنجش الم سی نجات
پاوی غرضکہ وہ عاشق صادق و محبت واثق بارادہ ہلاک جان اپنی کی مزار نور بار
پر گیا اور چاہتا تہا کہ اپنی آپ کو بیدریغ تہہ تیغ کری کہ روضۂ عالیہ مین ایک زلزلہ سا نمودار ہوا

اور زمین شق ہوئی اور جناب غوثیہ بوجود برکت آمود خود بدولت مزار برکت آثار سے نمودار ہوئی اور دست مبارک سے ہاتھ اوس کی دست و پا کا پکڑ لیا اور فرمایا کہ بھائی ایسی بیقراری اور بیحوصلگی نہ چاہی **فرد** مقام عشق بس بالا مقام است + کہ آنجا مطلقاً ننگ و نام است + جب سوداگر بہرہ ور بہرہ یاب زیارت پر برکت آنحضرت کا ہوا تو فوراً جھپٹ کر اوسنی قدم مبارک پکڑ لئی اور بولا **از مولف** شکر للہ کہ بدیدار مشرف گشتم + کام یافتہ با یار مشرف گشتم کہتی ہین کہ اوسوقت وہ اوس عاشق صادق کی ہمراہ تین سو آدمی خدمتگار رو بہ خواہان سوداگر تہی معہ سوداگر بشرف دیدار نور بار آن محبوب کردگار مشرف ہوکر درجہ ولایت کو پہونچی اور وہ شاہنشاہ واصلین محی الدین جیلانی آن تشنہ کاموں کو سیراب انجباب درجات ولائیت فرما کر پہر بدستور تشریف فرمائی مرقد معلی ہو گئی اور زمین مزار فیض آثار کی جیسی تہی ویسی وصل ہو گئی **از مولف** روئی محبوب جہان پر ایک زیور آپ ہین + بحر عرفان الہی کی شناور آپ ہین + ہین جہاں کی ساری تعریفین سزاوار آپ کو + شاہ اکبر بندہ پرور سائیہ گستر آپ ہین عاشق و معشوق و منظور خدا محبوب حق + دلربا مطلوب جان دلبند و دلبر آپ ہین + عالم و عامل علیم و راحم رحیم + پیر کامل مرشد و ہادی و رہبر آپ ہین + سید و سردار و عالی درجت و والا ہمم + حاکم حکام عالم شاہ و سرور آپ ہین + غوث اعظم قطب عالم مقتدا و رہنما + اولیا اہل ولا فرزند حیدر آپ ہین + واصل و موصول مرحوم و عزیز و محترم + اہل تاج و بادشاہ ملک و افسر آپ ہین + چشمۂ فیض و کریم و خضر راہ گم گردگان + بحر و دریا و فرات و حوض کوثر آپ ہین + خیر دین خیر الورا خیر الامم خیر البشر + خوش لقا خوشگو و خوش طلعت بشر آپ ہین + شہسوار و پہلوان و غازی میدان دین + فاتح و مفتوح منصور و مظفر آپ ہین + پر گناہ پر جرم پر عیب و خطا سرور کی آہ + او رخطا پوش و حلیم و بندہ پرور آپ ہین + **مناقب چہل و ہشتم دربیان نمودار ہونی یدین جناب سید کونین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم برای مصافحہ آنحضرت معدلت برکت قدس اللہ سرہ** شائقان دیدار محبوب سبحانی و زائران مزار قطب ربانی روایت کرتی ہین کہ ایک سال جناب سلطان الاولیار

غوث الارض والسما مقتدای اتقیا سید کونین نور العین حسنین وطن مالوف سی واسطی ادای
حج بیت اللہ رونق افزای حرمین الشریفین ہوی اور مکہ معظمہ سے نور افروز مدینہ منورہ
ہوی اور روضہ مطہر جناب رسالت مآب شہنشاہ انبیا علیہ الصلوٰۃ الملک الاعلی پر حاضر ہو کر
چالیس روز تک قیام مین رہی اور دست بستہ ہو کر روبروی مزار اکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
یہہ اشعار زبان گوہر فشان سی فرماتی تہی **شعر** ذنوبی کموج البحر بل ہی اکثر +
کمثل الجبال بل ہی اکبر + ولکن عند الکریم اذا عفی + لجناح البعوضۃ بل
ہی اصغر + غرض چالیس روز تک آپکو یہی حالت عاید حال رہی کہ بی خور و خواب نہایت
بیقرار روبروی مزار پر انوار آن رسول کردگار قیام پذیر ہو کر یہہ اشعار پڑھتے تہی بعد
چالیس روز کے آپنی یہہ شعر تین دفعہ ورد زبان حق ترجمان کیا **شعر** فی حالت البعد
روحی کنت ارسلہا + تقبل الارض عنی فہی نائبتی + وہذہ نوبۃ الاشباح
قد حضرت + فامدد یدیک لکی تحظی بہا شفتی + یہہ دو نو شعر جب زبان در
افشان غوث جہان سی تین مرتبہ سرزد ہوی تو دو نو دست مبارک جناب رسالت پناہ نبوت
دستگاہ محمد رسول اللہ مزار شریف سی نمودار ہوی جب غوث الثقلین نی یدین سید
کونین دیکہی تو دوڑ کر بوسہ دیا اور مصافحہ یدین عالمین سی سعادت اندوز سعادت دارین
ہوی فقط اور یہہ چند اشعار اوس حال واقعہ مین شیخ عبد الجلیل قادری رحمۃ اللہ علیہ نی
اپنی طبع زاد تصنیف فرمای کہ بطور غنچہ تازہ درج گلدستہ ہذا ہوی **اشعار تصنیف**
خواجہ عبد الجلیل قادری رحمۃ اللہ علیہ روزیکہ غوث اعظم ما در مدینہ شد +
بگفت نزد مرقد سلطان انبیا + یا سید البشر چو بدم من بملک خویش + روحی فرستمت
کہ بود نایبی زما + او میرسید و بوسہ بدادی زجانبم + بر ارض مرقدت کہ بود بہتر از سما + این
نوبت است انکہ رسیدم باین جسد + در حضرت شریف تو ای شاہ اصفیا + خواہم دہی دو دست
مبارک کہ بوسمش + گیرم نصیب خویش ز الطاف و از عطا + از عرض او رسول خدا ہر دو دست
خویش + کردہ دراز سوی شہ قطب اولیا + بوسید و یافت گوہر نعمت ازان دو کف + زین
بس کمال چیست کہ شد مرجع بہا + عبد الجلیل بندہ محتاج فیض اوست + گو عاشق آ

نور جالس زابتدا **غزل از مولف** صورت امہ تاب جب وہ نور دین روشن ہوا ہو
جا بجا اوس نور سی نور یقین روشن ہوا + جلوہ اوس نور الٰہی کا جو پہیلا جا بجا + آسمان اوجلا
ہوا نور یقین روشن ہوا + ظلمت دنیا کا مارا مجرم نامہ سیاہ + کون آیا اوسکے در پر جو نہین
روشن ہوا + مہر سی جس رخنہ ہو تیری نظر ای مہربان + صورت خورشید بس اوسکا
جبین روشن ہوا + نام پایا سرور عاجز نے تیرے نام سے + تیرا خادم ہو کے یہہ گوشہ نشین
روشن ہوا + **مناقب چہل و ہفتم دربیان تشریف لیجانی آنحضرت کے**
بلب دریا اور حاضر ہونا مرغان آبی و ملائکان ملاء اعلے کا برای قدم
بوسی آنجناب کے اور پہر ادا کرنا نماز کا باتفاق ہمدگر راویان اخبار و حاکیان
رہست گفتار و خادمان خدمت شعار روایت کرتی ہین کہ ایکروز جناب ملایک انتساب غوث
الاعظم تن تنہا تشریف فرمای لب دریا ہوی اور کسی شخص کو خبر نہ تہی کہ انحضرت مخزن کرامت
کس جگہ اور کس مقام دل آرام مین تشریف لیگئے ہین جب تہوڑی دیر تک انحضرت تشریف
نہ لای تو خادم لوگ گہبرای اور جستجوی حضرت کی کرتی ہوی کنارہ دریا تک پہنچی دور سے
دیکہا کہ آن سرور اولیا لب دریا رونق افزا ہین اور ماہیان دریا و نہنگان جانگزا آپ کے
گرداگرد فوج در فوج جمع ہین اور قدم بوسی حضرت سے مشرف ہوتی ہین اور آنحضرت ہر
ایک جانور کو تعلیم عبادت الٰہی فرما رہی ہین خادمان عالی شان نی جو یہہ حال دیکہا تو
ایسی وقت اور موقع نازک مین پاس جانا مناسب نہ جانا دور دور ٹہر کر محو تماشا ہوی اتنی
مین وقت ادای نماز ظہر کا قریب آ پہونچا تو کیا دیکہا کہ فرشتگان آسمانی باقتدای جناب
محبوب سبحانی حاضر ہوی اور ایک سجادہ بہشتی سبز رنگ حاضر لای اور روے آب
پر بچہایا اور بامامت غوث الاعظم مستعد ادای فرض نماز ہوے او سد یکہا کہ اوس سجادہ
پر بخط خوش قرانی بمقام محراب دو سطرین لکہی ہوی ہین بسطر اول پر آیۃ الا ان اولیاء
اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اور سطر دوم پر السلام علیک یا اہل البیت ویطہرکم تطہیرا
تحریر تہی جب جناب محبوب سبحانی قطب ربانی اوس سجادہ پر قیام فرماکر مصروف باداے
نماز ہوئے اور چاہتے تہے کہ تکبیر تحریمہ ادا فرمائین تو یکایک نظر فیض اثر آپ کی

اپنی جا دمان دہی شان ما پر گیئی اور بآواز بلند وصدائی ار جنید فرمایا کہ چلی آؤ خوف مت کہاؤ
چنانچہ حسب الارشاد جسقدر احباب حاضر تہی فیضیاب خدمت انتخاب ہوی اور سنئے باہت
آنحضرت و باتفاق ملائکان ملاء اعلی آدای صلوات کی اس طرحپر کہ جب آپ تکبیر بآواز بلند کہتے
تو ملائکان بہی اللہ اکبر بآواز بلند پکارتی اور جب آنحضرت تسبیح رکوع وسجود مین مصروف ہوتی تو فرشتگان
بہی تسبیح بآواز بلند ادا کرتی اور عین وقت آدائی نماز مین آنحضرت کی دہان مبارک سی ایک نور
برنگ سبز عیان ہوکر ایسا مشتعل ہوتا کہ آسمان تک پونچ جانا جب ادای نماز سی فراغت
ہوی تو آپنی دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات مجیب الدعوات اوٹہا کر یہہ دعا فرمائی
اللھم انی اسالک بحق حرمۃ محمد حبیبک وخیرتک من خلقک انہ لاتقبض روح
مریدی وصاحبی الا ذولی الاعلی تو بہی اور ایک اصحاب بہی آپکی ساتہہ موافقت کرکر آمین
آمین کہتی تہی اوسوقت ہاتف غیب سی ندا ہوی کہ البشیر یا حبیب باجابت الدعا یعنی بشارت ہو
تمکو کہ دعا تمہاری قبول کی ہمنی **از مولف** کون ہو مدح محی الدین جناب پاک کا + درک کب
پہونچی ہی وہان فہم وذکا ادراک کا + کیمیای دوجہان ہی خاکساری آپکی + آسمان
سی رتبہ بالاتر ہی اونکی خاک کا + صدق دلسی جوکہ ہوا وس آستانکا خاکبوس + سیر حاصل
ہوا وسی فی الفور ہفت افلاک کا + فی الحقیقت شیر میدان ولایت ہی وہی + صید جو باندہا ہو حضرت
آپکی فتراک کا + مملکت کیسی عنایت کی تمہین اللہ نی + دو جہانکی کر دیا مالک تمہین املاک کا + دلپہ
سرور کیے ہی اب از بس گران بار الم + دور کر دیجی گا غم اس بندہ غمناک کا + **مناقب**

پنجاہ ودر ذکر حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جناب شیخ موسی

نعتبوی سہروردی کتاب عالمۃ القطبیہ مین کتاب متبرک مکاشفہ جنید یہہ سی نقل فرماتی ہین
کہ ایک روز جناب سید الطائفہ ابو قاسم جنید بغدادی نور اللہ مرقدہ بروز جمعہ بعد آدای
نماز جمعہ منبر معلی پر اجلاس فرماکر وعظ فرما رہی تہی کہ یکایک شخص صاحب مکرم کو ایسی حالت
عجیب حال ہوی کہ شراب عشق ربانی سی مدہوش از خود فراموش ہوکر دو درجہ منبر مبارک سے
اوترائی اور نیچی کی درجہ پر آکر براہ فرط ادب سرنگون ہوی اور فرمایا کہ اولا بین
قدمک علی رقبتی واہلہ علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالی احباب واصحاب شیخ صاحب
وعاشق است

نی جو یہہ حالت پر آفت دیکھی تو حیران ہوئی اور دل مین سوچی کہ آیا اس حالت مین کیا حکمت
اوس حکیم ازلی کی ہی کہ شیخصاحب نی ایسی مودب ہو کر قدم کسی صاحب ولایت کی اپنی گردن
پر لئی اتنی مین شیخصاحب کو اوس حالت سی قدری افاقہ ہوا تو خدام عالی مقام نی استفسار حال
کیا شیخصاحب نی جوابدیا کہ اوس وقت میری سامنی روح پر فتوح غوث الاعظم عبد القادر جیلانی
تشریف لائی اور مجہہ سی فرمایا کہ قدمینا علی رقبتک وعلی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالی ہمنی
جوابدیا کہ آپ کو مجہہ سی زیادہ کونسی فوقیت حاصل ہی کہ ایسا فرماتی ہو تو اونہون نی فرمایا کہ تین
وجہ سی رتبہ ہمارا تم سی زیادہ ہی اول یہہ کہ ہم اولاد امجاد جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر مین
دوسری یہہ رتبہ ہمکو جناب الہی سی محض بتوسل جدی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہی تیسری
اتباع سنت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام مین ہم متعلق ہین اور تم مجرد ہو جب ہمنی یہہ تقریر
دلپذیر جناب پیران پیر کی زبان گوہر افشان سی سنی تو بفرط تعظیم دو درجہ منبر سی نیچی اتر کر
سر جھکایا اور براہ تصدیق دل کہا کہ اولاہ قدمک علی رقبتی وبعدہ علی رقاب جمیع اولیاء
اللہ تعالی اور جناب شیخ نور اللہ مرحوم جو اولاد حق یا د جناب حسن القطبی رحمۃ اللہ علیہ سی ہین وہ
بہی اپنی رسالہ الطف قادریہ مین ذکر اس مناقب کا تحریر کرتی ہین اور چند اشعار بزبان عربی
تصنیف شیخصاحب موصوف درج کتاب کو تہی کہ بنظر تبرک درج کتاب ہذا کئی گئی + شعر
ہلا طبق العاشقین بلابی + ہل فی البلاد من لسابق طائر + ہیہات خفنا فی بحار الہوی
وبحارنا ما خاص فیہا ماہر + العارفون لکل واد حمتوا + انا رکابی فی المقام العاشر
انی شربت من سلالۃ ساوۃ + من ذاق شربا لیس یبرح سارۃ + انی شربت من
ذاقہا + من ذاقہا من ذاقہا ماما ذال سائر + اسقانی احمد من سلالۃ سالم + اسقا ہذا
الکاس عبد القادر از مولف شہ جیلان یکی در یتیم است + منور گوہر از کان عظیم است + امام
ابن الامام ابن الامام است + کریم ابن الکریم ابن الکریم است + سخی و مشفق وکان مروت + کریم
است و رحیم است و حلیم است + کرم ہای علی خلق محمد + درین فیاض این فیض قدیم است + علیم و
الم علم الہی + قسیم است و جسیم است و سیم است + دلش مخزن زعفران الہی + زبانش
منبع فیض عمیم است + کریما کن کرم بر حال سرور + کہ از اندوہ دل زارش دو نیم است

مناقب پنجاہ ویکم در ذکر خواجہ اویس قرنی قدس اللہ سرہ العزیز کے کتاب منازل
الاولیا مین لکہا ہی کہ پیغمبر اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی حین حیات مین جناب امیر المومنین ہادی
المسلمین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کو ایک پیراہن خاص جسم مبارک کا عطا فرمایا اور ارشاد
کیا کہ جب ہم دنیا ردنی سی ونق افزا خلد برین ہونگی تو تم یہہ پیراہن پاس طاؤس تمیمی خواجہ
اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ کے لیجانا اور بعد ادای تحفہ سلام یہہ پیراہن اونکو پوہنچانا اور یہہ پیغام
ہماری طرف سی کہنا کہ ہماری امت گنہ گار کے واسطے دعای مغفرت مانگین کہ مردان خدا خدا
نباشند ولیکن ز خدا جدا نباشند غرض کہ جب رسول خدا علیہ الصلوۃ الملک الاعلے تشریف فرمای
جوار کبریائی ہوی تو جناب صدیق اکبر و اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب بتعمیل ارشاد ہوے
معہ پیراہن مبارک آنحضرت رہگرای شہر یمن رشک چمن ہوی جب بمقام وادی اراک کی پہونچے
تو اونکو کہا کہ خواجہ اعلی طاؤس تمیمی اویس قرنی عین جنگل مین تن تنہا سجدہ مین پڑی ہین اور بجناب
ایزد وہاب گریہ وزاری کر رہی ہین ایک ساعت اون دونو حضرت نی توقف فرمایا اور پہر کہا
کہ السلام علیکم یا ولی اللہ خواجہ صاحب نی سر سجدہ سی اوٹہایا اور فرمایا کہ وعلیکم السلام یا احباب
و اصحاب رسول اللہ بعد استفسار خیر و عافیت طرفین دونو حضرات نی پیراہن مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیشکش کیا اور درخواست مدعای دعای مغفرت امت محمدی کی کی خواجہ اعلی
نی جب پیام سرور انام سنا تو فرمایا کہ آپکی تشریف شریف کی لانی سی پہلی ہی مین نی حسب الارشاد
و حسب الانقیاد پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر سجدہ مین جا کر دعای مغفرت بحق امت آنحضرت معدن
کرامت بجناب ایزد وہاب کی تہی درگاہ ذوالجلال ذوالعز والکمال لایزال سی حکم ہوا کہ نصف
امت نبوی ہم نی تیری دعا اور التماس سی بخشدی اور نصف ما بقا موقوف بر دعای غوث الارض و
السما سرور اولیا قطب الاعلی محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی کے ہے
یہہ حکم اللہ اکبر ہمنی سنکر عرض کی کہ جناب باری یہہ شخص کون ایسا بلند پایا ہی اور کب تختہ زمین پر
ظہور پرنور اوس سرور دین کا ہوگا اور اب وہ بر فتوح اوس نیک ذات عالی درجات کے
کس مقام دل آرام مین مقیم ہی کہ مین اسکی دیدار فیض آثار سی مشرف ہوکر شرف دارین حاصل کروں
ارشاد یہہ ہوا کہ یہہ شخص اولاد علی اولاد نبی واقف اسرار خفی و جلی اوسط قرن خامس مین
یعنی پنجم ۱۲

ظہور کری گا اور اب روح پر فتوح اوسکی بمقام عالی مقام عرش معلی استراحت مین ہی اور بمکان
عالیشان دنی فتدلی وقاب قوسین او ادنی اقامت رکہتی ہین اور جب ظہور معدن نور اسکا زمین پر ہوگا قدم
مبارک اسکا گردن کل اولیای اہل یقین پر ہوگا چنانچہ اوسوقت مین نی بہی گردن اپنی خم کی اور کہا
کہ سمعنا واطعنا اتنی مین آپ تشریف لائی اور السلام علیک کہا اگرچہ اوسوقت خوشی وقت
مین فرصت دینی جواب سلام کی نہتی مگر براہ لاچاری فرض ایزد باری تصور کر کر جواب
سلام دیا یہہ کلام فرحت انجام خواجہ عالی مقام کی سنکر دونو حضرات والا درجات نی
ملکر سجدہ شکر ادا کیا اور نہایت خوش اور بنہایت خورسند ہوکر واپس آئی از مولف
غوث اعظم فخر عالم عزت جن وبشر + مدح اوگویند کل انسان ملک شمس وقمر + اولیائی
عظمتش عالی مراتب یافتند + انبیا راہست آن لخت جگر نور البصر + خار از لطفش شود
گلزار وبستان بہشت + می شود نخل مراد از برکت او پر ثمر + قطرہ از فیض عمیمش میشود ابر بہار
سنگ گردد گوہر وگل می شود داغ جگر + جد امجد واہ واہ علی علی این نور چشم + دل فدای
ابا وجان قربان این عالی پسر + ہرکہ آمد زیر دامان جناب محی دین + دامنش شد از گہرہای
مرادش پر گہر + سرور بیچارہ گشت آوارہ از اعمال خویش + بر درش آمد بحال ابتر وباچشم تر

مناقب پنجاہ ودوم در بیان بعض تعریف جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ

کے خیل عشاق آن سرور آفاق پر واضح ولایح ہو کہ آنحضرت معدن برکت
نحیف البدن وعریض الصدر تہی میانہ قد گندم گون پیوستہ ابرو محاسن احسن کہنی تہی اور
دست مبارک بہی دراز تہی اور چہرہ مبارک روشن اور گول غیرت دہ ماہ شب چاردہم تھا
اور پوشاک بہی بہت عمدہ اور سپید کے شایق تہی اور سواری شتر سی آپ کو بہت محبت تہی
اور جب کوی مرید یا خادم بخدمت بابرکت کوئی چیز بطور ہدیہ گذرانتا اوسکو بذات بابرکات
خود تناول فرماتی اور حاضرین مجلس کو بہی تقسیم کرتی اور باوجود اسقدر علو شان
اور درجات بلند کی انکو مردمان غریب وضعیف ومسکین مسافرین سی اسقدر محبت تہی
کہ خود اوٹہکر اونکی استقبال کو تشریف لیجاتی اور اگر کوی اہل مجلس مین سی کسی سبب
سی غمگین یا گرفتہ خاطر ہوتا تو بلطایف وظرایف اوسکو خورسند کردیتی تہی اور فرمایا جناب

مولانا ومرشدنا ومخدومنا وسیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نی کہ ایام طفلیت مین جب بعض وقت
ہم چاہتی تہی کہ طفلان ہم عمر سی کہیلین تو عالم غیب سی ہمکو ندا ہوتی تہی کہ آئی یا مبارک یعنی ہماری
طرف آؤ ای برکت والی ہم اس آواز کو سنکر یکبارگی بہاری والدہ ماجدہ بہاگ جاتی جب ایک
دو دفعہ ایساہی واقع وقوع مین آیا تو ہم نی وہ واقعہ بحضور والدہ معصومہ عرض کیا والدہ
صاحبہ نی مبارکبادی اور فرمایا کہ مبارک ہو تمکو کہ مُبرکردی گا حق سبحانہ تعالی تیری ذات با
برکات مین وہ برکت کہ نہ عطا کے ہوگی اوسنے کسی اولیا کو بعد نبی علیہ السلام کی اور نیز
روایت ہی کہ ایک و رخیل احباب آنجناب کرامت مآب نی آنحضرت مخزن برکت سی دریافت
کیا کہ کبہی بعالم طفولیت بہی آپکو اپنی ذات بابرکات مین کچہہ جذب محبت الہی وعلامت
ولایت وکرامت معلوم ہوتی تہی یا نہین فرمایا کہ ہان اون دنون مین بہی اکثر ہمکو اپنی
وجود مسعود مین علامات کرامات ونشان عالی شان ولایت مفہوم ہوتی تہی اور ہزارون دفعہ ملایکان
آسمانی ہمکو یا محبوب سبحانی قطب ربانی کہکر پکارتی تہی اور اکثر اوقات دن یا رات مین ہم سے
ملاقات کرتی تہی اور ایک دن ہم ہمراہ ساتہ لڑکون کے مکتب کو چلے جاتی تہی ملایکان عالی شان بہی
ہماری ساتہہ ساتہہ چلی آتی تہی جب ہم مکتب مین پہونچی تو فرشتگان ہماری گرد اگرد حلقہ کرکر
کہڑی ہوگئی اور آپس مین کہتی تہی کہ افسحوا الولی اللہ یعنی جگہہ فراخ کرو اللہ کی ولی کے واسطے
اوس وقت مکتب مین بہت لوگ حاضر تہی مگر ایک شخص اون مین ولی کامل بہی موجود تہا اوسنی
آواز فرشتگان کی سنکر طفلان مکتب سی دریافت کیا کہ لڑکا کون اور کسکا بیٹا ہی لڑکون
نی اوس سی ہمارا نام اور ہماری اجداد کرام کا نام بیان کیا تو اوسنی فرمایا کہ یہہ لڑکا جوان
ذی شان اور اولیائی والامکان ہوگا اور جناب الہی سی ایسا پایہ عالی پائی گا کہ نہ پایا
ہوگا ایسا پایا کسی ولی نی پہلی کسی ولی نی اور پیچہی اس سی قیامت تک بعد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی جب عمر شریف ہماری چالیس سال تک پہونچی تو اوسی فقیر خوش تقریر سی پہر ہماری
ملاقات ہوی اور حقیقت دریافت ہوی کہ وہ شخص بہی ایک قطب وقت اور ابدال فرخندہ
فال زمانہ تہا غزل از مولف من زجان قربان آن جان جہان گردیدہ ام + خاک خاک
پای جمل خادمان گردیدہ ام + تیر گشتم من بچشم دشمنان آنجناب + گرچہ پیش ابروش

خم چون کمان گردیده ام + بہر تعریف جناب سرور کون ومکان + از سر مو ز سر تا پا زبان گردیده ام + سر بسر در وصف گیسویش شدم باریک بین + در ثنا گوئی لب بین نکتہ دان گردیده ام
اشک من در آب لطفش گوہر آب شد + چونکہ گل خوردم ز عشقش گلستان گردیده ام + خوف کم دارم بعقبی از طفیل محی دین + گرچہ در دنیا شمار از عاصیان گردیده ام + سرو دم من گرچہ ہستم گدای کوی او + کیمیا گشتم چو خاک آستان گردیده ام + مناقب پنجاہ سوم در بیان

تشریف لیجانی آن سرور عالی شان شہر دار الامان گیلان سی باشرف البلاد بغداد کے

نخلبندان گلزار کرامات و باغبانان بلنع خوارق عادات اس طرح پر بلبل زبان کو چمن تقریر مین گویا کرتی ہین کہ فرمایا جناب سید کونین نور العین حسنین غوث الثقلین محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی نی کہ بحالم ابتدا بلوغ کہ ہنوز ہم طفل تہی ایک روز بروز عرفہ گہر سی باہر ہم تشریف لی گئی اتفاقا رستہ مین ایک بیل چلا جاتا تہا ہم بہی باقتضای ایام خورد سالی اوسکی پیچہی ہولئی اور ایک چہڑی سی کہ اوس وقت دست مبارک مین تہی اوسکو ہانکتی جاتی تہی جب چند قدم چلی تو بیل کہڑا ہو گیا اور زبان سے گویا ہو کر کہنی لگا کہ یا عبد القادر ما لہذا خلقت ولا بہذا امرت یہہ تقریر دلپذیر اوسکے سنکر جذبہ شوق و ذوق محبت الہی ہماری دل عشق منزل مین وچندان ہوا او راوہی وقت واپس گہر مین آکر اپنی والدہ ماجدہ سی عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو مین بغداد کو جاؤن اور علوم دینی و دنیاوی کو بہ تکمیل پہونچاؤن اور بزیارت فقرا و صحبت اولیا آئینہ دل صد الفت منزل کو صیقل کرون جناب والدہ معظمہ یہہ عرض سنکر اوٹہین اور ایک سو بیس دینار گہر سی نکالی اوسمین سے اسی دینار اپنی اور ہماری بہائی کی حصہ کی رکہکر چالیس دینار ہماری قبای مبارک مین زیر بغل دوخت کر دی اور فرمایا کہ جا وسعادت دارین اسدسی پا واللہ معکم ایما کنتم بسفر رفتنت مبارک باد + بسلامت روی و باز آئی + مگر ایک نصیحت مجہہ مادر مہربان کی بگوش جان سنو اور یاد رکہو کہ دنیا مین جب تک دم مین دم اور جسم مین جان رہی کلمہ دروغ زبان حق ترجمان سی نہ نکالنا بعنایت خالق مطلق و رازق برحق پر قایم رہنا اور ہماری و داع سیکے واسطے حتی الباب تشریف لائین اور فرمایا کہ ایک دعا رشک کیمیا ہماری واسطی اجازت

موروثی ہی جس مہم اور جس مشکل کی واسطی بطہارت تازہ وشوق بی اندازہ ایک سو تیس مرتبہ پڑہو گی حق تعالی اوس مشکل لاینحل کو حل کردیگا اور وہ دعا گوہر بی بہا یہہ ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کافی قصدت الکافی ووجدت الکافی لکل الکافی کفانی الکافی ونعم الکافی وللہ الحمد

چنانچہ ہم نی والدہ ماجدہ سی رخصت حاصل کر کی رستہ بغداد کا لیا اور ہمراہ قافلہ بغداد کی بیابان بی نشان مین چلی جاتی ہتی اتفاقا اوسی جنگل ویرانہ مین رات ہو گئی چنانچہ اوسی مقام حیرت التیام مین مقام کر کر ارادہ شب باشی کا کیا جب آدہی رات ہوی توساٹہہ کس سوار قزاق غارت گر آفاق پیدا ہوی اور سباب قافلہ کا غارت کر لیا جب غارت گری قافلہ سی اونہون نی فراغت حاصل کی تو ایک قزاق نی اون مین سی ہماری طرف بہی رجوع کیا اور کہنی لگا کہ ای درویش سعادت کیش نیک اندیش تیری پاس بہی کچہہ ہی جواب دیا کہ ہان ہماری پاس چالیس دینار ہین اور ہماری قبا مین زیر بغل سئی ہوئی موجود ہین چوکہ اوسوقت ہم بلباس فقرا تہی قزاق نی جانا کہ یہہ فقیر عوض تقریر ہیری ساتہہ ہنسی کرتا ہی اسواسطی ہمکو چہوڑ کر چلا گیا اتنی مین ایک سوار نابکار اور ہماری پاس آیا اور اوسی طرح پر دریافت کیا ہم نی پہر بہی وہی تقریر صداقت تنویر بیان کی وہ بہی چلا گیا مگر یہہ نقل اوسنی اپنی مہتر سی بیان کی اوسنے ہمکو اپنی پاس بولایا جب گئی تو دیکہا کہ مال معزوبہ وہ مہتر تقسیم کر کر سب کو حصہ مساوی دیتا ہی ہمکو دیکہکر بولا کہ ای لڑکی تیری پاس کیا ہی ہم نی جواب دیا کہ چالیس دینار زیر بغل ہماری خریطہ مین دوخت کئی ہوی موجود ہین بلکہ ہم نی وہ دینار اوس نابکار کو خریطہ سی نکالکر دکہلا دئی وہ مہتر دینارونکو دیکہکر حیران ہوا اور بولا کہ تمنی کسواسطی ہم سی یہہ حال راست راست کہدیا اگر تم یہہ بات چہپاتی تو ممکن تہا کہ کوئی شخص متعرض تمہارا نہوتا ہم نی کہا کہ بروقت رخصت ہم نی اپنی والدہ کے ساتہہ عہد کیا تہا کہ ہرگز جہوٹہہ نہ بولین گے اسواسطے ہمنے نہ چاہا کہ ان چالیس دینار کی خاطر مرتکب دروغ بی فروغ کی ہون یہہ بات راست راست مہتر قزاقان سنکر زار زار رویا اور بولا کہ افسوس صد افسوس کہ تم اپنی والدہ کی عہد مین خیانت نہین کرتی اور ہم اپنی خلاق اکبر خالق جن وبشر کی عہد مین خیانت کرتی ہین

از مولف اپنی ہاتہون سی اپنا جامۂ تن + وای صد وای ہمنی چاک کیا + مارکر تیشۂ گناہ سر پر + اپنی کو ہم نی خود ہلاک کیا + اب تم گواہ رہو کہ اس وقت سی ہم نی توبہ کی بار دگر ایسا کام ناکارہ نکرینگی چنانچہ وہ مہتر اور دیگر قطاع الطریق بہدایت ہادی اکبر و توجہ آن سرور اپنی اوس کام بد انجام سی تایب ہوی او جسقدر مال و اموال اوس قافلۂ خستہ حال کا لیا تہا بکم و کاست واپس کیا اور کہتی ہین کہ اول جو دست بیع اوس دستگیر پیران پیر کا ہوا وہی مہتر قطاعان طریق تہا اور ازان بعد وہ سب گروہ ڈاکوؤن کی اور سب اہل قافلہ والی مشرف بشرف بیعت آن عالی درجت ہوی اور ایک ایک کس توجہ آن دادرس اولیای زمان او قطب جہان ہوگیا او مشایخان ذی شان و راویان حق ترجمان یہہ بہی لکہتی ہین کہ نام اوس مہتر سرخیل قطاعان طریق کا احمد تہا اور بعد شرفیابی شرف بیعت و دولت ولایت کہ بدولت آن مخزن برکت اوسکو دولت عظمی و خزانہ بی بہا درگاہ کبریا سی مل گیا وہ آنحضرت معدن برکت کو ہزار آرزو و منت بخانہ غریبانہ اپنی کی لی گیا اور ایک دختر ماہ پیکر اپنی سی آنحضرت کا نکاح کر دیا اور آنجناب نی بعد نکاح منکوحہ محبوبہ کو وہین چہوڑا اور خود تشریف فرمای اشرف البلاد بغداد کی ہوی اور بعد چند سال کی اونکو طلب کر لیا اور لکہا ہی کہ آنحضرت بسنہ چار سو اٹہاسی ہجری مقدس شہر عالی شان گیلان سی وارد بغداد کی ہوی او عمر شریف آپکی اون دنون مین اٹہارہ برس کی تہی اور آنحضرت نی رونق افزای شہر بغداد ہوکر اول قران شریف حفظ کیا اور من بعد بتعلیم علم دینی مصروف ہوی اور جناب ابو ذکریا یحیی اور ابو الوفا علی بن عقیل و ابو الخطاب اور ابو غالب محمد بن حسن و ابو سعید محمد ابو الغنایم و ابو البرکات ہبۃ الدین مبارک و ابو نصیر ابو عبد اللہ و طلحہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سی تعلیم علم حدیث و فقہ وغیرہ حاصل فرمایا اور جس مکان عالی شان مین آپ نشان کسی شیخ یا ولی کا پاتی اونکی پاس تشریف لیجا کر محظوظ الوقت ہوتی غزل از مولف کر دیا تم نی ولی فساق اور فجار کو + نور بخشا آپنی چشم اولو الابصار کو + سنگدل تیرا ہی ہم سنگ جواہر بی بہا + شرف ہی شیرون پہ بس تیری سگ دربار کو + جب برس جا ہی کہین ابر سخاوت آپ کا + سبز کر دین سر بسر شکل گلستان خار کو + سیکڑون مجرم ہوی مین محرم درگاہ حق + رام کر ڈالا ہزارون زمرہ کفار کور + کیا کمی ہی آپ کی مخزن

مین ای شاہ شہان + اب عنی کر دیجئی اس سرورنامدار کو مناقب بنجاہ وچہارم

دربیان روایت شیخ عبد اللہ شامی قدس اللہ سرہ السامی بہ تعریف محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی

جناب شیخ عبد القادر شامی قدس اللہ سرہ السامی سی روایت ہی کہ شہر بغداد مین ایک ولیا تہا صاحب ولایت ولی یگانہ وقطب زمانہ کہ اپنی وقت مین ثانی اپنا کم رکہتا تہا اور ہم تین شخص ہم عمر وہم صحبت وہم مکتب تہی ایک راوی اور دوسری ایک شخص مسمی بابن شفا اور تیسری سیدنا ومولانا محبوب سبحانی ہم تینون کا یہہ ارادہ ہوا کہ یکجا ہوکر بزیارت پر برکت اون حضرت جائین اور اونکی دیدار پر نور بار سی سعادت دارین پائین چنانچہ روانہ ہوی اثنای راہ مین ابن شفا بولا کہ مین ایک مسئلہ اون سی ایسا پوچہونگا کہ اوسکی جواب مین وہ لاجواب ہون اور راوی نی بہی کہا کہ مین بہی ایک مسئلہ اون سی پوچہونگا اور یقین ہی کہ وہ جواب باصواب دینگی جناب محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی اوسوقت کچہہ نبولی فقط اتنا فرمایا کہ غرض سوال وجواب سی نہین ہے فقط زیارت کا مطلب ہے جب ہم تینون کس مقام دل آرام اوس ولی ذی الکرام کی پہونچی تو اونکو مکان پر موجود نہ پایا ناچار دو چار ساعت وہین بانتظار اونکی ٹہیری رہی ناگاہ وہ حضرت اوسی مکان سی پیدا ہوگئی کچہہ معلوم ہوا کہ کس طرف اور کس راستہ سی آئی ہین اول اونہون نی بطرف ابن الشفا مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم مجہہ سی وہ مسئلہ پوچہنا چاہتی ہو کہ جس مین لاجواب ہوجاؤن دیکہہ تو مجہہ سی فلانی مسئلہ پوچہنی کا ارادہ رکہتا تہا اور اوسکا یہہ جواب باصواب ہی بعد ازان مجہہ راوی کی طرف مخاطب ہوی اور فرمایا کہ تم فلانی مسئلے مجہہ سے پوچہنا چاہتے تھے اور اوسکا یہہ بیان مفصل ہے من بعد بطرف محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی متوجہ ہوکر فرمایا کہ ابن شفا نی مجہہ سے بی ادبی کی اوسکی بدن مین ایسی آگ اوٹہی کی کہ وہ جل جای گا بلکہ حاطہ دین واسلام سی نکل جای گا اور عبد اللہ شامی کو دولت دنیا اسقدر بکثرت ملی گی کہ وہ کان اور ناک تک مستغرق ہوگا اور لیکن تو نی یا عبد القادر میرا ادب کیا خدا اور رسول خدا کو خوش کیا اللہ تجکو خوب پسند کریگا اور مین دیکہتا ہون کہ شہر بغداد مین تو منبر پر بیٹہا ہی اور کہتا ہی قدمی ہذہ علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالی

یہہ بات مطلع کرامات وہ عالی ذات کہکر غایب ہوگیا کہ پہر کسی نی اوسکو نہ دیکہا جنانچہ تاثیر اس
کلام کرامت التیام سی ابن سقا تو روم مین جاکر ایک عورت دختر ترسا پر عاشق ہوگیا اور
اوسکی عشق مین کافر ہوکر مرگیا اور مجہہ اوسی کہا اسقدر دولت دنیا حاصل ہوئی کہ دی شمار
اور انگنت تہی اور جناب شیخ عبد القادر جیلانی باذن فرصت اس عروج والا و مراتب علیا کو
پہونچی کہ آپنی منبر مبارک پر فرمایا کہ قدمی ہذہ علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالی
اور جناب شیخ احمد منعر کہ ملقب بلقب گنج بخش کبیر تہی کتاب سالہ تربیہ مین تحریر فرماتی ہین کہ اکثر
اوقات جناب غوث الارض والسماوات مظہر نور کرامات والا درجات محبوب سبحانی قدس اللہ
باسرارہ السامی اپنی نسبت یہہ شعر زبان گوہر افشان سی فرمایا کرتی تہی شعر افلت شموس
الاولین وشمسنا + ابدا علی افق العلی لا تغرب یعنی غروب ہوگئی آفتاب اولیاء اولین
کی اور آفتاب ہمارا بلند کیا گیا ہی اوپر کنارہ بلندی معرفت آلہی کی ایسا کہ نہین غروب
ہوگا غزل از مولف جناب پیر محی دین کہ مین پیاری پیمبر کی + حسن کی نور دیدی اور جگر
پاری ہین حیدر کے + وہی زور غریبان ہین نصیب بے نصیبان ہین + وہی بس کس ہین بیکس کے
وہی بس ہین بی پر کی + پہری ہی تشنہ لب کیونکر کوئی اون ابر رحمت سی + کہ جنکی جد امجد
ہین ساقی ہین کوثر کی + جمکتی تہی سرا عدا پہ جسدم تیغ محی دین + صدا اوٹہتی تہی تجلی سی
وہان اللہ اکبر کی + آلہی ہو جہان تک خاندان اہل بیت آباد + پہرین وہ گہر بگہر بیکہر جو ہون
بدخواہ اس گہر کے + جناب محی دین وہ مطلع الانوار یزدان ہین + کہ ساری اولیا ذری
ہین اوس خورشید انور کے + مدد کیجی گا از بہر خدا یا سرور عالم + کہ حل ہو جائین عقدی
ایک ہی پل بہر مین سرور کے + مناقب پنجاہ و پنجم دربیان احوال پر ملال اولیاء کے
عالیشان پیر صنعان رحمۃ اللہ علیہ کے اور گرفتار ہونا اونکا بلا سے
بی ادبی محبوب سبحانی اور پہر رہائی پانا بتوجہ آن حضرت معدن برکت کے
راویان صدق شعار و مخبران صاحب اعتبار سی روایت ہی کہ جب جناب محبوب ربانی
شیخ عبد القادر جیلانی جناب یزدانی سی مامور اس بات کی ہوی کہ آپ کلمہ قدمی ہذا علی رقاب
جمیع اولیاء اللہ تعالی فرماوین اور جناب کبریا سی ہر ایک اولیا کے واسطے حکم ہوا اپنی

بتاکید اکید نافذ ہوا کہ ہر ایک ولی با ولایت اپنی اپنی گردنین خم کرین اور قدم مبارک حضرت
غوثیہ اپنی گردن پر لین تو حسب الارشاد و اجب الانقیاد الٰہی تمام اولیا سر جھکائی اور سعادت
دارین کے حظ اوٹہائی مگر پیر اصفہان شیخ صنعان کہ اون دنون مین ایک قطب ولایت
تہی اونہون نے تعمیل ارشاد ہذا سے ابا کی اور براہ غرور فرمایا کہ قدمہ علی رقاب النخزیر
یہہ کلام بد انجام شیخ صنعان کے بجناب ایزد سبحان نہایت گران گذری اور حاکم حقیقی سے
حکم انتقام صادر ہوا چنانچہ اون دنون مین شیخصاحب موصوف معہ شیخ محمد مغربی اور شیخ
فرید الدین عطار مریدان باارادت اپنی کی بارادہ زیارت حرمین الشریفین اپنی وطن مالوفہ
سی روانہ ہوی اثنای راہ مین اتفاقاً گذر شیخصاحب کا ایک شہر مین ہوا اور شیخصاحب معہ
خدام عالی مقام بازار پر بہار اوس شہر مین چلی جاتی تہی ناگاہ ایک نصرانی کی گہر پر وارد
ہوی اور دیکہا کہ بالای مکان اوس مکان عالی شان پر ایک دختر ماہ پیکر پر روی مشکین
گیسوی بیٹہی ہی ظہیر فاریابی غضب غارت گر جان است روی آن پری وش + عجب لعبت
فرنگی زادہ و زنار گیسوی + برخ چون ماہ بو چون گل معاذ اللہ خطا گفتم + ندارد ماہ چنین
روی ندارد گل چنین بوی + شیخصاحب نے جب چہرہ پر نور اوس غیرت حور کا دیکہا تو
ایسی مخمور بادہ عشق اور گرفتار زنجیر محبت ہوئی کہ شعر نہ تن کی خبر اور نہ جی کی خبر +
نہ سر بات کہنی نہ سخن کی خبر + اور اوس پری رخسار پر عاشق زار ہوکر با دیدہ اشکبار
و دل بی قرار و درد جانکاہ و سینہ پر آہ وہان سی پہری شعر جگر گہر کے تہے اور نہ تہی راہ کیسے
فقط سدہ تہی رونی کی اور آہ کی + غرض شیخصاحب دنیا اور عقبے کو بہولکر ایسی محو محبت
اوس کافر بد کیش کے ہوئے کہ تمام دن گرداگرد گہر اوس ماہ پیکر کے طواف کیا کرتے اور تمام
رات بخیال کاکل مشکین اوس کافر بد دین کے نالہ و زاری اور بی قراری مین گذرتی جب چند
سی طریق پر گذر گیا اور عشق شیخصاحب کا نہایت تنگ ہو کر زبان زد خاص و عام ہوا تو
کہ القلب یہدی الی القلب دختر نصارا کی دل مین بہی کچہہ اثر محبت حضرت کا آشکارا
[illegible] آغاز رمز و اشارا ہوا بقول شخصے شعر نظر گستاخ و دل رحیلہ سازی
[illegible] بند بازی + آخر الامر غماز عشق نی یہہ خبر حیرت اثر پدر دختر تک پہنچا

اوسنی ہر چند علاج اس مرض لاعلاج کا تجویز کیا مگر بجز اینکہ اوس مہجور دل رنجور کو اوس سی
ستاں کا شربت وصال پلایا جاوی اور کچھہ دارو خیال مین نہ گذرا **از مولف معالج**
شربت دینار کیون دیتا ہی سرو مہ کہ اس بیمار دل کو شربت دیدار کافی ہی ٭ اسواسطے
پدر دختر نی اوس عاشق مضطر کو اپنی روبرو بولایا اور فرمایا کہ اگر تم اوس رشک قمر غیرت
نیر اکبر کے عاشق صادق اور مشتاق واثق ہو تو جو کچھہ ہم تمکو حکم دین وہ منظور کرو ورنہ دوبارا
نام عشق کا زبان سی نہ نکالو اور پیٹھہ دکہلا کر رستہ گہر کا لو اور اگر تم تعمیل حکم مین محکم ہو کر گردن
ہماری حکم سی نہ اوٹہاوگی تو دامن اپنا گوہر مراد سی پاوگی یہہ وعدہ وصل شیخ صاحب سنکر
بہت خوش ہوی اور بولی کہ آمنا وصدقنا **مصرع** راضی ہین ہم اوسی مین جس مین تیری رضا ہے
٭ مجکو تعمیل حکم مین کچھہ عذر نہین ہی مگر ایفای وعدہ آپ کے اختیار مین ہی غرض پدر دختر
نی میعاد چند ماہ مقرر کردی اور حکم دیا کہ تم علی الصباح جنگل مین جایا کرو اور جہان گلہ
خوکان ہمارا چرتا ہی وہان پہونچکر بچہ ہای خوک واسطی کباب ہمارے کے اپنی گردن پر
اوٹہا کر لی آیا کرو جب آتی میعاد تک تم بار خدمت اوٹہاوگی تو معشوق کو زیر بغل پاوگے
شیخ صاحب نے حسب الارشاد پدر دختر یہہ خدمت اختیار کے کہ علی الصباح مکان معشوق
سی بیابان کو روانہ ہو کر جنگل کو جاتی اور وہان سی بچہ ہای خوک گردن پر اوٹہا کر دوڑتے
ہوئی آتی اسواسطی کہ بہت جلد بچہ ہای خوک لیجاوین اور معشوق کی خدمت مین پہونچاوین
اگر دیر ہو جائیگی تو مورد عتاب ہونگی یہہ حال اپنی پیر اسیر کا دیکھہ کر شیخ فرید الدین عطار
نہایت گہبرائی کہ آیا پیر صنعان کجا اور یہہ حالت بی سروسامان کجا ناچار جب کچھہ چارہ نبن
آیا تو بعالم باطن متوجہ جناب الٰہی ہو کر عرض کی کہ ای دستگیر افتادگان و دستگاہ درماندگان
میری پیر اسیر نفس شریر کا حال تجہ عالم الغیب پر روشن ہی اگر تقصیر اوسکی معاف ہو اور
آئینہ دل اوسکا صاف ہو تو تیری عنایت بی غایت وعفو بی نہایت سی کچھہ بعید نہین ہی ارشاد
ہوا کہ تیری پیر سی بی ادبی جناب دستگیر محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی کی ہوئی ہے
یہہ معافی تقصیر متعلق اوسی ذات بابرکات کی ہی اور اوسنے اپنی آپ مین کیا ایسا فخر دیکہا
کہ خلاف مرضی الٰہی اپنی آپ کو دور کہینچا اور گردن اپنی زیر قدم شریفین ہماری محبوب غوث پا

کی حکم نکری یہہ عتاب جناب الٰہی سنکر شیخ فریدالدین عطار اپنی مرشد کی پاس گئی اور حال و ہم
عرض کیا مگر شیخ صاحب نی اس کلام حق التیام پر کچہہ غور نفرمایا کیونکہ شعر ملامت گرمی بازار
عشق ہست * ملامت صیقل زنگار عشق ہست * از مولف عشق ہو جاتاہی از روی ملامت
تیز تر * اس نمک سی زخم دل ہوتاہی شور انگیز تر * جب میعاد معہود اوس کافر کیش
دشمن دردیش کی گذر گئی اور اوسنی شیخصاحب کو خدمت ماموره مین چست و چالاک
پایا تو سامان شادی کا بنایا اور زبانی دختر بدگوہر کے بخدمت شیخصاحب کہلا بہیجا کہ آپ
میعاد خدمت کی گذر گئی ہم نی اوس خدمت مین تجکو بہت مستعد پایا اور تو نی ہمکو اچہا کام
دکہلایا اب وقت شادی کا قریب آیا مگر تو مسلمان با اسلام اور ہم تابع دین عیسیٰ علیہ السلام
ہین ظاہر رشتہ معاقدت فیمابین اون دونو کی جو آپس مین مخالف دین و آئین ہون منسلک
ہونا نہایت مشکل ہی اگر تیری دل مین بکمال شوق وصال مجہ فرخندہ خصال کا ہی تو اب
دیر مکر دین محمدی سی دست بردار ہو اور آئین عیسوی سی دوچار ہو ایسا نہو کہ تو اپنی دین
کو بہی چہوڑی اور اسلام سی مونہہ نہ موڑی تو اس دولت پایدار و دیدار دلدار سی محروم رہ
جاوی کہ وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز بدست نمی آید بہر حال مصلحت وقت
یہہ ہی کہ اسلام سی دل ہٹاو اور عیسائی بن جاو اور مراد دل پاو زندگی کا حظ اوٹہاو و ذات
عید اور رات شب برات کی عیش مناو شیخصاحب نے یہہ تقریر اوس شریر کے سنکر فرمایا کہ بہت
بہتر بندہ حاضر ہی آپ سامان نکاح تیار کرائین کہانی پکوائین فرش بچہوائین نوقت منعقد
ہونی عقد نکاح کے یہہ فرمان بردار عاشق زار انتقال دین پر بہی موجود ہی دختر نی جو یہہ
اظہار اپنی باپ سی اظہار کیا تو اوسنی سامان شادی تیار کیا اور بروز مقرر بساط
عیش و عشرت بچہا کر اور دختر کو بزر و زیور آراستہ کر کر حاضر کیا اور شیخصاحب کو بہی
غسل صحبت دیکر مسند دامادی پر بٹہلایا اور اون قوم ترسا مین یہہ رسم تہی کہ اول عروس
و داماد باہم بیٹہہ کر کباب خوک اور شراب باہم تناول کیا کرتی بعد اسکی شگون ہمایون
نکاح کا عمل مین آتا جب کباب خوک تیار ہوگئے اور معہ جام و صراحی شیخصاحب کے سامنے
نمودار ہوی تو دختر ماہ پیکر نے شراب جام مین پر کر کر بہزار ناز و نیاز شیخ صاحب کے

ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ حافظ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند ✢ چنان نماند و چنین نیز
ہم نخواہد ماند ✢ شیخ صاحب نے پری سی پیالہ لیا اور مستعد تہی کہ نوش کرین اور غم عقبے
فراموش کرین اس حالت پر آفت مین شیخ فریدالدین عطار اپنی پیر اسیر کو دیکہکر بخت گہبرائے
اور نالہ و فریاد آغاز کئے اور پکاری از مولف المدد یا شاہ جیلان المدد ✢ المدد یا
شاہ شاہان المدد ✢ الغیاث ای پیشوای دو جہان ✢ وی خبرگیر اسیران المدد ✢ یا
جناب محبوب سبحانی قطب ربانی سید جیلانی یہہ وقت امداد کاہی اگر اس وقت سخت
مین بہی آپ فریاد مجہہ ناشاد کی نہ سنین گی تو تیرا اسیر میرا اینک غریق دریای کفر ہو جاویگا
اور کشتی ایمان اوس نادان کی گرداب کفر مین آکر فنا ہو جائی گی از مولف بدست عاطفت
کبہی کشتی پار سرو کی ✢ وگرنہ وہ بہی جاتی ہی اب پاپیر پانی مین ✢ جب شیخ فریدالدین
عطار نہایت بیقرار ہوی اور زار زار روئے تو صدای فریاد و درخواست امداد حضرت
عطار کی گوش فریاد نیوش آن پردہ پوش عالم کے بعالم باطن پہونچی اتفاقا آنحضرت اوس
وقت واسطی ادای نماز عشا کے وضو کر رہی تہی بمجرد اسکی کہ آوازہ طلب امداد شیخ
فریدالدین عطار کا آنحضرت نی استماع فرمایا تو ایک چلو پانی کا لیکر ہوا مین پہینکا اور وہ پانی
بامداد محبوب سبحانی باوجود اسقدر مسافت بعید کی شیخ صنعان کی مونہہ پر جاکر پڑا
پانی کی پڑتی ہی ہاتہہ اونکی کانپی اور پیالہ شراب کا ہاتہہ سی گر پڑا اور دلپر اونکی خوف الہی سے
ایسا لرزہ پڑا کہ پیالہ شراب اور کباب کا دور تر پہینک کر نالان و گریان وہان سی بہاگی اور
تینون صاحب اوس شہر سی دور جاکر ایک جنگل مین ٹہری اور آٹہہ روز تک سجدہ مین گر کر اتنی
روی کہ تمام کپڑی اپنی آنسوون سی دہوی بعد ہفتہ کی شیخ صنعان کو جناب الہی سی جواب
ہوا کہ تو راندہ درگاہ محبوب الہی وہان ہی حاضر ہوکر اگر عفو تقصیر کرائیگا تو شاید پہر ہمارے
دربار مین بار پائیگا شیخ صاحب حسب الارشاد الہی معہ دونو مریدان وفاکیش کے وہان سے
چلکر راہی اشرف البلاد بغداد کے ہوی جب قریب بار فیض آثار کی پہونچی تو تینون نی سیاہی
سی مونہہ اپنا کالا کر لیا اور سر سی برہنہ ہوکر آستان عالی شان آن محبوب سبحان پر حاضر ہوئی
اور تینون زار زار روی اور عرض کی کہ از مولف اب تیری اس دولت پہ گنہگار آیا ✢

روپیہ کر کی یہہ کمبخت سیہ کار آیا + کبہی لطف ذرا حال تباہ پر اوسکی + رد خلق ہوکی تیری در پہ
تبہ کار آیا + ای خبر گیر غریبان وای بیصیب بی نصیبان ہم پر گناہ بحال تباہ بہزار اشک وآہ
دروازہ فیض اندازہ حضور پر حاضر ہوی ہین براہ مہربانی اگر تقصیر اس پر تقصیر کی معاف ہو
تو حضور کی عنایات بی نہایات مین گنجایش تمام رکہتی ہی **ازمولف** مہربانی کی تیری جسپہ
نظر ہو جاوی + ذرہ خورشید بنی داغ قمر ہو جاوی + جب فریاد ان فریادیون کے
گوش زد آن دادرس ہوئی تو آپ نی براہ عنایت اونکو روبرو طلب کیا اور وہ تینون حزین
بادل غمگین وبروی آن شہنشاہ دین حاضر ہوی جناب غوثیہ نی شیخ صنعان سی استفسار
حال کیا تو اونکو سوای خاموشی کی کچہہ بن نہ آیا اور وہ براہ فرط انفعال وکمال شرمندگی
زار زار روی اور سوزن مژگان سی گوہر انسوون کی پروئی اور عرض کی **ازمولف**
شاہد حال ہین رخسار یہ انسوانی + داغ دکہلاؤن مین کیا سینہ گلرو اپنی + جناب غوثیہ
نی ایسی حالت پر آفت اونکی دیکہہ کر باب مہربانی اول اونکی موتہہ دہلوای اور پہر دست
مناجات بجناب خالق الارض والسماوات اوٹہای اور عرض کی کہ یا باری تعالی یہہ جو یہہ کالا
تیری جناب والا سی ملتجی عفو جرایم ماضی ہی ارشاد ہوا کہ یہہ تقصیری بحالت دیگری آپ کا ہے
عفو جرایم اسکا متعلق تمہاری ہی یہہ ارشاد الٰہی سنکر آنحضرت معدن کرامت نی شیخ صنعان
کو مبارکباد دی اور بغل مبارک سی بغلگیر فرماکر مستفید سعادت وممتاز کیا اور پہلی سی دو چندان
مراتب ولایت سی سرفراز کیا **ازمولف** یہان تلک عالی ہمی ای سردار پایا آپ کا + ہی فقط
عرش برین ہی ایک سایہ آپکا + جب ولیون نی یہہ پایا دیکہہ پایا آپکا + دوش پر اپنی قدم
سب نی اوٹہایا آپ کا + شاہ کردیوین ادسی جون سایہ بال ہما + بی طوا پر کہین پڑجای
سایہ آپکا + واہ ری رتبہ شب معراج مین اسدقی + چرخ پر اپنی نبی کو رخ دکہایا آپ کا +
ظاہر وباطن ہوا روشن اوسی مانند ماہ + بخت روشن نی جسی چہرہ دکہایا آپکا + کشتی روئی
آب پر ڈوبی ہوئی آئی نکل + جوش پر دریای رحمت جبکہ آیا آپکا + سرور دریوزہ گرنی
ساری دروازونکو چہوڑ + فیض ہر دروازہ اوسنی ایک پایا آپکا + **مناقب پنجاہ وششم**
در ذکر شیخ ابو الوفا رحمتہ اللہ علیہ کہ قدوہ اولیای عالی شان قطب زمان

شہنشاہ دوران مخزن عنایات مجدد شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی اپنی مکتوبات
شریف مین اور اولیای مسعود حضرت شیخ داؤد قیصری دیباچہ کتاب شرح الفصوص مین تحریر
فرماتی ہین کہ جب جناب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی سن ہژدہ سالگی
شہر دار الامان گیلان سی رونق افزای شہر اشرف البلاد بغداد کے ہوئے تو وہان آپنی زبانی
عوام الناس تعریف و اوصاف جناب شیخ تاج العارفین ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ استماع فرمائے
اور ارادہ زیارت شیخصاحب اپنی دل اداب منزل مین کر کر بغداد مین تشریف فرمای موضع قلمینا
اوسوقت شیخصاحب اندرون خلوت تنہا دم معہ ایک خادم ہمدم سکے تشریف رکہتی تہی بمقتضای
باطن شیخصاحب کو حال تشریف آوری آنجناب کا واضح ہوا تو نہایت ہی ڈری اور فرط خوف
اور دہشت سی لرزہ اونکی بدن پر پڑگیا اور گہبراکر حکم دیا کہ جلد جاکر دروازہ بند کردو اور
ایک عجمی جوان عجمی آیا ہی اوسکو اندرون مکان آنی ندو خادم جو واسطی مسدودی دروازہ کے
آیا تو دیکہا کہ ایک جوان عالیشان فرد خوبصورت خوب سیرت خوبرو نیک نام و نیک کار و نیک گو
دروازہ کی مابین کہڑا ہی اور منتظر اجازت آنی اندرون مکان کا ہی خادم واپس بخدمت
مخدوم اپنی کی گیا اور حال واقعہ عرض کیا شیخصاحب یہہ حال سنکر کچہہ نبولے اور مارے
خوف کی گوشہ ہای مکان مین چہپنی لگی یہہ حال آقای نامدار کا دیکہہ کر خادم نی عرض کیے
کہ یا جناب وہ جوان ایک لڑکا نادان ہی کہ ہنوز ریش مبارک کا ہی آغاز اوسکو نہین ہوا
اور بشرہ مبارک اونکی سی ہی نشان محبت و شفقت کی عیان ہین اور یقین ہی کہ کسی
خاندان عالی شان شریف سی ہی فرمایا کہ اچہا بولالو اور خود شیخصاحب بہی حتی الباب
استقبال کے واسطے آئی اور کہا کہ ای شیخ عبد القادر بعزت معبود کہ اول دفعہ آپ کو
کہ ہم نے رخصت تشریف لانی سکے اندرون مکان کی نہین دی تہی باعث اوسکا نہ موجب
بی وقری آنجناب تہا بلکہ یہہ باعث فقط سبب خوف اور رعب آنحضرت کا تہا آخر الامر ہم نے
جانا کہ انا آپکا بہتر ہی کہ آپ کریم ابن الکریم مین یقین ہی کہ آپ جو کچہہ ہم سی لی لین گے
عالی ہمتی سی واپس دیدینگی کیونکہ از مولف جو کہ اولاد علی آل نبی ہووین گی وہی
یقین اون مین ہی اوصاف وہی ہووین گی ہو چنانچہ دو دفعہ اولیای عالی مرتبت آپس مین

کر نہایت محظوظ ہوئی اور بعد چند ساعت آنحضرت رخصت ہو کر واپس آئی اور راویان
صادق روایت کرتی ہین کہ جب جناب غوثیہ واسطی زیارت حضرت تاج العارفین کی جاتی
آنحضرت استقبال کی واسطی حتی الباب آتی اور محفل مین لیجا کر سب حاضرین اہل یقین کو اوصاف
آنحضرت کی سناتی بلکہ ایکدفعہ شیخ صاحب منبر پر اجلاس فرما کر وعظ کر رہی تھی کہ جناب
غوثیہ بھی وہان رونق افزا ہوی تو شیخصاحب بتعظیم آنحضرت کی منبر کی نیچی تک آئی
اور بہت کلمات محبت جناب غوثیہ سی مخاطب ہو کر فرمائی اور نیز فرمایا کہ یا شیخ عبد القادر
دلبند حیدر مین دیکھتا ہون تمکو بر سر منبر بیٹھی ہوی اور قدمی ہذا علی رقاب جمیع اولیاء اللہ
تعالی کہتی ہوی اور کل اولیا کو آپکی قدمین شریفین کے نیچی گردن رکھتی ہوی پس ایسی
وقت خوش وقت ہین کہ تم صاحب سلطنت اقلیم ولایت و مالک مملکت کشور کرامت ہوگے
اس پیر دلگیر کو اپنی خاطر محبت مآثر سی فراموش نفرمانا اور اس فیدرش محبت کیش کو
اپنی دل سعادت منزل سی محو ونسی نکرنا اور ایک خرقہ اور ایک عصا و ایک عمامہ ہوی اور ایک
کاسہ چوبی مخزن محبوبی اپنا شیخصاحب نے جناب غوثیہ کو عطا کیا اور کہا کہ یہہ ہماری نشانی
براہ مہربانی اپنی پاس رکھنا اور بدعای خیر یاد فرمانا **غزل از مولف** سیدی فخر خاندان نبی
سروری فخر دودمان نبی رتبہ عالی از ہمہ یافت شان + او سند عیان زشان نبی + ہجری یہ بہر
زباغ رسول + گل خندان زگلستان نبی + ثمری خوشتر از نہال حسین + سیب خوشتر رنگ بوستان
نبی + روح اوست روح پیغمبر + جان اوست عین جان نبی + از حسن آمد این گہر نایاب + جوہری بہا
زکان نبی + گشت سرور غلام محی دین + سر نہاده بر آستان نبی + **مناقب پنجاه و ہفتم** در
بیان جانی جناب غوثیہ کی بعالم طفلے بحالت خواب بحضور ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے اور مستفید ہونا شیر
خوردنی مادر مہربان سے کتاب جواہر القلاید مین لکھا ہی کہ فرمایا جناب
محبوب سبحانی قطب ربانی قدس اللہ سرہ السامی نی کہ ایک روز ہم بعالم طفولیت عالم
خواب راحت مین تہی کیا دیکہا کہ فرشتگان آسمانی بحکم ربانی آئی اور ہمکو اوٹہا کر بخدمت
بابرکت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے لیگئے اونہون نی ہمکو اپنی گود

گود مبارک مین اوٹھایا اور براہ و فور محبت ہمکو سینۂ بی کینہ سی لگایا تو فرط پیار سی چہاتی
مین شیر بہر آیا اور سر پستان ہماری موںہہ مین رکہکر شیر پلایا اور ہم نے وہ شیر پیکر وہ حظ
اوٹھایا کہ مرتبۂ اعلی پایا اتنی مین جناب خاتم النبیین رسول رب العالمین امام المرسلین
صلی اللہ علیہ الی یوم الدین بہی وہان رونق افزا ہوئی اور ام المومنین کی طرف مخاطب
ہوکر فرمایا کہ یا عایشہ ہذا ولدنا حقا قرۃ اعیننا وجیہا فی الدنیا والآخرت ومن المقربین
ازمولف ذات محی دین کز نور محمد روشن ہست + ازچنین فرزند نام جد امجد
روشن ہست + گشت نورش درجہان از ماہ تاماہی عیان + این مہ تابان چہ خوش
از نور ایزد روشن ہست درشبستان علی روشن شد این روشن چراغ + اختری بر آسمان
دین احمد روشن ہست + چشمۂ فیضی کہ دایم چشم بد زو دور باد + مشعلی روشن کہ از مہتاب
بجد روشن ہست + ابر گہر ابری کہ بار د بر سر ہر خاص وعام + طرفہ خورشیدی کہ بر
نیک وہر بد روشن ہست + مردہ گرد د زندہ از انفاس آن عیسی نفس + ہر سیہ کاری کہ
دیداری تو بیند روشن ہست + سرور مسکین گراہی مہر سپہر دین حق + ذرہ را انوار
پر نور تو یا بد روشن ہست + **مناقب پنجاہ وہشتم دربیان تشریف**
لانی روح پاک جناب رسالت مآب علیہ الصلواۃ الملک
الوہاب وموسی علیہ السلام کے اور عنایت کرنا جبہ مبارک
اپنا لطور حضرت محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی کو +
کتاب تخلیص القلاید مین لکہا ہی کہ فرمایا جناب غوث الثقلین سید کونین نور العین
حسنین محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی نی کہ ایک روز ہم بمقام مدرسہ معلی
باجلاس منبر وعظ فرمارہی تہی کہ ناگاہ ایک تخت ملایک کے کندہون پر زیر
آسمان اوترتا ہوا نظر آیا اور اوس تخت پر جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر
اور پہلوی مبارک مین جناب موسی علیہ السلام رونق افروز تہی جب وہ تخت
مقابل ہماری آپہونچا تو نظر فیض اثر جناب پیغمبر کے متوجہ بجانب اینجانب
ہوئی تو موسی علیہ السلام سی مخاطب ہوکر فرما کہ یا اخی آپکی امت مین کوئی

ایسا ولی ہی جیسی کہ ہماری امت عالی درجت مین محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی
مین موسی علیہ السلام بولی کہ نہین مین بعد ہم سی متکلم ہوکر فرمایا کہ اہی نور العین
غوث الثقلین اید ہم اٰوٗ چنانچہ حسب الامر جناب پیغمبر بعالم باطن حاضر خدمت
سراپا عظمت ہوئی تو انحضرت نی ہم کو بہی اپنی تخت پر جگہہ دی اور بفرط مہربانی
سی ہماری پیشانی پر بوسہ دیا اور پیراہن مبارک اور جبہ شریف جو بذات بابرکات
خود اوسوقت پہنی ہوئی تہی اوتار کر پہنایا اور فرمایا کہ ہذا خلعۃ الغوثیۃ عـلے
الاقطاب والابدال والاوتاد اور بعد عطای خلعت رخصت کیا کہتی ہین کہ جب
جناب غوث الاعظم خلعت غوثیت لیکر ممتاز ہوئی تو نہایت خورسندی سے
یہہ شعر زبان حق ترجمان سی فرمایا شعر ساشبہا فی دیر وبیعۃ واصہر للعشاق
دینی ومذہبی + واضرب فوق السطح بالدف حلقۃ فکاساتہا لافی الروایات
محبتی + یعنی مین پیتا ہون ایسی شراب محبت کی می خانہ اور بتخانہ مین کہ یہہ میخانہ
اور بت خانہ عبارت مقامات سلوک سی ہی اور ظاہر کرتا ہون مین عاشقون کے
واسطی دین اور مذہب اپنا بجاتا ہون اوپر بام شوق کی نہایت خورسندی سے
دف واسطی ظہور اوس شوق کی اور پیالی اوس شراب کی اور نہین ہی اوپیچ کو نہان
جہان کی محبت **غزل از مولف** مانگتی ہین قرض خوبی ساری گلرو آپ سی +
مل گئی خیرات گل کو رنگ و خوشبو آپ سی + ہی در دولت ترا دار الشفا یا محی دین +
دردبی درمانہ کو ملجاتا ہی دارو آپ سی + لال ہون لب بند رہتی ہین میری بس
اس لئی + حال دل کہہ دین گے پکسیر میری آنسو آپ سی + دل ہی جون قبلہ نما
ساجد تیری در پر ہمیش + اور ارادت ہی مجہی ہرجا و ہرسو آپ سی + تابع فرمان
ہی تیرا تابع حکم الٰہ + پہر گیا حق سی اگر پہیری کوئی رو آپ سی + آپ جسپر مہربان
ہوجائین گی یا دستگیر + رام ہوجاوی گا اوسکا نفس بدخو آپ سی + کیا لکہون
حال دل زار اپنا ای سردار دین + کب نہان ہی حالت سرو سرمو آپ سے +

مناقب پنجاہ ونہم دربیان حال ریاضت وعبادت

انحضرت مخزن کرامت بروایت مطلع نور محبت معدن ظہور
عنایت معین الدنیا والدین خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ
علیہ سے کتاب تشریح الاولیا مین جناب شعر خواجۂ خواجگان اہل یقین + سرور
جملہ اولیا راامین + آن شہ چشتیان اہل بہشت + وان سہی سرو باغ روی زمین + زینت
ہند صاحب اجمیر + شہ دین خواجہ معین الدین + فرماتی ہین کہ فرمایا جناب غوث الاعظم
محی الدین جیلانی قدس اللہ باسرارہ السامی نی کہ آغاز عمر مین ہم نی چالیس سال تک
نماز بامداد بوضوء عشا ادا کی ہی رات بہر مین کبہی اتفاق خواب وغیرہ حاجات شکنندۂ
وضو کا ظہور مین نہین آتا تہا اور طریق یہہ تہا کہ بعد ادای نماز عشا ایک پانون سے
کہڑی ہوکر اول ختم قرآن شریف کرتی تہی بعد ازان ادای نماز تہجد کر کر تا نماز صبح
بمراقبہ و عبادت الٰہی مصروف رہتی تہی اور ایسا اتفاق کئی دفعہ وقوع مین آیا کہ آپ نے
چالیس چالیس روز تک کہانا نہین کہایا اور نیز فرمایا جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالی
عنہ نے کہ ایک دفعہ ہم جنگل مین تہی ایک شخص اجنبی ہماری پاس آیا اور بولا کہ آپکو
کچہہ آرزوی محبت اور دوستی کی کسی سی ہی ہم نی جواب دیا کہ ہان اگر ہم سی کوئی
دوستی کریگا تو بندہ ہی اوسکا دم بہریگا تو کہنی لگا کہ اگر آپ شرط محبت مین محکم
ہین تو جب تک مین پہر نہ آؤن آپ اس مقام سی کہین نہ جانا یہہ کہہ کر وہ تو چلا گیا
اور ہم بانتظار کمال تا ایک سال وہین کہڑی رہی بعد سال کی پہر وہ شخص آیا اور
ہم سی ملکر اوسنی فرمایا کہ آپ ابہی اپنی آپ کو یہان ہی ٹہرانا جب تک مین نہ آؤن
کہین نہ جانا مین ابہی آؤنگا اور آپکی ہمراہ کہر تک جاؤنگا چنانچہ تا مدت ایک سال پہر وہ
صاحب کمال غائب رہا اور ہم بانتظار اوس یار غمخوار کے اوسی بیابان بی نشان
مین تنہا دم بی یار و بی ہمدم حاضر رہی جب تیسری مرتبہ وہ حضرت آئی تو نان اور شیر
ہمراہ لائی اور کہنی لگی کہ ہم خضر ہین اور جناب الٰہی سی مامور ہین کہ آپکی ساتہہ کہانا
یکجا کہائین اور صحبت کا حظ اوٹہائین چنانچہ حضر علیہ السلام اور ہم نی باشتیاق تمام
طعام کہایا اور تا شام باہم ہم مجلس و ہمکلام رہکر مرخص ہوئی کہتی ہین کہ اون تین سال مین

کہ آنحضرت بانتظار حضرت خضر علیہ السلام کے عین جنگل مین قیام پذیر رہے غذا و خورش
آپکی سوای ذکر الٰہی کی اور کچھہ نہ تہی **فرد از مولف** خواب و خور سی کب ہین محروم محو
دیدار آپکے + کام کب کہتے ہین جگ سے عاشق زار آپکے + **اور نیز روایت ہے**
کہ فرمایا جناب غوث الاعظم نے محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی نے کہ ایکدفعہ
ہم نے ذات کبریا خدای جل و علا کی ساتہہ عہد کیا تہا کہ طعام نہ کہاوینگی جبتک کے
کوئی لقمہ اپنی ہاتہہ سی اوٹہاکر اپنی ارادہ سی ہماری موہنہ مین نرکہی گا اور نہ پیوینگی
ہم پانی جب تک کہ کوئی یار جانی برتن پانی کا اپنی ہاتہہ سی اوٹہاکر ہماری لب سے
نہ لگا ویگا چنانچہ چالیس سال اسی حالت پر گذر گئی من بعد ایک شخص آیا اور جون
طعام لایا اور ہماری روبرو رکہکر مستدعی کہانی کہانے کا ہوا اوس وقت نفس نے
چاہا کہ لقمہ طعام اوٹہاکر تناول کری مگر ہم نے نفس پر عتاب کیا اور اوسکو جواب
دیا کہ ہم اپنی عہد سی کہ خدا کے ساتہہ کیا ہی نہ پہرینگے اوسوقت نفس نے فریاد کے
اور پکارا کہ الجوع الجوع ہمنے اوسکے فریاد پر کچھہ التفات نہ کیا مگر شیخ ابوسعید مجری
رحمۃ اللہ علیہ اوسوقت سر راہ تشریف لئی جاتی تہی اونہون نی فریاد ہمارے
نفس کے سنکر قیام فرمایا اور فرمایا کہ یہہ فریاد کس مظلوم کی ~~ہے~~ ہم نی کہا
کہ نفس ہمارا بسبب بہوکہہ کے فریاد کرتا ہے مگر روح ہماری ہنوز برقرار ہے اور طالب
انوار دیدار یار ہے شیخ ابوسعید یہہ بات سنکر متبسم ہوئے اور فرمایا کہ ہمارے ساتہہ
چلی آو ابہی ہم چلنی کی تجویز اور فکر مین بیٹہی ہی کہ خواجہ خضر علی نبینا و علیہ السلام آئے
اور فرمانی لگی کہ جلد شیخ ابوسعید کے گہر چلئے سو موجب کہنے خضر علیہ السلام کے
ہم روانہ بطرف خانہ آن کرامت نشانہ کی ہوئی جب پہونچی تو دیکہا کہ شیخ صاحب دہلیز
دروازہ پر کہڑے ہوئی ہماری انتظار کر رہے ہین جب ہمکو دیکہا تو فرمایا کہ یا عبد القادر
ہمارا کہنا کیا آپ کی واسطی کافی نہ تہا کہ بلا اجازت خضر علیہ السلام کے آپ اپنی مقام
دل آرام سی نہ اوٹہی پہر ہمکو اپنی مکان عالی شان مین لی گئی اور طعام پکا کر لائی اور لقمہ
اپنی ہاتہہ سی اوٹہاکر ہماری موہنہ مین دیا اور بہ نہایت مہربانی سی کہانا کہلا کر سیر کیا

اور حجرہ مبارک پیا اور پیار کر ہماری دوش سی ہم آغوش کیا اور مریدان خاص الخاص
اپنی مین ہمکو بہی سرفراز کر کر مستفیض فیض عام کر دیا اور نیز روایت ہی کہ ایکروز
حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام بخدمت بابرکت آنحضرت کی حاضر ہوئی اور تذکرہ
عرفان الہی مین آنحضرت سی گفتگو کرتی رہی آنحضرت نی سوالات خضر علیہ السلام کی جواب
شافی دی کہ خواجہ خضر علیہ السلام لاجواب ہوگئی جب آپنی دیکہا کہ خضر کو کچہہ جواب باصواب
ہماری سوال کا میسر نہین ہی تو متبسم ہوکر فرمایا کہ یا خضر آپنی کہا تہا کہ موسی علیہ السلام کو
کہ میری ساتہہ ٹہرنی کی تو طاقت نہین رکہتا لیکن تو خضر ہی اور مین محمدی ہون یہہ گیند
مین ہون اور تو ہی اور یہہ گیند ہی اور میدان ہی اور گواہ محمدؐ ہی اور رحمان ہی اوس
دیکہو گہوڑا میرا زین کیا ہوا اور لگام دی ہوئی اور کمان میری زہ کی ہوئی اور تلوار
میری برہنہ **از مولف** پیر جیلان ہادی راہ یقین + خضر شد از حرمن او خوشہ چین
غاشیہ بردار جدش گشتہ اند + در شب معراج جبریل امین + گشت روشن آسمان از نور او
عزت گلزار شد روی زمین + نام نامی یافت در جن و بشر + شاہ دنیا شاہ عقبی شاہ دین
گشت مقبول خدای عز و جل + ہر کہ او آمد بزیر آستین شد سرا با نور چون ماہ تمام + جسم
او از نور ختم المرسلین + سید ہوت شد خاک بوس در گہت + سرور مسکین غلام کمترین

مناقب شصتم دربیان بہیجنی عرضی کی بادشاہ ملک نیمروز سے درباب جانے آنحضرت کے اوسکے پاس بطمع دینی نصف ملک نیمروز کے اور لکہنا جواب کا آنحضرت نے بہ تحریر ایک رباعی کے

روایت ہی کہ جن ایام مین جناب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر شہر بغداد مین
اکر تخت ولایت پر ممتاز ہوئی اور آوازہ فیض اندازہ آنجناب شرق سی تا غرب پہونچا تو
ہر ایک خادم اہل خدمت و مرید با ارادت دور و نزدیک سی حاضر دربار فیض آثار ہوکر
مستفید و مستفیض ہوئی مگر خلیفہ بغداد حاکم مسکن خاص آنحضرت مذہب حق نہ رکہتا
یعنی مذہب معتزلہ کا پیرو تہا سو یہہ مذہب باطلہ خلیفہ بغداد کا آپ کی خاطر دریا ماثر پر
نہایت گزرتا تہا جب یہہ خبر سلطان عالی شان ملک نیمروز کو پہونچی تو ایک عرضی

اسمی آنجناب بدین مضمون لکہی کہ خلیفہ بغداد نہایت ناقدرشناس ہی کہ آپ جیسی ولی کامل
اور مخدوم اکمل کی قدر نہین جانتا اور آپ کی طریق مستقیم کا پیرو ہوکر سعادت دارین
حاصل نہین کرتا پس اگر آپ براہ عنایات بی غایات رونق افزاس ملک کے ہوجاوین
تو واسطی خرچ وخوراک خادمان درگاہ فلک پایگاہ آنجناب کی ملک نیمروز کا نذر
خدمت عالی درجت کرونگا یہہ رقیمہ محبت ضمیمہ اوس بادشاہ عالی جاہ کا سنکر
آنحضرت نی یہہ رباعی اوسکی پشت پر لکہہ کر بطور جواب ہی رقیمہ واپس بہیجا **رباعی**
چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد + با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم + تا یافت جان من
خبر از حال نیم شب + صد ملک نیمروز بیک جو نمی خرم + کہتی ہین کہ جب خلیفہ بغداد کو
اس حال سی اطلاع ہوئی تو مشرف خدمت کیمیا خاصیت ہوکر جرائم گذشتہ سی تائب
ہوا اور آئندہ کی واسطی عقیدہ دین حق اختیار کیا + **غزل از مولف** ہر کہ باشد طالب
خاک درش + زر نماید در نظر خاکستریش + رست آمد از جناب کردگار + خلعت اکرام در
زیر برش + بر رخش می تافت لمعان نبی + شد عیان از سینہ نور حیدرش + زیر پا
آورد سرہای سران + گشت زیبا تاج شاہی بر سرش + گشت سرور سرور دیدار او +
پس چہ کار آید ورا مال و زرش + **مناقب شصت وسوم در احوال ایک**
خادم جناب غوث الاعظم کے کہ اوسنے پسر بادشاہ جنیان
کو سانپ تصور کر کر قتل کیا اور بحکم بادشاہ عالیجاہ واجب
القتل ٹہرا اور پہر بامداد جناب غوث الثقلین خلعت فاخرہ
پہن کر پیشگاہ بادشاہ سی رخصت ہوا عندلیبان ہزار داستان و
مداحان صدق ترجمان بوستان تعریف مین اس طرح پر گویا ہین کہ ایک دن ایک خادم
خدمتگار جناب محبوب پروردگار معہ دو چار یاران غمگسار شہر سے باہر سی بارادہ
سیر گلزار وبیابان پر سبزہ زار گیا سیر کرتی کرتی دور نکل گیا تو کیا دیکہا کہ اندرون
گلزار ایک مار سیاہ مابین گیاہ چہپا ہوا بیٹہا ہی خادم غوث الاعظم نی جو اوس مار خونخوار
کو دیکہا تو بحکم اقتلوا الموذی قبل الایذای عصاہی دستی سی ایک ضرب کاری اوسکے سر پر

که وه سانپ کانپ کر مر گیا جب وه مار خونخوار فی النار ہوا تو اوسی وقت ایک
ایسی آندہی آئی که تمام عالم پر اندہیری چہا ئی اور تندی ہوائی کوه ربا سی وه خادم
اکرم ایسا اوڑا که رفیقان پاک جان کی نظر سی غایب ہوگیا بوقوع این واقعه جان کاه یاران
دل خواه جو ہمراه اوس عالی جاه کی تہی سخت گہبرائی اور اوسکی تلاش مین قدم اوٹہائی
جب ہر چار سو خوب جستجو کری اور کچہه نشان اوس بی نشان کا نه ملا تو مایوس بصورت
منحوس ہوکر بیٹہه گئی اتنی مین وه جوان بیابان سی باین صورت که خلعت فاخره در بر و
تاج شاہی بر سر باد پای باد رفتار پر سوار نمودار ہوا اور دوستان جان نثار اوسکو دیکہکر
نہایت خورسند ہوی اور حال واقعه دریافت کیا وه خادم جناب اعظم بولا که بمجرد قتل
ارقم اوس مار خونخوار کے طائفه جنیان اس بیان سی مجکو اوٹہا کر لیگئی اور مانند
خونیان دونو ہاتہه پشت پر باندہکر مجکو روبروی بادشاه والا جاه حاضر کیا اور دیکہا
مینی که ایک بادشاه عالی پای گاه تخت مرصع پر شمشیر برہنه ہاتہه مین لئی ہوی بیٹہا ہی
اور لاش دل خراش ایک جوان عالی شان کی سر سی خون بہتی ہوئی پایه تخت کی آگے
پڑہی ہی اور حاضرین نی عرض کیا که یہه صاحبزاده جوان بخت جسکی لاش پایه تخت
کی آگی رکہی ہی واسطی سیر گلزار و صحرای پر بہار کی گیا تہا اور بصورت مار بدل کر سیر
بیابان رشک گلستان کر رہا تہا یکایک اس قاتل بی رحم و ظالم ناخدا ترس نی ایک
ایسی لاٹہی ماری که یہه جوان والا شان جان بحق تسلیم ہوگیا بادشاه یہه حال شاد
شاہزاده عالی جاه کا سنکر سخت غضبناک ہوا اور مجہه سی مخاطب ہوکر بولا که ای قاتل
تو نی ناحق میری بیٹی کو کس واسطی گہایل گیا مین نی درجواب عرض کی که مین نی ہرگز
اس جوان بلند مکان کو قتل نہین کیا حاضرین نی نشان دیا که یہه جو آله قتل اسکی ہاتہه
مین ہی ابتک خون آلوده موجود ہی انکار اس گنه گار کا محض اپنی جان کی بچانی کے
واسطی ہی بادشاه نی وه عصا خون بہرا ہوا دیکہه کر فرمایا که اگر تو نی اس مقتول کو
قتل نہین کیا تو تیرا عصا اور کس شخص کی خون سی بہرا ہوا ہی مین نی عرض کی که اس
عصا سی مینی اس جوان عالی شان کو نہین مارا بلکه ایک مار نابکار دشمن خونخوار کو

قتل کیا ہی بادشاہ بولا کہ وہ سانپ سانپ نہ تہا بلکہ وہ میرا یہہ ہی فرزند دلبند تہا کہ بصورت مار مبدل ہو کر سیر کرتا پہرتا تہا مین نی پہر جواب دیا کہ اگر مین جانتا کہ وہ فرزند ارجمند بادشاہ عالم پناہ ہی اور پہر مرتکب اس حرکت ناشائستہ کا ہوتا تو فی الحقیقت قتل کرنا میرا واجب تہا اب ہی فرد واجب القتل ہون اور لایق تلوار ہون این + ہان میان سچ ہی کہ ایسا گنہگار ہون مین + یہہ مظہر آفات سنکراون بادشاہ نی تہوڑی دیر تامل کیا اور من بعد قاضی شرع سی کہ حاضر الوقت تہا فرمایا کہ اب تم اس قاتل کی واسطی عند الشرع شریف کیا حکم دیتی ہو قاضی سنتم راضی بولا کہ اس خونی کو قتل اس مقتول سی ایک طرح اقبال ہی اور گواہان رویت ہی گواہی معائنہ حال کی دیتی ہین اور آلہ قتل ہی خون آلودہ موجود ہی مدیو جوہات موجہ و دلائل مستحکم جرم قتل عمد بذمہ اس قاتل بی رحم کی بخوبی ثابت ہی اور قتل کا عوض قتل ہی لہذا میری رای مین یہہ قاتل واجب القتل ہی جب قاضی نی بہی حکم قتل کا بنسبت مجہہ بی گناہ کی صادر کیا تو پیشگاہ بادشاہ سی جلاد بدنہاد کو حکم ہوا کہ فی الفور مجکو بید ریغ تہ تیغ کری اوس وقت سخت مین جب مین بی کس نی کوی دادرس اپنا نہ پایا تو دست مناجات و تضرع اوٹہایا اور دل سی رجوع بجناب ملاذ بیکسان کا معلی القاب محبوب سبحانی قطب ربانی شاہ عبد القادر جیلانی ہو کر عرض کی کہ ای بی کسان و زور کمزوران یہہ وقت نہایت سخت تیری خادم زار ناکردہ گناہ گرفتار ہو رہا ہی اب سوای ذات بابرکات اپکی کوی خبر گیر مجہہ دلگیر کا نہین ہی کہ میری مدد کو اوی اور یہہ بار مصیبت میری سر سی اوٹہادی **ازمولف** شہ کون و مکان مدد کیجی + سید مہربان مدد کیجی + چہوڑ کر تیری آستان یا پہر + اب مین جاؤن کہان مدد کیجی + ہون سراپا تیرا مین بندۂ زار + دستگیر جہان مدد کیجی + قید غم مین ہون مین بہت نالان + بادشاہ شہان مدد کیجی + مہربان ہوکی اتنی سرور پر + سرور سروران مدد کیجی + بمجرد اس التجا کی ایک شخص سوار ہاتہہ مین تلوار عین دربار مین نمودار ہوگیا اور جلاد بیداد کے ہاتہہ سی صمصام خون آشام چہین لی اور بآواز ہیبت ناک بادشاہ والاجاہ کی طرف پکار کر بولا کہ ای بی ہوش حق فراموش تو نہین جانتا کہ یہہ شخص مرید باارادت و خادم اہل خدمت

جناب غوثیہ ہی اگر ایک بال بہی اسکا بینگا ہوگا توکیا جانی کیا وبال تمپر آئیگا اور کیسی
مصیبت تو اوٹہائیگا کہ جان سی جائیگا بادشاہ والاجاہ یہہ تقریر دلپذیر اوس شخص
کی سنکر ماری خوف کی کانپا اور لرزہ کہاکر زمین پر گر پڑا اور دوڑکر خادم حضرت کے
پاؤن پکڑی اور ہاتہہ جوڑکر بولا کہ مین نی بتصدق قدمین شریفین آن سید کونین نور
العین حسنین غوث الثقلین کے اپنی بیٹی کا خون تجکو معاف کیا اور ایک خلعت گران بہا
واسپ بادپا تجکو عطا کرکر رخصت کیا اور جنبیان کو حکم دیا کہ اس شخص کو جس مقام دل
آرام سی لائی ہو وہان پہونچا دو غزل از مولف کیا ہی روشن ہوگیا نام خدا نام آپکا
وردہی ہر ایک نی بان پر جا بجا نام آپکا + غوث وقطب و متقی و مرشد و مخدوم خلق + سید
عالم ہی فخر اولیا نام آپکا + نقش ہی ہر ایک نگین دل پہ اسم محی دین + لوح جان پر کیا
منقش ہوگیا نام آپکا + دستگیر ماندگان ہی یہہ لقب تیرا عیان + ہی خبر گیر جہان
مشکلکشا نام آپکا + زاہد و عابد امین و مامن وملجای خلق + قطب ربانی ہی محبوب خدا
نام آپکا + بولتی ہین لوگ دنیا مین بہر بازار وکو + قبلہ اہل مراد او مجتبی نام آپکا + مقتدای
دین امام امت خیر البشر + پیشوا اور ہادی راہ ہدا نام آپکا + پڑہ دیا صل علی صل علے
صل علی + کوبکو جان اور دل سی جسنی سن لیا نام آپکا + وصف گیسو مین تیری اور یاد رخ
مین دمبدم + وردہی سرور کو ہر صبح ومسا نام آپکا + **مناقب شصت وچہارم در بیان دور ہونی وبا کی بدعای آن سرور اولیا شہر اشرف البلاد بغدادسی** صافی ضمیران اہل صفا ومشایخان بشیخت انتمار روایت کرتی ہین کہ ایک سال
پروبال مین شہر اکرم البلاد بغداد اسقدر مرض وبا پہیلا کہ ہر روز صدہا سکنا اوس شہر
دلربا کی ببلای وبا مبتلا ہوکر فنا ہوجاتی تہی جب زور وشور طاعون زبون سی ہزارون
زندہ درگور ہوی تو آخر الامر رعای بیکس بخدمت آن شہنشاہ دادرس حاضر ہوئے
اور شکایت کی کہ اس مرض وباجان ربا سی ہزارون انسان و وغیرہ ذی جان تلف
ہوچکی ہین لہذا امداد ہو کہ دل غمگین ہمارا شاد ہو ارشاد ہوا کہ گرد اگرد مدرسہ معلی ہمارے کی
جسقدر گیاہ ہی وہ گیاہ اس مرض مہلک کا دوا ہی جو شخص اوس گاہ مین سی ایک تنکا بہی

کہاہی گا مرض طاعون زنون سی نجات پاہی گا لیں ہزارون بیمار بحالت زار بدربار
فیض آثار محبوب کردگار آتی اور کاہ کا پتا کہاتی فی الفور شفا پاتی چنانچہ ہجوم خاص
وعام سی وہ کاہ تمام ہوا اور عرض ہوئی کہ یا حضرت اب گیاہ تمام ہی اور مرض کا ہی
انجام ہی مگر ہنوز کچھہ باقی براہی نام ہی اس مین کچھہ ارشاد ہو کہ رعایا آپکی آباد ہو حکم
ہوا کہ اب جو کوئی بیماری مدرسہ علی سی ایک چلو پانی پئی گا اگرچہ مردہ ہو جئی گا پہر تو بعنایت
یزدانی و توجہ محبوب سبحانی کئی ہزار بیمار نے دوبارہ مدرسہ کی پانی سی زندگانی پائی
بلکہ ابتک کے صدہا سال گذر گئی ہین جب کسی قحط و یا وبا و یا امساک باران شہر بغداد
مین ظہور کرتا ہی تو سکان ہی شہر بخانقاہ عالی جاہ آن شاہنشاہ حاضر ہوکر بدبدکر یان
وسینہ بریان دعا کرتی ہین فی الفور اجابت رحمانی و توجہ محبوب سبحانی وہ وبا یا بلا
جس مین وہ مبتلا ہوتی ہین رفع ہو جاتی ہی **غزل از مولف** پیر محی عجب شاہ زمن پیدا
ہوئی + واہ کیا اعدای دین کی صف شکن پیدا ہوی + خانۂ دین ہو گیا پرنور دم سے آپکے
فی الحقیقت آپ شمع انجمن پیدا ہوئی + ایک یکتا سرو خوش انداز بستان نبی + نوگل
رنگین بباغ پنج تن پیدا ہوی + گلرخ و گلچہرہ و گلفام و گلبر و رشک گل + گلبدار و عنبرت
گل گلبدن پیدا ہوئی + کیا لکھون صل علی اخلاق شیرین آپکی + کم سخن شیرین زبان
شیرین سخن پیدا ہوی + نونہال باکمال گلستان حیدری + تازہ تر یہہ گلشن باغ
حسن پیدا ہوئی + المدد ثم المدد یا حامی دین نبی + سیکڑون سرور یہ ہین رنج و محن
پیدا ہوی +

منقبت شصت و پنجم در بیان خاموش ہونی جناب غوث الاعظم کے سخنان دنیاوی سی اور پہر کلام کرنا بارشاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے و نیز در ذکر بعضے اخلاق و اوصاف آنحضرت معدن برکت کے

فرمایا جناب محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین
عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی نی کہ جب عمر شریف اینجانب کی تعداد پینتالیس
سال کی پہونچی تو ارادہ ہمارا یہہ ہوا کہ اب سوای ذکر الہی ہم کچھہ زبان پر نہ لاوین گے
اور تادم عمر کسی سی بات تک نکرین گی چنانچہ چند سال ہم خاموش رہی جب تاریخ

شانزدہم ماہ شوال سنہ پانصد بست و یک ہجری مقدس روز سہ شنبہ ہو بجی تو رات کو
ہم نی جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک العلام کو خواب مین دیکہا کہ فرماتی ای نور العین دلبند
حسنین کسواسطی تم لوگون سی کلام نہین کرتی پہر فرمایا کہ مونہہ کہولو جب نے مونہہ کہولا
تو حضرت نی کچہہ پڑہ کر سات مرتبہ ہماری منہہ مین پہونکا اور فرمایا کہ بولو خدا بول تمہارا
اونچا کری جب ہم خواب سی بیدار ہوی اور بعد نماز مدرسہ معلی مین تشریف لی گئی تو دیکہا
ہزاران ہزار طالبان کلام وعظ التیام دروازہ مدرسہ پر جمع ہین اوسوقت ہرچند ہم نی بولنا
چاہا مگر زبان نہ چلی اور نہ مونہہ سی بات نکلی اتنی مین ازواج طیبہ جناب امیر المومنین امام
المسلمین سید الصالحین محرم اسرار خفی وجلی حضرت علی تشریف فرما ہوی اور فرمایا
کہ ای نور چشم کسواسطی سخن نہین کہتی ہم نی عرض کی کہ بابا میری زبان نہین چلتی فرمایا کہ
مونہہ کہولو جب ہم نی مونہہ کہولا تو اونہون نی چہہ مرتبہ کچہہ پڑہ کر ہماری مونہہ مین دم کیا اور
فرمایا کہ کلام کرو اللہ تعالے تمہاری کلام کا نیک انجام کری تو ہم نی عرض کی کہ یا حضرت حضرت
رسالتمآب علیہ الصلوۃ الملک الوہاب نی میری مونہہ مین سات دفعہ دم کیا تہا او آپ نی
چہہ دفعہ کیا ہی اسمین کیا حکمت ہی فرمایا کہ بپاس ادب آنحضرت کی ساتوین دفعہ ہم نی دم
نہین ~~کیا اتنی~~ بات فرما کر تشریف فرما ہوی اور ہم نی وعظ کہنا شروع کیا اور نیز جناب
شیخ ابو القاسم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہ ایک محبوب خاص محبوب سبحانی تہی فرماتی ہین
کہ جسوقت جناب غوثیہ منبر پر اجلاس فرما کر وعظ کیا کرتی تہی تو سیڑہی زیر پایہ منبر
حاضر ہوتا تہا اور دو نقیب آنحضرت کی بہی دونو پای منبر انور کی پکڑ کر کہڑی رہتی تہے
اور جو کوئی شایق اوسوقت داخل محفل خلد منزل ہوتا تہا اوسکی بدبوت حاضری سے
گوشگذار حضور کی کردیتی تہی اور بوقت اجلاس اوسقدر ہجوم عام سامعان کلام اعجاز نظام
ہو جاتا تہا کہ بہ فرط گرمی و حرارت اجتماع کی کئی آدمی جان بحق تسلیم ہو جاتے تہے اور چار سو
دبیر خوش تحریر ہر ایک اقلیم کے شاہ عالی جاہ کی ملازم ہین و بسیار آنحضرت کے حاضر
رہکر کلام فیض التیام حضرت کی قلم بند کرتی تہی اور نیز شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتی ہین کہ بہ مجلس جناب فلک کاب غوث الاعظم ہمنی صدہا دفعہ زیارت سرکت حضرت

عالی درجت ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم کی گری ہی بلکہ جب قدر ارواح مطہر مرسلان والاشان وپیمبران بلند مکان ہین سب کی سب مجلس عالی محبوب الٰہی کی رونق افروز رہتی تہی اور کئی دفعہ ہمنی فرشتگان آسمانی وملائکان کروبیانی کو فوج درفوج روبروی آنحضرت کے حاضر دیکہا ہی کہ آپ کی سخنان دلاویز وتقریر محبت آمیز سنکر مستفید ومستفیض ہوتی تہی اور نیز جناب شیخ الابرار عبدالجبار نورالعین آن محبوب کردگار فرماتی ہین کہ والدی وسیدی ومولای شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی اکثر زبان حق ترجمان سی فرمایا کرتی تہی کہ ہذا وجود جدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا وجود عبدالقادر اور نیز روایت ہی کہ جناب سید العاشقین والمعشوقین سیدنا محی الدین ہر روز جمیع سو چالیس شاگردان دانشمند کو تعلیم علم تصوف وتوحید کیا کرتی اور جس طالب علم کی پاس کتاب نہین ہوتی تہی اپنی قلم کرامت رقم سی لکہکر عنایت کرتی اور مریدان با ارادت کو بہی شجرہ عالیہ سلسلہ طیبہ تحریر فرماکر عطا کرتی اور جب کبہی بمقتضای جسم عنصری وقوع حدث ہوجاتا تو آپ غسل ووضو تازہ کرتے اور غسل کی واسطی ہی برلب پایا حوض کی تشریف لی جاتی بلکہ ایک روز آنحضرت کو کچہہ خلل اسہال کا ہوا اور رات بہر میں باون مرتبہ اتفاق جانی بیت الخلاء کا عمل مین آیا تو آپ نی باون مرتبہ ہی غسل تازہ کیا اور جب اتفاقات زمانہ سی غلام یا کنیزک آپکی بیمار ہوجاتی تو خود بازار مین واسطی خرید اشیاء ضروریہ کی جاتی اور ہنگام سفر ہی غلامان اپنی کو تکلیف کرنی کام کی نہین دیتی تہی یہانتک کہ بعض اوقات آٹا ہی چکی مین پیس لیا کرتی اور خود ہی خمیر کرکر اوسے روٹیان پکاکر ہر ایک مسافر کو تقسیم فرماتے اور حسن اخلاق آپکی ایسی تہی کہ جو کوئی خورد وبزرگ آپکی حصول زیارت کے واسطے حاضر ہوتا اوسکے تعظیم کو خود بدولت کہڑی ہوجاتی اور اکثر کہانی مین آپ ترک حیوانات فرماتی تہی کہ کہانا آپ کا بغیر گوشت اور گہی اور دودہ اور خضرات کی ہوتا تہا اور طعام بی نمک کی طرف ہی اکثر میل تہی اور ایک ایک دن مین صدہا کرامات وخوارق عادات آپکی وجود بابرکت آموداسی ظاہر ہوتی تہین کہ خارج حاطہ تحریر اور تقریر سی ہین اور ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ آنحضرت

مخزن کرامت رستہ مین تشریف لئی جاتی تہی کہ سات کس طفلان خورد سال سی آپکی ملاقات
ہوگئی اون مین سی ایک لڑکی نی ایک دینار حضرت کو دیکر عرض کی کہ میری واسطی شیرینی
بازار سی لی آئی جب شیرینی لاچکی تو دوسری لڑکی نی دینار دیکر آپکو شیرینی کی واسطی
بہیجا جب اوسکی شیرینی بہی لی آئی تو تیسری نی بہی ایسی ہی تکلیف دی اسی طرح ساتون
لڑکون نی نوبت بنوبت آپکو شیرینی کی واسطی بہیجا اور آنحضرت نی بہی سب کے خاطرداری
کی اور اپنی جسم مبارک پر تکلیف اوٹہا کر کسی کو رنجیدہ نکیا اور آنحضرت کی عبادت کی یہہ
حالت تہی کہ آپ ہر شب دو سو رکعت نماز نفل ادا کرتے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ سورہ
مزمل بارجان پڑہا کرتی اور کبہی اتفاق پڑہنی سورہ اخلاص کا ہوجاتا تو کم سو بار سے
نہ پڑہتی اور بعد ادای نماز تہجد کی ختم قران شریف کسی سی کلام نکرتی اور ذکر مجموعہ جیل اسم
کو تین سو ساٹہہ مرتبہ ذات کو اور اوسیقدر دن کو دور کیا کرتی اور دعای سیفی و بانت العظمت
و انت القدرت الکبریت وسیف اللہ وعظمت کبیر بہی بعد نماز چاشت و نماز زوال و عصر
اکثر پڑہتی تہی اور شجرہ سلسلہ مبارک شجرہ جلیدیہ و درود اکبر و نود نہ نام باری تعالے
و نود نام نبوی کا اکثر ورد رہتا تہا اور ایک دفعہ حضرت نی چار سال کی خلوت کی کہ اوس
مین سات روز کا روزہ ہوتا تہا آٹہوین روز شام کو افطار ہوتا تہا اور یہہ تو عادت معہودہ تہی
کہ آپ جو بہی رہ رکہا نا کہایا کرتے تھے اور جب کبہی ذکر توحید کا آجاتا تو آنجناب بان گوہر
افشان سی فرماتی کہ جب موحد مقام توحید تک پہونچ گیا اوس مقام مین نہ موحد رہا اور نہ
توحید نہ واحد نہ رہا نہ خودی نہ خدا نہ بندہ نہ بندگی نہ ہستی نہ ذات نہ جبرئیل نہ قران
نہ ولی نہ ولایت نہ صفت نہ موصوف نہ اسم نہ مسمی نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ بہشت نہ دوزخ
نہ روشنی نہ تاریکی نہ نفی نہ اثبات نہ آسمان نہ زمین نہ مقام نہ منزل نہ طلب نہ طالب نہ مطلوب نہ
عشق نہ عاشق نہ معشوق نہ آدم نہ ابلیس نہ کفر نہ اسلام نہ کافر نہ مسلمان نہ مومن نہ ایمان نہ حلال
نہ حرام نہ وجود نہ مقام نہ استقامت اور جب موحد نی اس مقام مین استقامت کی گویا موحد
توحید مین آگیا کہ التوحید ترک التوحید فی التوحید اور توحید وہ ہی کہ اس زبان سے
بیان نہین ہوتی اور دل سی ذکر نہین کیا جاتا اور آنکہون سی دیکہا نہین جاتا اور کانون سے

سنا ہہین جاتا توحید اگر ہی تو یہہ ہی کہ اللہ بس باقی ہوس غزل از مولف جو کہ باتوین
سنگ رسبار جیلانے ہوئے + رستم عالم ہوئے اور شبر سبدانی ہوئی + خبد امجد آپکی جب صاحب لولاک
تہی + بس تو پہر بنیاد عالم کی یہی بانی ہوئی + غوث اعظم شاہ اکرم معدن نور خدا + جن پہ روشن
سر سبر افوایز دانی ہوی + کردیا سر سبز دم مین سبزہ بی آب کو + چرخ دین پر یہہ عیان ابر
بارانی ہوی + ایک فقط سرو رہ یکبہی مہربانی آپکی + جن و انسان آپکی احسان کی حسانی
ہوی + مناقب شصت و ششم دربیان پوشیدہ ہوجانی آنحضرت مخزن کرامت
کی رستہ مین نظر فیض اثر صاحبزادہ عالی تبار سید عبد الجبار سی او تلاش
کرنا اونکا اور پہر پانا حضرت کا حجرہ مبارک سی روایت ہی کہ ایک روز جناب عالم افروز
شمع شبستان نبوت چراغ دودمان رسالت یعنی سیدنا و مولانا محبوب سبحانی شاہ
عبد القادر جیلانی ہمراہ صاحبزادہ عالی تبار شیخ عبد الجبار کی مکان مدرسہ معلی سی بوقت
شب طرف دولت خانہ کرامت نشانہ تشریف لئی جاتی تہی جب متصل دروازہ فیض اندازہ
شبستان عالی کی پہونچی تو آنحضرت صاحبزادہ والا درجت کی نظر سی غائب ہوگئی بوقوع
اس حال حیرت مال صاحبزادہ بلند ہمت نہایت پر ملال ہوئی اور آخر الامر جستجو کرتی ہوی اندر
دولت خانہ معلی ہوی اور والدہ ماجدہ اپنی سی دریافت حال کیا اونہون نی فرمایا کہ آنجناب
کئی دن سی تشریف اور خانہ والا ہہین ہوی اور حجرہ مبارک مین مقام مدرسہ مصروف بعبادت
الٰہی رہتی ہین چنانچہ صاحبزادہ صاحب حسب مصدیق قول اپنی والدہ مکرمہ کے بدروازہ حجرہ تشریف
لی گئی تو زنجیر حجرہ کے اندر سی بند پائی فرط ادب سی تاب سخن نہ لا سکے ناچار آدہی رات تک
وہین کہڑی رہی جب تہوڑی رات رہی تو آنحضرت بارادہ خود باہر حجرہ سے تشریف لای اور
فرزندار جمند سی متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای نور العین کیا تم نی ہماری رستہ سی پوشیدہ ہوجانے
مین تعجب کیا ہمارا یہہ طریق ہی کہ لوگون کی سامنی روانہ سمت خانہ ہوجاتی ہین اور پہر راستہ
سی لوگون کی آنکہون سی پوشیدہ ہوکر حجرہ مین آتی ہین اور رات بہر بعبادت معبود حقیقی مصروف
رہتی ہین اگر عوام لوگون کو واضح ہوجای کہ ہم رات بہر اپنی گہر نہین جاتی اور رات کو بمقام
مدرسہ رہتی ہین تو سب خدام والا مقام ہماری ہی ہماری محبت سی یہان ہی رہین اور

گہرون کا جانا ترک کردین اور سلسلہ تولد و تناسل و نکاح بسبب جانی گہرون کی موقوف
ہوجاوی **مناجات از مولف** غوث اعظم محی دین فخر نبی آدم ہوئی + سید جن و بشر
اور سرور عالم ہوئی + زور بازوی علی اور وارث ارث نبی + کیا ہی یہہ میدان دین مین تانے
رستم ہوئی + رحم کردین محی دین جن پر براہ مرحمت + بس وہی جاکر حریم رازکے محرم ہوئے
دم مین اجائیگا دم دم بہر مینا ہی عیسی نفس + بندہ بیدم کے اگر تم مونس و ہمدم ہوئے + مہر کے
جسپر نظر ہوجای وہ سرور ہنی + غوث اعظم کی کرم جن پر ہئی وہ اکرم ہوی +

مناقب شصت و ہفتم در بیان ایک عورت خادمہ آنحضرت کی کہ اوسنے بتوجہ آنجناب ایک مرد فاسق سی نجات پائی

روایت ہی کہ ایک عورت نہایت خوبصورت نیک طلعت اشرف البلاد بغداد مین رہتی تہی اور بعالم جوانی بہدایت ربانی اوسکو ایسا اشتیاق خدمت محبوب سبحانی تہا کہ ہر وقت بحضور کرامت ظہور آن مخزن نور حاضر رہکر مایہ اندوز سعادت دارین ہوتی اور ایک شخص فاسق خبیث اوس غریب مقبول بارگاہ حبیب پر ایسا عاشق تہا کہ مانند سایہ دنبال اوسکی رہکر منتظر ہر وقت تہا کہ کہین اگر اوسکو تنہا پاوی تو دامن عصمت اوسکا ملوث زنا ملوث کرے اتفاقا ایک روز وہ سعادت اندوز بضرورت کسی کار ضروری کی تنہا باہر شہر کے گئی ایسی فرصت کو اوس خبیث نی غنیمت جانکر عورت پر دست تعدی دراز کیا اور ارادہ آلودگی دامن عصمت اوس معصومہ کا کیا عورت نی جو اوسوقت اپنی اوسکو محض بیکس پایا تو دست تضرع بجناب غوثیہ اوٹہایا اور پکاری **رباعی** سید جملہ سیدان فریاد + سرور جملہ سروران فریاد + کیجئی مجہہ بیکس کی امداد + محی دین میری مہربان فریاد + حبیب بعالم باطن فریاد اوس فریادی کی بگوش فریاد نیوش ان پردہ پوش پہونچی تو اوسوقت آنجناب غسل کرکر ادای نماز کے واسطے امادہ تہی اور پاپوش چوبین ہنوز پاؤن مین موجود تہین فی الفور آپنی ایک نعرہ مارا او پاپوش کو ہوا مین پرواز کرکر حکم دیا کہ جاؤ اور اوسکو اوس کافر بدکیش کی ہاتہہ سی چہڑا و بمجرد ارشاد کی پاپوش مثل برق کے اوڑمین اور جہان وہ فاسق اوس نیکس کی حال پر دست دراز کئی ہوئی تہا پہونچین

اور ماری پاپوشون کی مغز اوس نے مغز کا سر سی نکالا اور ایک دم مین کام اوس ناکام کا تمام
کیا جب اوس اسیر پنجہ شر یرنی نجات حاصل کی تو اوسنی پاپوش حضرت کی اوٹھا کر بجدمت
عالی درجت حاضر کی اور دوگانہ شکرانہ ادا کیا اور اپنی زبان سی سب حال حیرت مآل بنا
روبروی خدام والا مقام آنجناب بیان کیا **شعر** چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتیبان +
چہ باک از موج بحران راکہ باشد نوح کشتیبان + **غزل از مولف** دنیا مین بس ہی مرتبہ یہہ
میری پیر کا + قادر ہی نام پیارا ہی رب قدیر کا + مقبول بارگاہ جناب محمدی + محرم ہر ایک
راز کا واقف ضمیر کا + پایا ہی اوسنی دہر مین بس پایۂ بلند + سو پایا ہہ جسکی پشت پہ اوس
دستگیر کا + پر نور چہرہ غیرت خورشید انکا + پر داغ جس سی سینہ ہی ماہ منیر کا + انکے دم
مین اونکی دم سی شفا پاتی ہی مریض + زنجیر توڑ دیتا ہی ہر ایک اسیر کا + مخدوم کل ہی خادم
درگاہ محی دین + رتبہ زیادہ شہ سی ہی اونکی فقیر کا + محتاج کیون کسیکا ہو یہہ سرور غریب
یہہ بالکا ہی اوس شہ پیران پیر کا + **مناقب شصت و ہشتم دربیان گم ہونی شتران
ایک سوداگر مرید آنحضرت مخزن کرامت** سیاحان کشور ولایت و سوداگران
سودای کرامت روایت کرتی ہین کہ ایک سوداگر خادم جناب غوث الاعظم شہر مصر سے
ایک سو بار شتران قند مصری کی لیکر بمراد تجارت راہی سمت مدینہ منورہ ہوا اتفاقا راستہ
بہول گیا اور گذر اوسکا ایک بیابان بی نشان مین ہوا اور شتران شکر و ہمراہیان یکبار
یکبسر اوس سی جدا ہو گئی ہرچند گہبرایا اور چارون طرف قدم اوٹھایا کچہہ نشان نہ پایا ناچار
بحالت زار متوجہ بحضور محبوب کردگار ہو کر پکارا کہ یا شیخ عبدالقادر یہہ بندہ مضطر اس وقت
نہایت حیران و نہایت پریشان ہی **از مولف** خدا کے واسطے کیجے گا امداد + دل ناشاد
کو کر دیجی شاد + جب سوداگر نہایت مضطر ہو کر پکارا تو کیا دیکہا کہ قلہ کوہ پر ایک شخص
سفید پوش نمودار ہوا اور سوداگر کو پکارا کہ مت گہبراو ادہر آو جب نزدیک گیا تو اوس
ندا کنندہ کو نپایا مگر غار کوہ مین اپنی شتر یکسر نمودار پای سوداگر مہار شتر پکڑ کر
خورسند ہوا اور سجدات شکرانہ ادا کئی اتنی مین سب آدمی ہمراہی اونٹون کی بہی آپہونچی
اور بیان کیا کہ ہم تیری تلاش مین معہ شتران بیابان بی نشان مین پہرتی ہتی ایک شخص نے ہمسے

مہار شتران کی چہین لی اور کہا کہ میری پہچھی چلی آؤ اور وہ اونٹون کو لیکر اسقدر دوڑا کہ
ہماری نظرون سی غایب ہوگیا مگر ہم نشان سراغ شتران پر چلی آئی اور اپنی شتر بمعہ مالک
کی پائی **از مولف** ہادی راہ ہدایت خضر گمراہان توئی + ہر چہ ہستی در دو عالم ای شہ جیلان
جیلان توئی + مامن وملجاؤ وماوای غریبان جہان + ہادی دین جای چشم آرزومندان
توئی + دائما جاریست از لطف خدی عز وجل + قلزم دین بحر رحمت چشمہ حیوان توئی +
عالم علم لدنی حاکم حکم بقا + عزت جن و ملایک جہت انسان توئی + سرور دل مردہ را کت
زندہ از فضل عمیم + چونکہ آب زندگانی عیسی دوران توئی + **مناقب شصت وسیم**

در بیان ایک ولی مسلوب الولایت کے اور پہونچنے اوسکے بمراتب علیا بدعائی آن محبوب کبریا راویان شیرین سخن وصافان
نادرہ فن یون روایت کرتی ہین کہ ایک اولیا مقبول درگاہ کبریا ہم عصر آنجناب ولایت
انتساب تہا قضارا وہ بیچارہ بسبب ظہور کسی تقصیر کے عہدۂ ولایت سی معزول ہوا اور یہہ
اوسکا مضمون ہوا کہ ہر ایک ولی بزرگ سی استدعا امداد دعا کرتا مگر نیل مقصود نہ پاتا
آیا جب نامرادی اور بربادی اوس فریادی کی نہایت تک پہونچ گئی تو بدیدہ اشکبار
دآہ شرربار بحضور آن محبوب کردگار حاضر ہوا اور عرض حالت پر آفت اپنی کی کری آنحضرت
نی دست دعا بجناب کبریا اوٹہائی اور دعای مغفرت اوس پر گناہ نامہ سیاہ کی واسطے
مانگی ارشاد ہوا کہ اب نام اس گمنام کا زمرہ اصفیا سے محو ہوکر خیل اشقیا مین نصب ہوچکا ہے
عود ہونا اوسکا ممکن نہین ہی بوقوع اس واقعہ جانکاہ کی جناب غوثیہ نے مکرر بجناب مجیب
الدعوات دعا کی مگر پہر بہی وہی جواب صاف ملا تو تیسری دفعہ جناب محبوب سبحانی نی ناز
محبوبانہ شروع کی اور عرض کی کہ اگر دعا اور التجا بندہ کی حق مین اس غریب بی نصیب کے
قبول نہین ہوتی تو مین بہی بغداد مین نہین رہتا ولایت اس مقام کی کسی اور کو عطا ہو
اور مصلای مبارک اپنا آپنی لپیٹ کر دوش مبارک سی ہم آغوش کیا اور گہر سی روانہ ہوکر
دروازہ فیض اندازہ تک پہونچی سنو نہ ایک ہی قدم دولتخانہ مکرم سی باہر رکہا تہا کہ ہاتف
غیب سی آواز ہوئی کہ ای محبوب مرغوب یہہ شخص مردود اور مغضوب ہمارا ہی تمکو بخشا تہا

کہ اسکی واسطی حمایت اور شفاعت کرتی مگر اب بسبب لحاظ محبوبیت تمہاری کی تقصیر اسکے
معاف ہوئی بلکہ ہزار اور گنہ گار ایسا ہی بدرجہ مغفرت پہونچ گیا آنحضرت نی اس صدا سے
غیبی پر کچھہ لحاظ نکیا اور دوسرا قدم اوٹھایا مکرر صدا ہوئی کہ کہان جاتی ہو آؤ تمہاری
طفیل سی ایک یہہ اور دو ہزار گنہ گار اور بخشا گیا اس صدا پر بہی حضرت نی کچھہ خیال نکرکر
تیسرا قدم اوٹھایا تو سہ کرر ارشاد ہوا کہ ایک یہہ گنہ گار اور تین ہزار آدمی اور بہ گنہ گار بفضل
ایزد غفار اور بخاطر عزیز تمہاری کی رتبہ مغفرت مین پہونچکر ولی ہوئی آپ یہہ بشارت
سنکر نہایت خورسند ہوئی اور اوس گنہ گار امیدوار رحمت غفار کو مبارکدی ہی اور
اپنی بیعت سے سرفراز کر کر درجہ اعلی ورتبہ والا اضاعف من الاولی عطا کیا + از
مولف غوث اعظم در محبت گشت محبوب خدا + گشت مطلوب خلایق بلکہ مطلوب خدا +
یوسف دنیا و دین شد از جمال باکمال + شد خدا یعقوب و گشت یعقوب خدا + در کشش چون
جذبہ جبا آلہی جذب شد + مست شد از جام وصل و مست مجذوب خدا + گشت منظور
جناب محی دین منظور حق + ہرکہ شد مغضوب وگردید مغضوب خدا + شد چو سرور خادم عالی
جناب محی دین + کرد غیبت از دل و جان سوی محبوب خدا + مناقب ہفتادہم در
ذکر اس کرامت کی کہ ہفتاد کس احباب کی جناب غوثیہ نی ایکوقت
کی ہی دعوت قبول فرمائی اور ایک ہی وقت مین سب لوگونکی
گہر مین کہانا تناول فرمانیکی واسطے تشریف لے گئے اور نیز
مدرسہ عالیہ مین بہی حاضر رہے راویان شیرین کلام و مورخان حق
الیام روایت کرتے ہین کہ ایک سال بماہ صیام وقت شام حضرت مخدوم الانام ذوی
الاکرام محبوب خاص و عام امام الہمام غوث الاعظم نی روزہ افطار فرمایا اتفاقات سی بعد
افطار روزہ ہفتاد کس خادم علاحدہ علاحدہ بخدمت فیضدرجت حاضر ہوئی اور ہر ایک
نی یہہ التماس کی کہ آج اسوقت کا کہانا براہ عنایت خداوندانہ میری کاشانہ محبت نشانہ
مین تناول فرمائی تو بلطفات کریمانہ سی کچھہ بعید نہین ہی اور آنحضرت معدن الفت نی
ہی کسیکا کہنا رد نفرمایا اور سب سی یہہ ہی جواب دیا کہ تم پیشتر چلکر تیاری کرو ہم ابہی

آئین کی غرض کہ آنجناب کرامت مآب براہ تصرف وکرامات ہر ایک خادم کے گھر مین ایک ہی
وقت رونق افروز ہوی اور کہانا بہی ہر ایک کے گھر مین نوش جان کیا اور نیز بمقام مدرسہ
عالی مقام شامل اصحاب کرام طعام تناول کیا دوسری روز جب وہ سب خدام ذوی الاحتشام
جمع ہوی تو ہر ایک خادم اور وہان پر فخر کرتا تہا کہ آج رات آنحضرت مخزن کرامت نے
میری غم خانہ کو روشن کیا اور کہانا کہایا جب سب کی سب عویدار ایک ہے دعوے کے
ہوگئی اور خادمان حاضرین مدرسہ معلی فرماتی تہی کہ آنجناب نی آج رات مدرسہ سی ایک قدم
باہر نہین رکہا وقوع اس واقعہ سی حاضرین خانقاہ عالیجاہ متعجب ہوئے اور سوا اس کے
چارہ نہ دیکہا کہ اوس چارہ ساز دردمندان محبت سی دریافت کیا جاوی چنانچہ دریافت کیا
تو آنحضرت متبسم ہوی اور فرمایا کہ ہان ہم کل شام کو بذات بابرکات خود ہر ایک خادم کے
گھر مین گئی تہی اور کہانا کہایا تہا اور مدرسہ خاص مین سی بہی بسبب بخش دوستان ملکیہ باہر نہین
گئی تہی یہہ سب لوگ سچ کہتی ہین **مناقب از مولف** پیر عالم گیر ما گر ہر چہ گویم برتر است
سر بسر زیبای عالم زیب ور چون زیور است + ظلمت دل را ز نور معرفت پر نور کرد + در
ہر یک عالم ہمچو شمع انور است + صورت ماہ گشت بر چرخ کرامت جلوہ گر + بر ضیا پر نور بر
چرخ شرافت اختر است + بندہ اش را یوسف مصر ولایت گفتہ اند + در جہان کمتر گدایش ثانی
اسکندر است + چون نباشد سرمہ سان در چشم مردم خاک او + ذات بابرکات او لخت دل
پیغمبر است + شد وجود پاک او کان کرامت در زمین + روح او بر بام چرخ و عرش اعظم
طائر است + ہر کہ باشد خاک بوسش یافت اکثیر عظیم + ہمچو سرور ہر کہ گردد بندۂ او سرور است

مناقب ہفتاد و یکم در بیان عطا ہونی رتبہ قادریت جناب غوثیہ کو درگاہ عالم پناہ الٰہی سی

روائت ہی کہ ایک دفعہ جناب محبوب سبحانی قطب ربانی قدس اللہ سرہ السامی
بعالم مراقبہ بقرب وصال انوار الٰہی موصول ہوئی ارشاد ہوا کہ ای مطلوب جو چیز تمہاری
دل مین مرغوب ہووی وہ مانگو کہ ذات کبریا سی تمکو عطا ہووی آپنی عرض کی کہ جسقدر مراتب
افضل و اعلے ہین وہ سب کے سب بندہ سی اول ہی تقسیم ہو چکی ہین اول رتبہ نبوت اعلے
بذات سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ الملک الاعلے ختم ہوا دوسرے درجہ ولایت مطلقہ وہ ذات

باہرکات علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہ پر ختم ہوا تیسرا درجہ شہادت کبری وہ پیشگاہ درگاہ والا جاہ تیری سی حضرات سید الشہدا امیر حمزہ و سید الکونین نور العین ثقلین امامین الہامین حسن و حسین رضی اللہ تعالی عنہما کو عطا ہوا چوتہا درجہ قادریت تہا سو آپنی اپنی ذات پاک پر خاص کیا ہی اب کونسا رتبہ باقی ہی کہ جسکے حصول کے واسطے مین درخواست کرون ارشاد ہوا کہ یا غوث الاعظم مرتبہ صفت قدرت ہمنی تم کو بخشا اور قادر کیا ہمنی تمکو کل عالم کون و مکان مین اور متصرف کیا کل اولیاء عصر اور اتقیائی دہر پر اور تمام زمرہ عارفان و عاشقان و طالبان و محبان و محبوبان الہی پر تمکو بادشاہ ذیجاہ بنایا گیا **از مولف** شاہ محی دین بیارا حیدر کرار کا + بس یہہ ہی مختار کل ہی احمد مختار کا + مشتعل دنیا و دین روشن چراغ احمدی اور گل خندان ہی تازہ صفدری گلزار کا + ہو مدد پر جسکے بس وہ آبروی دو جہان + حشر مین کیا خوف ہی اوسکو عذاب النار کا + خادم مسکین جو ہو وہ فی الحقیقت شاہ ہی + مرتبہ انسان سی بالا ہی سگ دربار کا + ابروئی آپکی دست سخا کو دیکھکر + برق لرزی دیکھہ لی گر وار اوس تلوار کا + دور دنیا مین ہو قایم خاندان قادری + دار پر کہیچ جای جو دشمن ہو اوس سردار کا + تاج شاہی کی نہین سرور کو ہرگز احتیاج + اب فقط محتاج ہی وہ آپکی دیدار کا + **منقبت ہفتاد و دوم دربیان ظاہر ہونے دو عدد سیب کے دست مبارک آنحضرت مین حسب استدعای خلیفہ بغداد** کے جناب شیخ ابو سعید اور شیخ محمد عثمان غفر اللہ لہم کہ یہہ دونو حضرات اصحاب قریب و احباب مجیب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی کے تہی فرماتی ہین کہ ایک بار خلیفہ بغداد بحصول شرف دیدار فیض آثار آن محبوب پروردگار حاضر ہوا اور روبروی آنجناب کرامت مآب کے بیٹھہ کر دل مین خیال کیا کہ اگر اسوقت حضرت محبوب سبحانی کچھہ کرامات مجکو دکھلا وین تو پہلی سی زیادہ تصور یقین میری دل عقیدت منزل مین مقصور ہو جاوی مگر اگر عرض کرون تو یہہ خوف ہی کہ حضرت کی مزاج عنایت امتزاج پر کدورت نہ آجاوی تو پہر اوس حالت مین کیا جانئی کیا آفت آوی حضرت کو یہہ ارادہ خلیفہ بغداد کا صفائی باطن سی دریافت ہو گیا تو فرمایا کہ تم کیا کرامت دیکہنا چاہتے ہو تو خلیفہ نی ہاتہہ باندہ کر عرض کی کہ یا حضرت

یہہ موسم ایسا ہی کہ سیب اس ملک مین پیدا نہین ہی اگر متوجہ جناب ایک جوڑا سیب کا عالم غیب سے
پیدا ہو جاوی تو ہمارا یقین اور تجھہ اعتقاد میرا پہلی سی زیادہ پختہ ہو جاوی مجھہ دا اس التماس کے
آنحضرت نی دونو ہاتہہ ہوا مین پہیلائی اور جوڑا سیب کا غیب سی لیکر ایک سیب بدست
خلیفہ عنایت کیا اور دوسرا خود حضرت نی تراش کر تناول فرمایا مگر جو سیب آپنی خود شاہ
وہ نہایت خوش ذائقہ اور خوش رنگ و خوشبو تھا اور جو سیب خلیفہ بغداد نی توڑا وہ گندہ
اور کرم خوردہ نکلا خلیفہ وقوع اس حال سی نہایت پر ملال ہوا اور باعث اسکا آنجناب سے
دریافت کیا فرمایا کہ یہہ سیب بہشتی تیری جور اور ظلم کی تاثیر سی جو تیری ہاتہہ سی وقوع مین
آتا ہی گندہ ہو گیا ہی تجکو چاہیے کہ بندگان خدا پر رحم کری کہ نعمای بہشت تجھہ عاشق ہون
اور نیز روایت ہے ایکرات جناب غوث الاعظم قطب العالم محبوب سبحانی قطب ربانی
قدس اللہ باسرار السامی گہر سی باہر تشریف لائی اور ارادہ جانی مدرسہ معلی کا کیا اور فقط
ایک ہی خادم ہمدم اوسوقت بارکاب جناب کی تہا اور رات ہی نہایت تاریک تہی خادم
کی دل مین یہہ خیال گذرا کہ اسوقت رات نہایت تاریک ہے ہاتہہ اوٹہایا ہوا نظر نہین آتا
اگر اسوقت مین غیب سی روشنی پیدا ہو جاوی تو کرامات حضرت سی کچھہ بعید نہین ہے
ہنوز یہہ خیال اوسکی دل محبت منزل مین گذرا ہی تہا کہ آنحضرت عالی درجت نی عصای
مبارک زمین مین گاڑ دیا فی الفور عصا مانند شجر طور روشن ہو گیا اور خادم سی مخاطب
ہوکر فرمایا کہ یہہ ہی مطلب ہے جسکا خیال تیری دل مین گذرا تہا اور نیز نقل ہے
کہ جناب سید ہاشم علوی بیجاپوری کتاب سالۃ الاولیا مین تحریر فرماتی ہین کہ جب اوسے
شخص بعنایت یزدانی سرفراز منصب ولایت ہوتا ہی تو یہہ حکم محکم ربانی نفاذ پاتا ہی کہ
اس امیدوار دربار پروردگار کو بدرگاہ رسول اللہ حاضر کرو بعد احضار درگاہ جناب
رسالت مآب شاہ واجب الانقیاد محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہوتا ہی کہ اسکو بخدمت
بابرکت حضرت عالیدرجت غوث الاعظم لیجاؤ اگر وہ اسکو لایق منصب ولایت پاوین کی تو
معزز فرماوینگی غرض جب جناب محبوب سبحانی اوس غریب پر نظر عنایت فرماتی ہین تو
دفتر محمدی مین بخیل اولیا نام اوسکا ثبت ہوتا ہی اور خلعت قادریہ بارگاہ جناب غوثیہ سے

اوسکو مرحمت ہوتی ہی اور یہہ ہی دستور قدیم سی جاری ہی اور رہیگا **ازمولف**

جسی دل پر منقش ہو محبت غوث اعظم کی + اوسی ہوگی عطا حق سی کرامت غوث اعظم کے
کوئی کیا کر سکی ہی ہمسری اوس سرور دین سی + کرامت ہی قیامت تک سلامت غوث اعظم کے
خدای عزوجل اپنا جسی محبوب کہتی ہین + محبت فرض ہی لوگون پہ حضرت غوث اعظم کے
سبھی جن و بشر ہین خاکبوس درگہہ والا + معلی تر ملایک سی ہی عزت غوث اعظم کے
شفیق و راحم و مشکلکشا فریادرس سبکے + ہر ایک بیکس پہ ہی مصروف شفقت غوث اعظم کے
سبھی سر اپنا رکہتی ہین لب زیر قدم جنکی + ولیون سی ہی فائق تر ولایت غوث اعظم کے
سدا سرور ہی مستغنی بلطف عام محی الدین + بس ایک مطلوب ہے اوسکو عنایت غوث اعظم کے

مناقب ہفتاد و سوم دربیان ارادہ کرنی آنحضرت کی بطرف ادخال مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور پہر مستقل رہنا اوپر مذہب امام احمد حنبل کے حسب الارشاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

خادمان غوث الثقلین و مریدان سید کونین پر واضح ہو وی کہ آنجناب کرامت مآب چارون مذاہب امام ذوی الاکرام مین اوپر مذہب حنبلیہ کی قایم تہی ایک روز ایکروز آپکا یہہ ارادہ ہوا کہ طریق مذہب امام احمد حنبل سی انتقال فرماکر پیروان مذہب امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے ہون جب رات ہوئی تو آپنی بعالم مشاہدہ اپنی آپکو بحضور پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر حاضر پایا اور جناب امام احمد صاحب کو بہی دیکہا کہ ریش مبارک اپنی پکڑی ہوئی حضرت رسالت مآب سی عرض کررہی ہین کہ یا حضرت اپنی فرزند سعادت مند میران محی الدین سی مجہ بندہ دل پرگندہ کی سفارش فرمائیے کہ حمایت مجہ پیر دستگیر جد بزرگوار اپنی کی نہ چہوڑین اور میری مذہب سی رنج نہ ہوویں یہہ عرض سنکر حضرت پیغمبر بطرف جناب محبوب اکبر مخاطب ہوئی اور فرمایا کہ یا ولدی امام احمد حنبل کے درخواست منظور کیجئی اور ارادہ غیر دل سی دور کیجی اور جب جناب محبوب تشریف فرمای بیت اللہ ہوئی تو آپنی اوپر مصلی حنبلی کے قیام فرمایا اور نماز ادا کی اوس روز تک مصلی حنبلی پر سوای امام کی کوئی مقتدی نہ تہا جب آپنی اوس مصلے پر قایم ہوکر نماز ادا کی تو اوسقدر کثرت نمازیونکی اوس مصلے پر ہوئی کہ تمام مکان پر ہوگیا بلکہ اگر آپ اوس روز توجہ مذہب حنبلیہ

کی طرف نظر فرماتی تو مذہب احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ بالکل منقطع ہوجاتا اور نیز روایت ہے
کہ ایک روز آنحضرت معدن برکت رحمۃ اللہ علیہ مقبرہ امام احمد حنبل پر تشریف لیگئی اور فرمایا
کہ سلام علیکم یا امام الکرام فوراً قبر مبارک شق ہوگئی اور امام صاحب مزار پر انوار سی باہر تشریف
لائی اور باہم معانقہ کیا اور امام صاحب کی ہاتھہ مین اوسوقت ایک پیراہن تہا وہ حوالہ
جناب غوثیہ کیا اور فرمایا کہ یا سید عبد القادر قد افتقر الیک فی علم الشریعۃ
وعلم الطریقۃ وعلم الحال من بعد رخصت ہوکر رونق افروز مزار فیض آثار ہوئے
غزل از مولف سایہ افگن جب جہان پر سید گیلان ہوئی + پر تو افگن جا بجا شکل
مہ تابان ہوئی + پر ثمر بستان احمد کی درخت سایہ دار + تو گل گلزار باغ حیدر خندان ہوئی
کون ہر گردن ہلا سکتا ہی اونکی حکم سی + عرش سی تا فرش جنکی بندہ فرمان ہوئی + کردیا
پر آب لاکہون چشمہ نی آپ کو + ابر باروی زمین پر جب گہرافشان ہوئی + دیکہلے سرور
نی بشکلکشائی آپ کی + کار مشکل اوسکے سب اک آن مین آسان ہوئی + **مناقب**
ہفتاد و چہارم دربیان درخوست کرنی جناب امام اعظم کے بحضور
جناب غوثیہ بعالم باطن کہ اونکی مذہب مین داخل ہون کتب معتبرین
و رسالہای صحیحین مین وارد ہی کہ جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نی بعالم باطن
جناب غوثیہ سی ملاقات کی اور کہا کہ یا سلطان الاولیا غوث الارض والسما کیا باعث
ہی کہ بمذہب امام احمد حنبل کی آپنی اقتدا کیا اور ہماری مذہب سی انکار کیا حالانکہ بندہ
بہی خوشہ چین جد بزرگوار آپکا ہے اور دو برس تک بندہ بہی بخدمت بابرکت امام
جعفر صادق کی حاضر رہکر فیض حاصل کرتا رہا ہی فرمایا کہ داخل ہونا ہمارا مذہب حنبلی
دو سبب سی ہی ایک یہہ اوس مذہب کیطرف لوگ بہت کم رجوع ہی اور وہ مذہب مسکین تہا
اور ہم بہی مسکین ہین اور جناب پیغمبر ہی مسکینی کو بہت عزیز رکہتی تہی اور جناب کبریا سے
دعا مانگتی تہی کہ اللہم احینی مسکیناً وامتنی مسکینا واحشرنی مسکینا فی زمرۃ المساکین
اگر ہم اونکی مذہب مین اقتدا نکرتے تو اونکا مذہب بالکل نابود ہوجاتا دوسری یہی اقتدا
بمذہب حنبلیہ حسب الارشاد نبوی کیا امام اعظم نے جواب دیا کہ ہماری مذہب مین مسکین

مفلس کو کہتی ہین پس درصورتیکہ آپ جیسی شاہنشاہ عالی جاہ داخل مذہب ہماری کی ہوئی تو مذہب
ہمارا مفلس ہوگیا مسکینی ہماری مذہب کی بہی ثابت ہوگئی فرمایا کہ اگرچہ ہم اب حسب الحکم ہوی
انتقال مذہب حنفی سی نہین کرسکتی مگر ہم دعا کرتی ہین کہ مذہب آپکا ایسا ترقی پکڑی کہ شل
ہماری کہ غوث الاعظم ہین امام اعظم آپ بہی مشہور ہون چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا **غزل**
از مولف غوث اعظم قطب عالم پیشوای ذوالاکرام + خیر دنیا خیر دین خیر جہان خیر الانام +
شد زبان از ذکر او رطب اللسان عذب البیان + خامہ از تحریر نامش در جہان شد شادکام +
سورۂ والشمس و واللیل از پی تصدیق دل + بس بیاد زلف و رویش ورد خود کن صبح و شام +
والی ملک ولایت حاکم اقلیم دل + شاہ عالی جاہ و عالی مرتبت عالی مقام + اہل اوصاف
قدیم و صاحب فضل عمیم + لطف عام و فیض عامش عام شد بر خاص و عام + قایم است از لطف
ایزد تا قیام روز حشر + نقش نامش زرنگین خاتم عالم مدام + حاجت خود یافت از درگاہ والا
جاہ او + سرور از الطاف وگردید سرورہ اسلام **مناقب ہفتاد و پنجم در بیان مسلوب**
الولایت ہونی ایک اولیا کے بسبب بے ادبی از نذرانہ جناب محبوب
سبحانی اور پہر سرفراز ہونا بعنایت خواجہ معین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے
جناب شیخ احمد نارنولی کہ ایک اولیای عظیم الشان خادمان خواجہ والا شان خواجہ معین الدین
چشتی رحمۃ اللہ علیہ سی تہی اونکا یہہ دستور تہا کہ ہر سال بموقع سالینہ عرس خواجہ صاحب
کی شہر نارنول سی تا شہر اجمیر پاپیادہ تشریف لاتی اور بعد عرس خانقاہ خواجہ صاحب سے
جادر مبارک مزار اعلے اونکو بطور خلعت عطا ہوتی اتفاقاً ایک سال جو شیخ صاحب حاضر
مزار فیض آثار ہوی اور ہنگامہ سماع و وجد گرم ہوا شیخ صاحب بہی براہ فرط شوق وارد
ذوق بتاثیر سماع ایسی مست جام محبت ہوئی کہ تمام کپڑی بدن کی پہاڑ کر رقص کرنی لگے
اوسوقت ایک درویش صداقت کیش خادمان محبوب سبحانی سی بہی حاضر الوقت تہا او
وہ کچہہ روپیہ نذرانہ جناب غوثیہ کا اپنی ذمہ پر واجب الادا رکہتا تہا عین حالت وجد
شیخ صاحب مین اوسکی دل مین یہہ خیال گذرا کہ یہہ نذرانہ محبوب الٰہی اگر بخدمت شیخ صاحب
کی گذرانا جاوی تو نہایت مناسب ہی کہ یہہ حضرت بہی ایک ولیای وقت و ولی زمانہ ہین

یہہ خیال کر کر ایک پوٹلی بندہی ہوئی کچہہ روپی کی اوسنی شیخصاحب کی آگی رکہدی شیخصاحب
کہ اوسوقت محض بیخبر بعالم وجد تہی حالت رقص مین پانواونکا اوس پوٹلی کو لگ گیا اور
پوٹلی کو کچہہ جنبش ہوگئی بمجرد حرکت ہونی پوٹلی کی جسقدر مراتب کرامت و درجات ولایت
شیخصاحب کی تہی بالکل زایل ہوگئی اور قربت الٰہی سی گر کر بغربت و کربت آپڑے
بمجرد وقوع اس حال پرملال کی شیخصاحب حالت وجد سی ہوش مین آئی اور روتی ہوئے
مزار پرانوار خواجہ پر گئی اور بچشم گریان و سینہ بریان اپنا حال حیرت مآل عرض کیا ارشاد
ہوا کہ تجہہ سی بیادبی زر نذرانہ جناب غوث الاعظم کی ہوئی ہی کہ حالت مستی مین تیرا پانواوس
سی چہوگیا ہی اب ہماری کیا مجال کہ بجناب آن محبوب درگاہ ذوالجلال تیری شفاعت
کرین مگر بجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم عرض کیجاوی گی چنانچہ خواجہ صاحب بعالم
باطن بحضور جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حاضر ہوئی اور سفارش معافی تقصیر اپنی
خادم کی بحضور غوث الاعظم چاہی و بارشاد نبوی پیشگاہ بارگاہ شاہنشاہ ولایت سے
تقصیر اونکی معاف ہوئی اور دوبارہ اپنی منصب عالی پر سرفراز ہوی **از مولف** غوث
اعظم در دو عالم نامور شد نام او + کرد حق از بادہ عرفان لبالب جام او + نعمت عظمیٰ ز خوان
نعمت حق یافتند + عام شد بر آدم و جن و ملک انعام او + غوث اعظم کرد حاصل عظمت عظمیٰ
ز حق + شد مکرم از ہمہ اہل کرم اکرام او + قدوا لا یافت و در درگاہ علام الغیوب شد خبرگیر
دل ہر یک بشر الہام او + جسم علوی سرشت پاک از اختلاط آب و گل + بلکہ شد پیدا ز نور معرفت
اندام او + جملہ گل خوردند گل از رشک آن رشک چمن + جلوہ گر شد در گلستان چون رخ
گلفام او + نام می خواہی اگر در زمرہ نام آوران + ہمرو از صدق دلی ورد خود کن نام او

مناقب ہفتاد و ششم در بیان عطا ہونی کلاہ و دستار ولایت جناب شیخ احمد کبیر کو پیشگاہ جناب غوثیہ سی بعالم خواب کتاب اخبار الاولیا کی باب
اول و فصل چہارم مین تحریر ہی کہ ایک روز شیخ الاسلام پیشوای خیل انام جناب شیخ احمد
مغربی کہ ملقب بالقاب گنج بخش کی تہی اپنی مرشد ارشاد قدوہ اولیای آفاق شیخ محمد
اسحاق مغربی کی خدمت مین آفتابہ ہاتہہ مین لیکر وضو کراتی تہی اوس وقت شیخ احمد نی

کی دل محبت منزل مین یہہ خیال گذرا کہ سبحان اللہ جناب کرامت مآب محبوب سبحانی قطب
ربانی شاہ عبدالقادر جیلانی کی کیا عالی جناب ہی کہ ہر ایک سلسلہ اور خانوادہ کی ولیائی
کرام اون ہی دعوی نیازمندی رکہتی ہین اور ہر ایک فی لی ایکی متابعت کو اپنی بڑائی
اور فخر تصور کرتا ہی اسکا کیا باعث ہی پیر روشنضمیر بصفای باطن اس خیال سی مطلع ہوئی
اور فرمایا کہ یا شیخ احمد تمکو نہین معلوم کہ مراتب علی اور درجات والا جناب غوثیہ کی ایسی
ہین کہ اگر کل اشجار قلم اور دریا سیاہی اور تمام دو جہان کاتب ہو جائین اور ازل سی تا
ابد لکھین تو بھی ایک حصہ ہزار مین سی نہ لکھہ سکین یہہ تقریر دلپذیر پیر روشنضمیر کی سنکر
شیخصاحب کی دل مین محبت غوثیہ نی جوش مارا اور پگڑی سر سی اوتار کر پھینکدی اور
بیقرار ہو کر فرمایا کہ ہم تادم عمر خاکبوسی آستان محبوب دوجہان کی کرینگی یہہ کہکر باجازت
مرشد عازم اشرف البلاد بغداد کی ہوی رستہ مین سر سی برہنہ بی پاپوش عین جوش و خروش
عشق مین چلی جاتی تہی اور یہہ شعر تصنیف کئی ہوئی اپنی پڑہتی تہی **ابیات** شوریدگان
وخستہ زاریم آہ آہ + واماندگان صحبت یاریم آہ آہ + خواہی اگر بلطف بیائیم شادشاد
راندا گر بقہر بزاریم آہ آہ + مستان زشت خوی ولوندان کو بکو + گہہ در شراب وگہ بخماریم آہ
آہ + جب دولتخانہ پیر دستگیر اپنی سی روانہ ہو کر متصل کوہ سیلی کہ نواح اجمیر مین ہی پہونچی
تو وہان ایک چشمہ پانی کا پایا بعد وضو نماز ادا کی اور بعد نماز ایسی مست ذکر الٰہی
ہوی کہ سو گئی اور حالت خواب مین بحضور کرامت ظہور محبوب سبحانی حاضر ہوئی اوس وقت
جناب غوثیہ کی دست مبارک مین ایک کلاہ عالی جاہ اور ایک دستار گوہر بار تہی آنحضرت
مخزن معرفت نی شیخصاحب کو نزدیک بلایا اول وہ کلاہ کہ فی الحقیقت تاج شاہی تہا
شیخصاحب کے سر پر رکہی اوس کی بعد دستار نو بار بند ہوائی اور فرمایا کہ تم مقبول ربانی
ہوئی اور ہمنی تمکو بفرزندی قبول کیا جب شیخصاحب خواب سی بیدار ہوی کلاہ و دستار
سر پر موجود پائی سجدہ شکر ربانی ادا کیا اور اوسی مقام دل آرام سی واپس ہو کر بخدمت
بابرکت مرشد ارشاد حاضر ہوئی اور رتبہ ولایت اپنا اول سی چند چند افزون پایا شیخ
ابواسحاق کہ بچشم باطن کل حال ملاحظہ فرماچکی تہی شیخصاحب کے استقبال کو آئی اور نہایت

خوش ہوکر مبارکباد دی اور فرمایا کہ اول تم بواسطہ ہماری فیض محبوب سبحانی سی مستفیض
تہی اب بلا واسطہ اونکی خوان نعمت سی بہرہ مند ہوی اور جناب شیخ احمد کا یہہ طریق روزمرہ
تہا کہ اپنی مرشد کی باورچی خانہ کی واسطی جنگل سی لکڑیان لایا کرتی اوس روز بہی التماس
کی کہ اگر حکم ہو تو بندہ اپنی خدمت کی واسطی روانہ ہووی مرشد نی فرمایا کہ اب تم منظور نظر
محبوب سبحانی ہوی گویا ہماری ثانی ہوی اب ہم تم کو اس کام پر مامور نہین کر سکتی غرض کہ
مرشد لا لا کہتی رہی مگر شیخ صاحب نی نہ مانا اور جنگل کو روانہ ہوی اور پشتارہ ہیزم جمع کر کی
سر پر اوٹہایا تو وہ پشتارہ ایک بالشت بہر نیچا معلق در ہوا ہو کر چلا آتا تہا جب قریب خانقاہ
عالی جاہ مرشد ارشد کی پہونچی تو اونہون نی یہہ حال ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ یا شیخ جس سر کو
تاج محبوب سبحانی ہو اوس سر کو پشتارہ ہیزم سی کیا سروکار آپ آجکی دن سی اس خدمت
شاقہ سی آزاد ہوی اور ہم نی آپ کو شیخ الحجر والشجر خطاب دیا چنانچہ چند اشعار منقبت
شیخ احمد صاحب کی جو اونہون نی بذات بابرکات خود تصنیف کئی بطور تبرک درج کتاب ہذا
ہوئی از شیخ احمد کبیر ۔ یاران ز طوفان [illegible] کشتی ما را چہ غم + ناخدا شد غوث اعظم شد مدد
زود دمبدم + در دلم جا کرد از لطف خدای عزوجل + حب محبوب الٰہی با خدا از دل با کرم
باش تا فردای محشر پیش رب العالمین + غوث اعظم را ببینی با بنی زیر علم + غوث اعظم
غوث اعظم جملہ گویند اہل حشر ہم موافق ہم مخالف ہم مشایخ دمبدم + رحمۃ للعالمین
وظل انوار رسول + شیخ عبدالقادر آن اکمل الوجہ واتم + گر ببینی در نبوت مصطفےٰ را
ہم قرین + شیخ محی الدین ندارد ثانی [illegible] بیشتر ہم + بیش بینی کہ می گویم بقول اولیا + جملہ
اوصاف آن مرآت انوار قدم + شیخ احمد [illegible] مدح آن عالی جناب + ناقل است آوازہ
اسخا آن کان کرم + کاتفاق اولیای [illegible] ق وہم مغرب است + آنکہ غوث اعظم جلی رسانید
انجا قدم قدم + کار کمالات تصرف تا کہ خاص [illegible] شان اوست + گر کسی خواہد بیان کردن مگر
پیش وکم + فلک اوراق گرد و ہفت بحر آید [illegible] ہم شجر اقلام و کاتب ہر کہ او راست غم +
عز و قدر حضرت سلطان محی الدین پیر + گر [illegible] ہم گردد ہنوز از عشر عشرین است کم +
قصر و ماد ب گفتن ہاتف مہد + اسمع فاعو [illegible] الشیخ من شان الکرم [illegible]

چہ سنجد نازش دین ہم از وست + ہست محی الدین شیخ عظیم و والعظم + **غزل از مولف**
نا دش برز مرہ جن و بشر دارد شرف + قطرہ بحر عظیمش بر گہر دارد شرف + چشم بر نورش سراپا
شد عیان از حق + زان محل اولیا او سر بسر دارد شرف + سید السادات عالی ذات اولاد
حسن + خود شریف و نیز از جد و پدر دارد شرف + ذرہ اش روشن تر از خورشید چرخ چار مین
سینہ پر داغ عشقش بر قمر دارد شرف + گرچہ سرور سر بسر شرمندہ شد ز اعمال خویش + لیک
در عشاق او با چشم تر دارد شرف + **مناقب ہفتاد و ہفتم در بیان تشریف**
فرما ہونے روح پاک جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وسلم و ہر چہار اصحاب کبار کا مجلس آنحضرت معدن برکت
رضی اللہ عنہ کے مقبول جناب کبریا پیر شیخ بقا قدس اللہ سرہ الاعلے کہ ہمعصر
جناب سید الاولیا پیشوای الاتقیا غوث الارض والسما محبوب خدا ہی فرماتی ہین کہ ایکروز ہم
محفل بلند منزل محبوب سبحانی قطب ربانی حاضر تہی اور آنحضرت منبر مبارک پر اجلاس
فرما کر وعظ کر رہے تہی کہ یکا یک آنجناب وعظ فرماتی ہوی خاموش ہو گئی اور اس صورت
سی وہی جیسی کوئی کسی کی تعظیم کے واسطی اوٹہتا ہے اور دو پایہ منبر بلند پایہ کی نیچی آکر
پایہ سیوم پر بیٹہہ گئی پس دیکہا مین نی پایہ منبر کو کہ بہت بڑا ہو گیا ہی اور اوسپر فرش نفیس
بچہایا گیا ہی اور جناب پیغمبر معہ ہر چہار اصحاب اکبر وہان رونق افروز ہوئی اور اوس وقت
انوار تجلیات الٰہی دل محبوب سبحانی پر اسقدر روشن تہی کہ قریب تہا کہ آنحضرت پایہ منبر
سی نیچی گر پڑین مگر جناب رسالت مآب وحضرات اصحاب عالی جناب نی دستہای شفقت
سی آنکو تہامی ہوئی تہا جب ارواح پاک نبوی واصحاب معلی القاب تشریف فرما ہو چکی
تو احباب فلک کاب نی حضرت غوثیہ سی استفسار حال باوقع کیا تو آپنی زبان حق ترجمان
سی کل حقیقت بیان فرمائی اور میری طرف مخاطب ہوئی کہ یا شیخ بقا جو کچہہ حال کہ تہی بچشم
حال دیکہا ہی ہماری احباب کو اوس سی مطلع کرو چنانچہ ہم نی کل کیفیت اپنی زبان عجز بیان
سی بیان کی **غزل از مولف** شہ زمین و زمان شد گدای محی الدین + غنی ہست در دو
جہان بی نوای محی الدین + زبان خامہ قلم می شود ز اوصافش + رقم کجا شود ادا ثنای

ثنای محی الدین * سوای حب خدا پاک شد ز حرص و ہوا * ہر آنکہ در دلش آمد ہوای محی الدین *
حکومت دو جہان شاہی زمین و زمان * ولایت دل و جان شد برای محی الدین * بکشود
دل و دین سرور اشوی سرور * اگر نہی تو سر بجو در پای محی الدین * مناقب ہشتاد و ہفتم

در بیان عطا ہونی سات فرزند دلبند ایک عورت عقیمہ کو بتوجہ موجہ محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی شاہ عبد القادر جیلانی کے کتاب مرات

الضمیر مین لکھا ہی کہ ایک روز ایک عورت عقیمہ بخدمت عالیہ حضرت آنحضرت کی حاضر ہوے
اور عرض کے کہ ای مراد بخش نامرادان و تاج بخش محتاجان مجہ نامراد تا شاد کی گہر مین
دولت و مال بعنایت ایزد لایزال اسقدر ہی کہ کثرت حشمت سی نہال ہون مگر فرزند نہ ہونی
نہال زندگی ہی وہ نہین اس سی کمال غم و نہایت الم دامنگیر حال مجہ پامال رنج و ملال
کی ہی آنحضرت معدن برکت نی یہہ عرض اوس اہل غرض کی سنکر فرمایا کہ اگرچہ تیری
قسمت بدبخت و بخت کم بخت مین ہونا فرزند دلبند کا نہ تہا مگر ہم تیری واسطے دست دعا
بجناب کبریا اوٹہاتی ہین اور یقین ہی کہ ہاتہہ ہمارا گوہر اجابت دعا سی پر ہوکر تجہکو
بیٹا عطا ہوگا یہہ فرماکر دونو ہاتہہ اوٹہائی اور جناب باری سی اوس بیچاری کی واسطی
بیٹا طلب کیا ارشاد ہوا کہ جف القلم بما ہو کائن ہم نی اس عورت کی قسمت مین بیٹا نہین
لکہا یہہ جواب جناب ایزد وہاب سی سنکر مکرر دعا کے کہ الہی اس عورت کے واسطے دو
فرزند ارجمند تیری جناب عالیجناب سی عنایت ہون دوسری دفعہ بہی ہاتف غیب سیے
وہی جواب حاصل ہوا کہ اب عطا ہونا اولاد کا اس نامراد کو ممکن نہین ہی تیسری دفعہ ا
پہر دعا کی کہ خدایا اس غریب بی نصیب کو تین فرزند دلبند مرحمت ہون اسی طرح نوبت
بنوبت درگاہ الہی سی جواب صاف ملتا تہا اور آپ ہر ایک مرتبہ کی دعا مین اوسکے واسطے
ایک فرزند زیادہ کی درخواست کرتی تہی جب نوبت درخواست سات فرزند کے
پہونچی تو ندا ہوا کہ ای محبوب مرغوب اب بس کرو اس سی زیادہ کی التجا نکرو اب بخاطر
تیری خاطر عزیز کے سات فرزند ارجمند اس عورت کو ہماری جناب سی عطا ہوگئی
یہہ حکم ربانی سنکر آپنی عورت کو بشارت عطا ہونی سات فرزند کی دی اور ہوری

خاک اپنی پای مبارک کی نیچی سی اوٹہا کر عطا کی کہ اس خاک کو بطور تعویذ چاندی مین بہر کر
گلی مین لٹکا لینا جب ساتون فرزند اوس عورت کی گہر مین پیدا ہوی اور غم اولاد اوسکی
خاطر ناشادسی جاتا رہا تو ایک روز اوسکی دل مین یہہ وسواس شیطانی پیدا ہوا کہ جناب
محبوب سبحانی نی تہوڑی سی خاک مجکو عطا کی تہی بہلا اوس خاک سی کیا عقدہ کشائی
میری ہوئی ہوگی اور یہہ جو سات فرزند دلبند میری یہان ہوئی یہہ اتفاقات سماوی
ہوئی ہین چنانچہ وہ خاک پاک کہ حقیقت مین اکسیر اعظم اور کبریت احمر تہی اوسنی اپنی گلی سی نکال کر
پہینک ہی مجرد پہینکنی اوسکی بحکم ایزد متعال وہ ساتون نونہال پیرزال پر یہہ وبال آیا کہ
فی الفور ایک ہی دم مین ساتون جان بحق تسلیم ہوگئی بمعاینہ حال پیرزال سخت گہبرائی اور
نالان وگریان بدربار دربار محبوب سبحانی آئی اور عرض کی از مولف مین ہون پر عیب
و پر فریب حقیر + پر گناہ و پر خطا و پر تقصیر + قید غم مین ہون اسیر بار الم + تو ڑ دیجی گا
میری سب زنجیر + لٹ گیا میرا کاروان سارا + اب کہان جاؤن کیا کرون یا پیر + تم وہ
ہو پیر پیر عالی شان + جنکی مداح ہین صغیر وکبیر + کیجئی لطف و سخا دم + ہون مین بیجان
بصورت تصویر + خاکساری میری جو ہو مقبول + وہین بنجاؤن خاک سی اکسیر + دل سی
جو آپکا ثنا خوان ہو + دونو عالم مین اوسکو ہو توقیر + تم جو ہو دستگیر ہر دوجہان +
دستگیری مین مت کرو تاخیر + ہی عجب آپکا ہو خادم زار + یہہ دلگیر سر و دلگیر + محبوب باری
یہہ بیقراری اوس بیچاری کی سنکر متبسم ہوئی اور فرمایا کہ یہہ اثر اوسی خاک کا ہی کہ جس خاک
کو تونی خاک سمجہکر خاک مین پہینکا آخر جب وہ خاک تجہہ سی الگ ہوئی تو تو بہی خاک مین مل گئی
مگر جاؤ اپنی فرزندونکو زندہ پاؤگی پیرزالہ بدر دو غم جو اسکو یہہ بشارت سنکر دور ہوئی اوس
گہر مین جاکر دیکہا کہ ساتون لخت جگر زندہ موجود ہین دوگانہ شکرانہ بجا لائی اور بتوجہ محبوب
حق حق سی مراد پائی غزل از مولف جلوہ گر بر چرخ دین شد آفتاب قادری + تافت بر اوج
ولایت ماہتاب قادری + شد عطا از درگہہ عالی جناب کبریا + بو محمد غوث محی الدین خطاب
قادری + گشت محبوب در حق محبوب حق + راہ نمای حق شد کہ آمد در جناب قادری + از غم
دنیا بری شد و زحساب روز حشر + انکہ شد بردی عطای بیحساب قادری + خاکبوس

آستان حضرت ذوالاحترام + سرورزم من خادم دالاجناب قادری + مناقب ۷۹ در
بیان فریادرسی آنحضرت کی بخیل مریدان که بدست ظلم قطاع الطریق
گرفتار ہوئی تہی اور قتل ہونا قطاعان طریق کا بضرب پاپوش ہائے
آنجناب کرامت مآب کے روایت ہی کہ ایک رات حضرت عالی درجات محبوب
سبحانی قدس اللہ سرہ السامی بوقت نماز عشا وضو کر رہی تہی جب وضو سی فراغت
حاصل ہوئی اور آپنی پاپوش جو پہنی تہی تو یکایک ایک نعرہ اللہ اکبر کہکر اور ایک پاپوش
پای مبارک سی نکالکر ہوا مین پرتاب کری اور پاپوش اوڑکر نظرون سی غایب ہوگئی
جب تہوڑی دیر گذری تو پہر وہی حالت ہوئی اور اسی طرح سی نعرہ کرکر دوسرے
پاپوش بہی ہوا مین پہینکدی ایسی حالت پر جلالت مین کسی متنفس کو یہہ تاب نہوئی کہ آنحضرت
سی حال استفسار کری جب چند روز گذری تو ایک قافلہ تجاران بغداد وارد بغداد ہوا
اور وہ دونو پاپوش بجنس لاکر اونہون نی حوالہ خادمان بلند مکان کرین اور بیان کیا کہ ہم رات
کو ایک بیابان ویران مین چلی جاتی تہی اور آبادی دور رہگئی تہی اوسوقت ایک جماعہ قطاع
الطریق ہم پر آپڑی اور کل مال نقد وجنس ہمارا لوٹ کر لیگئی جب نہایت ناچار ہوئی اور
فریادرس اپنا کوئی نہ دیکہا تو اپنی پیر دستگیر کی جناب مین پکاری اتنی مین دو نعرہ عظیم بصدای
اللہ اکبر ایسی ہوئی کہ تمام بیابان لرزہ کہا گیا اور دونو پاپوش حاضر بندا غیب سے نمودار ہوئی
اور اسقدر ڈاکوون کی سر پر لگین کہ کچہہ تو مرگئی اور باقیماندہ ہماری پاس آئی اور منت کرکے
مال ہمارا واپس کیا ہم نی اپنا مال لیکر شکریہ جناب الہی ادا کیا اور پاپوشین حضرت کی اوٹہاکر
راہی بغداد کی ہوئی **از مولف** هر زمان هر ساعت و هر آن و هر دم یاد کن + غوث اعظم
غوث اعظم غوث اعظم یاد کن + نام آن مشکلکشا هر وقت و هر صبح و مسا + وقت سختی و الم
در حالت غم یاد کن + در حریم خاص محبوب خدای عز و جل + گر تو می خواهی شوی همراز و همدم
یاد کن + ورد نام محی دین کن از زبان خویشتن + از دل خود اسم آن مخدوم عالم یاد کن + از سر
جان نام نامی شه نام آوران + تا شوی در دو جهان خوشحال و خرم یاد کن + در ره صدق و صفا
شو قایم از روی وفا + وز یقین کامل و صدق مصمم یاد کن + سروری خواهی در عالم کو

مکان + دائما سرور تو نام غوث اعظم یاد کن + مناقب ہشتادہم دربیان تابع ہونے
جناب وشیاطین و دیو پری زیر حکم جناب محبوب سبحانی قطب ربانی
کی بعد سلیمان علیہ السلام کے تا روز قیامت راویان اخبار ومخبران صدق شعار
روایت کرتی ہین کہ دیوان اور شیاطین بی دین کو تا روز قیامت مرگ نہین ہی ہر روز
پیدا ہوتی ہین اور جیل جنات کو مانند انسان کی مرگ ہی کہ پیدا ہوتی ہین اور مرتی ہین اور
حضرت سلیمان علیہ السلام کی پیدا ہونی سی اول دیوان اور شیاطین کا نہایت زور ہوا اور
بنی نوع انسان اونکی ہاتہہ سی ایسی تنگ ہوئی کہ ہزارہا آدمیونکو وہ اوٹھا کر کوہ قاف مین لیگئی
اور بی گناہ قتل کر ڈالا اسواسطی بحکم ربانی حضرت سلیمان پیدا ہوی اور تمام اقوام جن اور
پری اور شیاطین اور وحش و طیر اور انسان اور ہوا کو اونکی ماتحت حکم کیا اونہون نے
لاکہہا دیو اور شیاطین قید کر دیا اور پہاڑون کی نیچی دبا دی اور ہزارہا جنات بد ذات
کو پابزنجیر کر کر ایسی مقامات سخت مین قید کیا کہ طاقت اونکی طاق ہوئی جب ایام وفات
حضرت سلیمان کی نزدیک پہونچی تو آپ بجناب الہی دست بدعا ہوئی اور در باب شیاطین
بی دین کی بہت الحاح سی عرض کی ارشاد ہوا کہ تم سی بعد پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ الملک
المنان پیدا ہونگی اونکی اولاد حق یاد سی ایک ولی کامل محبوب سبحانی شیخ عبد القادر
جیلانی ظاہر ہونگی ایام ولادت آنحضرت معدن برکت تک جنات وشیاطین تمہاری
رعب حکومت مین رہین گی بن بعد سبکے گردن مین زنجیر حکومت غوث الاعظم ڈالا جائیگا
اور تا قیامت اونکی حکومت مین رہین گی سلیمان علیہ السلام نی یہہ مژدہ جانفزا سنکر
شکرانہ الہی ادا کیا چنانچہ عہد سلطنت آنحضرت مین کل جنات و دیو وشیاطین انکے
تحت حکومت ہوئی اور تا قیامت ایسی ہی حکم اونکا ہر زمرہ پر قایم رہیگا رباعی

بہ بند دیوان بزنجیر آہن + مریدان درگاہ غوث زمانی + کشایند بستہ مرادات مردم
بانفاس خاص و دعای نہانی + از مولف نام نامی جو پیر تقی کا مشہور ہوا + نور سی جسکی
جہان نور علی نور ہوا + نور برسی ہی پیری پیر کی در پر آتا + سنگ در آپکا بس غیرت کوہ
طور ہوا + ولی ہری آپکا یہہ رتبہ و یہہ شان عظیم + جو کیا آپنی اللہ کو منظور ہوا + نام نبی کی

فقط زندہ ہوا نام بنی + جبکی ہونی سی سر زمین دین چور ہوا + پہونچا جب سرور مخزون تیری
در کی نزدیک + درد و غم رنج و محن فکر و الم دور ہوا + مناقب ہشتاد و یکم در ذکر
پیران چہاردہ خانوادہ جن کو آنحضرت کی ظہور کے خبر دیے تھے
کتاب مجمع الفضایل مین روایت ہی کہ مشایخ چہاردہ خانوادہ صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
جو پیشتر عہد سلطنت جناب معلی القاب محبوب سبحانی سی پیدا ہوی اون ہر ایک کو بارگاہ
ربانی سی یہہ ارشاد ہوا تہا کہ وسط قرن خامس مین سید السادات عالیہ درجات عبد القادر
جیلانی قدس اللہ سرہ السامی چراغ افروز خانہ ویرانہ دنیا ہونگی اور درگاہ عالی جاہ
الٰہی سی اوس شاہنشاہ کو رتبہ محبوبیت عطا ہوگا اور قدمین شریفین اونکی کل اولیا کے
کندہون پر رکہی جاوین گی تم بہی گردنین اپنی بارشاد ایزدی و بارادت جان و دل کے
زیر قدم اونکی رکہو اور سعادت دارین حاصل کرو چنانچہ ہر ایک پیشوای خانوادہ صوفیہ
نی حسب الحکم جناب ربانی حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی کی زیر قدم مبارک کے
گردنین اپنی خم کرین اور درجہ والا و رتبہ معلی پایا غزل از مولف غوث اعظم قطب
عالم محی دین + نور چشم رحمۃ للعالمین + مظہر نور خدای ذو الجلال + شاہ دنیا شاہ
دین اہل یقین + مشعل روشن بعالم جلوہ گر + شد ازو پر نور کل روی زمین + غیرت
خورشید رشک آفتاب + ماہ پیکر مہ لقا و مہ جبین + مقتدای اولیای محترم + پیشوای
محسنین و متقین + لطف حق بر زمرۂ خدام او + رحمۃ اللہ علیہم اجمعین + از دل و جان
دررہ صدق و صفا + گشت سرور واصف آن شاہ دین + مناقب ہشتاد و دوم
در بیان حاضر کرنی خلیفہ بغداد کی ایک بدرہ اشرفیون کا بحضور جناب
محبوب سبحانی اور نہ قبول فرمانا آنحضرت کا اور خون ہوکر بہہ جانا اشرفیونکا
تہیلی سی راویان صادق سی روایت ہی کہ ایک روز حاکم شہر بغداد ابو المظفر بن یوسف
بخدمت بابرکت آنحضرت کے حاضر ہوا اور ایک بدرہ اشرفیونکا بطور نذر پیشکش کیا
مگر آنحضرت نی وہ نذر قبول نکی اور دست مبارک سے تہیلی کو پکڑ کر خوب دبایا بمجرد
دبانی کے اوس تہیلی سی خون جاری ہوگیا یہانتک کہ ہر ایک اشرفی خون ہوکر بہہ گئی

اور ہتھیلی خالی رہ گئی اور فرمایا کہ ای مظفر یہہ اشرفیان سراسر خون غریبان جمع کیا ہوا تہا سو ہماری ہاتہہ مین آکر اوسنی اپنی اصل کی طرف رجوع کیا اور ہماری خادمان کو اس خون کے کہانی کی کچہہ حاجت نہین ہی از مولف غوث اعظم جنکی خود اللہ نی توقیر کے + خاک پا کو جسکے لایق شان ہی اکسیر کے + خلق عالم وصف سی رطب اللسان ہی آپکی + مدح سب پیر و جوان کرتی ہین ایسی پیر کے + نامرادون کی مرادین سیکڑون حاصل ہوئین + جبکہ ہی حضرت والا عالی آپکی تاثیر کی + ہو گئی لاکہون قلم اعدای دین کی جسم و تن + پڑ گئی اوپر جہک جب دم تیری شمشیر کے + عفو کر دیجی گا تم سب جرم مجہ پر جرم کے + بخش دو تقصیر اس پر جرم و پر تقصیر کی + قید سی غم کی چہڑا دیجی گا یا شاہ کلکتا + ہاتہہ مین ہی آپکی تالی میری زنجیر کے + بار بار خاطر و قریب ہوی ہین اقربا + اس گہڑی فریاد سن تو سرور دلگیر کے

مناقب ہشتاد و سوم در بیان مشرف ہونی آنحضرت کی بدیدار پروردگار حق سبحانہ وتعالے

کے روایت ہی کہ فرمایا جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی نی کہ دیکہا ہم نی خدای عز و جل پروردگار عالم کو ایک مرتبہ بعالم نوم اوپر صورت والدہ مہربان اپنی کی اور دوسری دفعہ بشکل گرامی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ حضرت ہی مظہر اسم رحمان مین جیسا کہ فرمایا پروردگار عالم نی کلام مجید مین ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور یہہ بہی وارد ہوا ہی کہ خلق الانسان علی صورۃ الرحمان پس اس خواب سی یہہ تعبیر ہی کہ مین متجلی ہون یا غوث الاعظم تجہہ پر بفضل و رحمت نہ بصورت جلال اور مہربان ہون مین تجہہ پر مثل مادر مہربان کی اور سایہ انداز ہون تیری ذات پر مثل جد بزرگوار تیری محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے

غزل از مولف ثانی

ہون اوس شہ عالی مثال کا + کرتا ہی کون سامنا اوس جلال کا + معدن ہی ایک عظمت عز و کمال کا + مخزن ہی ایک دولت و حسن و جمال کا + پیارا حسن کا قرۃ چشم محمدی + محبوب ہی جناب شہ ذو الجلال کا + موصول حق سے واصل درگاہ ایزدی + باعث ہر ایک کو ہی خدا کی وصال کا + لاکہون پڑی ہین در پہ وہان گرچہ خاکسار + سرور ہی ایک غریب ہی حضرت کا بالکا + مناقب ہشتاد

وچہارم دربیان مراتب خادمان جناب غوثیہ اور نیز در ذکر ایک پسر پیرزالہ اور زندہ ہونی مرغ بریان کے مشایخان عالیجاہ وراویان خادم درگاہ سے
روایت ہی کہ ایک روز بعض احباب غوثیہ نی درباب اقتدار و وقار خادم دربار آن
محبوب پروردگار کے تقریر کے ارشاد ہوا کہ ایک مرید مبتدی ہمارا ہزار مرید کامل
اور مشایخان اکمل اور خاندان سی اولی ہی پس ثابت ہو گیا کہ مرید مبتدی جناب
قطب الاولین والآخرین سرور محبوبین غوث الاعظم کا افضل ہی ہزار مرید اکمل
وکامل اور مشایخ سی پس بشارت ہوا اوسکو کہ جو مرید اونکی سلک خدام ذوی
الاحترام مین منسلک ہی اور روسیاہ ہوا وس نامہ سیاہ رانندہ درگاہ کا کدا یسے
محبوب الٰہ مقرب درگاہ کا بدخواہ ہوا **اور نیز روایت ہے** کہ ایک پیرزالہ
خوشحالہ اپنی فرزند دلبند کو ہمراہ لیکر بحضور پرنور آنحضرت کے حاضر ہوئی اور عرض کی
کہ یا حضرت یہہ فرزند ارجمند میرا اسیر دام محبت آپکا ہی اور اوسکی یہہ آرزو ہے کہ
آپکی خدمت سراپا برکت مین رہی پس اسکو غلامی مین لیجئی اور اپنا خادم زار جانکر نظر
عنایت کیجئی مینی للہ اسکو آپکی خدمت سراپا کیمیا خاصیت مین سونپا آپنی یہہ التماس اوس
اوس محبت اساس کی قبول فرمائی اور اوسکی پسر گوشہ جگر کو اپنی خدمت سراپا برکت
سی سرفراز کیا بعد چند ماہ پہر وہ عورت اپنی فرزند کی پاس آئی اور دیکہا کہ لاغر
ہوا ہی اور نان جوین کہاتا ہی عورت اوسکو دیکہہ کر غمگین ہوی اور حاضر حضور
ہو کر عرض کی کہ یا حضرت میرا فرزند لخت جگر نان جوین کہا کر لاغر ہو گیا ہے
اور خود مین دیکہتی ہون کہ آپ گوشت ویلاؤ تناول فرما رہی ہین فی سبیل اللہ اوس خادم
درگاہ پربہی نظر عنایت ہو کہ آسودہ حال اور خوشی سی رہی یہہ کلام اوس نیک انجام سے
سنکر تبسم ہوئی اور ایک دو استخوان اوسی گوشت پس خوردہ مین سی کہ اوسیوقت
حضرت تناول فرما رہی تہی اوٹہا کر فرمایا کہ قم باذن اللہ تعالی من یحیی العظام وھی
رمیم چونکہ استخوان بیجان خروس کی تہین خروس اوسیوقت زندہ ہو گیا اور پر ہلا کر
بانگ دینی لگا اور حضرت نی بطرف پیرزالہ مخاطب ہو کر فرمایا کہ عنقریب تیرا لڑکا بہی

ایسا ہی ہوجاےگا اور جو کچھ چاہیگا کہیگا بالفعل نور دل وسکا نان جون سی صیقل شود
غزل از شیخ احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ ہر کہ وی از سلسلہ قادریست + از ہمہ دانی کہ ورا
برتریست + سلسلۂ قادری از جملہ بہ + دل بدہ در عشق وی جان بدہ + ہر کہ درین سلسلہ
دستی زند + حبل از سلسلہ ہا برکند + حضرت جیلی ست شہ جملہ پیر + ہر کہ سوی جاکر میر کبیر
ہست مکانش بلکان بلند + رتبہ او راکہ شناسد کہ چند + شاہ دو کون ہست بکون و مکان
در تہ علمش زمین تا زمان + گفت چہ قول قدمی شدہ قدمش بر رقبۂ جملہ ولی ہیچ مریدش
نہ رود در سقر + حضرت پیرست ہمہ راسیر + جنت فردوس بود جای شان + بر پل دوزخ
نزد بود جای شان + گفت چنین بندۂ احمد کبیر + اوست یکی خادم پیران پیر + غزل از مولف
موجب رحمت حق رحمت محبوب خداست + روضہ خلد برین خلوت محبوب خداست + گشت
مخدوم جہان ہر کہ شدہ خادم او + مایہ محتشمی خدمت محبوب خداست + چرخ خم گشت
پی سجدۂ آن ہادی دین + عظمتش بین کہ چہا عظمت محبوب خداست + اولیا پاش نہادند
ہمہ برسر خویش + اینہمہ مرتبت وحرمت محبوب خداست + سید کون و مکان سرور
اقلیم جہان + ای عزیزان ہمہ این عزت محبوب خداست مناقب ہشتاد و پنجم در
بیان خواص اسم مبارک محبوب سبحانی شاہ عبد القادر جیلانی کتاب تحفۃ الاسرار
ملفوظ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری مین لکہا ہی کہ جس شخص کو آسیب
دیو یا پری کا ہو تو نام نامی و اسم گرامی آنحضرت کا سایہ زدہ کی کان مین گیارہ مرتبہ
پڑہی آسیب وسکا دفع ہوجاوی اور اگر کسی شہر یا لشکر اسلام پر کفار نابہنجار غالب
آجاوین و یا قطاع الطریق راہ مین کسی مسافر کا مال غارت کرین او سوقت ایک مٹہی مٹی
کی زمین پاک سی لیوی اور نام عالی مقام آنجناب کا گیارہ دفعہ زبان محبت ترجمان سی
لیکر اوس مٹی پر دم کری اور دشمنون کے طرف پہینک دی بعنایت ربانی و توجہ محبوب
سبحانی وہ دشمنان جانی فی الفور منتشر ہوجائین گی اور فرمایا غوث الاعظم
قطب العالم شیخ عبد القادر جیلانی نی کہ جو کوی ہماری معتقدان سی ایسا کریگا
ہم وہ خاک آنکہون مین دشمنونکی ڈالکر اندہا کردین گی اور نیز ارشاد کیا کہ جس شخص کو

کو کوئی مہم یا مشکل واقع ہو تو ہماری طرف رجوع کریں اور ہمکو وسیلہ پکڑ کر جناب الٰہی مین التجا
کریں انشاء اللہ تعالی بہت جلد مشکل آسان ہو جاویگی اور نیز کوسلے خرقہ قادری پہنی اور
ہمارا مرید کہلاوی تو اوسپر واجب ہی کہ کل دوستان و خویشان و عزیزان سی ہمکو
عزیز جانی کہ فیض قادریہ سی بہرہ ور ہو **از مولف** جو کوئی دل سی مرید غوث اعظم ہو گیا
اونکی فضل عام سی مخدوم عالم ہو گیا + مل گئی جسکو کرامت اوس ذیجاہ سی + غوث اعظم
کی کرم سی وہ مکرم ہو گیا + مقتدی ہو کر جناب قبلۂ حاجات کا + زمرۂ جن و بشر کا وہ مقدم
ہو گیا + حب محبوب خدا ہی جسکی دل مین جانشین + اہل دل محبوب حق منظور عالم ہو گیا +
ہی تن تنہا یہ سرور اندنون یا شاہ دین + ایک فقط غم ہی جو اوسکا یار و ہمدم ہو گیا +

مناقب ہشتاد و ششم دربیان ہدایت ہونی حضرت شاہ نعمت اللہ کرمانی کو بتوجہ جناب محبوب سبحانی اور داخل ہونا اونکا مذہب سنت وجماعت اور چہوڑنا مذہب رافضیہ اور بدرجۂ ولایت پہونچنا راویان شیرین سخن و مخبران
نادرہ فن روایت کرتی ہین کہ زبدۂ سادات عظام و قدوۂ اولیای کرام حضرت شاہ نعمت اللہ
ولی کرمانی کل علوم عقلیہ و نقلیہ مین ممتاز او رستثنای تہی مگر مذہب سنت وجماعت سی منکر
ہو کر مذہب شیعہ شیطانیہ مین داخل ہو گئی تہی اور محبت بلند رتبت ثلثہ اصحاب کبار رضوان اللہ تعالے
علیہم اور حب غوث الاعظم قطب العالم محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی سی محض معرا تہی اتفاقاً
شہر عالی شان کرمان سی بعزم زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا ایک سال تشریف
لیگئی اور بعد فراغت حج بیت اللہ شریف شرفیاب خدمت عالی درجت شیخ عبد اللہ لطائفی
قادری کی ہوی چونکہ شیخ عبد اللہ مرید با ارادت و خادم اہل خدمت جناب سید کونین نور
العین حسنین محی الدین عبد القادر جیلانی تہی اور شاہ نعمت اللہ اونونمین منکرین
ذات بابرکات جناب غوثیہ سی تہی اسواسطی شیخ عبد اللہ نی شاہ نعمت اللہ سی کلام تک نکیے
اس سی شاہ صاحب نہایت گہبرائی اور ایک عرضی لکہکر گذارش کی کہ مین سید ہون اور آل نبی
اور اولاد علی کہلاتا ہون نہایت تعجب ہے کہ آپ پیرو دین محمدی ہو کر مجہہ سی کلام نہین کرتے اور
آل محمدی سی باادب پیش نہین آتی شیخصاحب نے جواب دیا کہ رات کو آپ ہماری بالاخانہ مین

تشریف لانا اسکا جواب باصواب آپ کو مل جائیگا جب بات ہوئی تو شاہ صاحب ایک طبق
پر خرما بطور ہدیہ اپنی دست مبارک پر اوٹھا کر روانہ سمت خانہ شیخ صاحب ہوئی جب اندرون
دروازہ فیض اندازہ پہونچی اور زینہ پر قدم رکہا تو یکایک ایسی لغزش پای مبارک کو ہوئی
کہ زینہ سی نیچی گر پڑی اور پہر دگرگونی کی ایسی بیہوش اور خود فراموش ہوئی کہ کچھہ خبر عالم
عنصری نرہی ایسی ہوگئی کہ گویا سوگئی اوس عالم بیہوشی مین کیا دیکھتی ہین کہ ایک دربار
عظیم الشان اور مجلس بلند مکان مین ہم ہین اور اوس مین جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر
تخت کرامت پر اجلاس فرما ہین اور بطرف راست کل انبیا علیہم الصلوۃ الملک الاعلی اور بطرف
چپ جمیع اولیا مقبول جناب کبریا تشریف رکہتی ہین اور بطرف راست متصل کتف
مبارک چہار اصحاب کبار رضوان اللہ تعالی عنہم و بطرف چپ جناب غوث الاعظم باادب
خاموش کہڑی ہین اور شیخ عبداللہ یافعی بہی پس پشت جناب غوثیہ کی دست بستہ استادہ ہین
اور شاہ صاحب بہی جو زیر زینہ بیہوش پڑی تہی وہ بہی دور از مجلس حاضر ہین مگر کسی حضرت کو
نہین پہچانتی کہ یہہ حضرات عالی درجات کون ہین اور یہہ مجلس کیسی ہی اسواسطی قدری آگی
بڑہ کر ایک شخص سی دریافت کیا کہ یہہ کون حضرات صاحب مراتبات عالیہ ہین کہ جنکو یہہ
شان اعلی و مراتب والا جناب کبریا سی عطا ہوئی ہین وہ شخص بولا تم نہین جانتی کہ جو حضرت
مخزن برکت تخت کرامت پر رونق افروز ہین وہ جناب رسالتماب ہین اور بطرف راست
دوش بدوش آن حضرت کے چہار اصحاب کبار محرم اسرار جناب سید ابرار استادہ ہین اور بطرف
چپ جناب غوث الثقلین سید کونین ہین اور سوای انکی کل پیغمبران عالی شان جانب راست
و جمیع اولیا ر اہل اللہ جانب چپ مرتبہ بدرجہ کرسی ہای عظمت و عزت پر بیٹھی ہین جب سید صاحب نی
یہہ قدر و منزلت ثلثہ اصحاب معلی القاب جناب ولایت مآب ملایک رکاب غوث الاعظم کا دیکھا
تو نہایت گہبرائی اور اپنی عقیدہ باطل سی اوسوقت تایب ہوگئے اتنی مین جناب غوثیہ نی شیخ عبداللہ
یافعی مخاطب ہو کر فرمایا کہ یا شیخ فرزند ہمار النعمت اللہ آج مذہب باطل سی تایب ہوا ہی تم جاؤ اور
ہماری فرزند کو کہ تمہاری زینہ کی نیچی بیہوش پڑا ہی اوٹہاؤ اور عقیدہ باطلہ رافضیہ سی باز رکہو
توبہ اوسکی آج بدرگاہ الہی قبول ہو چکی ہی اب نعمت اللہ ولی ہوا چنانچہ شیخ عبداللہ صاحب

حسب الارشاد غوثیہ سید صاحب کی سر آئی اور بدست محبت شیخ صاحب کو اوٹھایا اور اپنی
خدمت سراپا برکت مین سرافراز کرکر بہرہ وافر سعادت کونین سی عطا کیا **از مولف**
محی دین ہیم محمد شد عیان چون بر سرش + کشف شد زان ہم اسرار محبت یکسرش + خازن اسرار
جنت شد ورا حلقہ بگوش + حکم شد در بہشت سو جاری زجای پا درش + آنکہ کردار شاد در معراج
بر بالای عرش ع انت محبوبی حبیبی وازپی پیغمبرش + گشت مستغنی ز فرط دولت از دنیای خلق +
آنکہ از صدق دل و جان سائل آمد بر درش + آفتاب از جلوۂ انوار او بی تاب شد + منفعل شد ماہ
بدر از حسن روی انورش + صاف چون آئینہ شد آئینہ پر زنگ او + ہر کہ از چشم دل و جان دید
تو پیکرش + سرور مسکین مرید کمترین ہست یا جناب + رحم فرما از برای حق بحال ابترش +

مناقب ہشتاد و ہفتم دربیان مشرف ہونی سید جلال الدین بخاری کی بزیارت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم بتوجہ جناب محبوب سبحانی قطب ربانی کی

مخدوم جہانیان مکرم زمانیان سید جلال الدین بخاری فرماتی ہین کہ ہم نی چند سال عمر عزیز اپنی
کی بخدمت بابرکت اپنی مرشد ارشد شیخ عبد اللہ نفعی کی صرف کی تو اونکی توجہ سی اسقدر
عقدہ کشائی ہوئی کہ ابتدا ای نماز تہجد بعالم مراقبہ ہم بزیارت روضہ منورہ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ
الملک الاعلی مشرف ہوا کرتی اور ہر روز دیکہا کرتی کہ ایک صاحب صاحب شوکت و جلالت وہان
تشریف لاتی ہین اور اونکی تشریف لانی سی دروازہ فیض اندازہ روضہ منورہ خود بخود
وا ہوجاتا ہی جب وہ حضرت اندرون روضہ منورہ داخل ہوجاتی ہین تو دروازہ عالیہ
پہر بند ہوجاتا ہی اسیطرح چندروز اتفاق ہوا ایک روز ہم نی یہہ ارادہ کیا کہ اگر بروقت وا
ہونی دروازہ کی پیچہی اوس سردار ذوی الاقتدار کی ہم بہی چلی جائینگی تو یقین ہی کہ
ہم بہی اندرون روضہ مبارک جاکر مشرف بزیارت آنحضرت کی ہوجائینگی غرض کہ
جسوقت وہ حضرت تشریف لای اور دروازہ کی اندر چلی تو ہم نی بہی دوڑ کر چاہا کہ عقب
اونکی اندرون روضہ عالیہ جائین مگر ہمارے جانی سی اول ہی دروازہ روضہ مبارک کا
معمور ہوگیا ہمنی حاضرین وقت سی دریافت حال اون حضرت مقرن کرامت کا کیا تو وہ بولی
کہ خاموش مقام گفتگو نہین ہی دوسری روز ہم بخدمت پیر روشن ضمیر کی حاضر ہوئی تو اون سی

عرض کی کہ یا حضرت یہہ فقیر بہرہ یاب زیارت پر برکت روضہ منورہ نبوی تو شرفیاب ہوتا ہی
مگر تا حال شرفیاب دیدار فیض آثار جناب رسالتمآب کی نہین ہوا چنانچہ پیر ہماری ہمکو اپنی
پیر دستگیر کی خدمت مین لی گئی اونہون نی ہمکو روبرو بٹہلا کر ایسا توجہ کیا کہ ہم بیہوش ہو گئی اور
بچشم باطن دیکہا کہ ایک شخص با شان و شوکت تخت زرین پر بیٹہا ہی اور بہت سی لوگ حب رسا
اوس شاہ عالی جاہ کی کہڑی ہین اور چہٹیان قبولیت حج بیت اللہ اور اجازت نامہ ہای دخال
محفل عالی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہکر بحضور اوس سردار نامدار کے پیش
کرتی ہین اور وہ حضرت دستخط لیتے اور مہر ثبت فرما کر ہر ایک کو عطا کرتی ہین ہم نی بغور تمام
چہرۂ پرنور اوس کرامت ظہور کا دیکہا تو حقیقت مین یہہ حضرت وہی جناب تہی جنکی خاطر خود
بخود دروازہ روضۂ عالیہ کا کہل جاتا تہا پس پیر دستگیر ہماری نی ہاتہہ پکڑ کر اونکی روبرو
کیا اور عرض کی کہ یہہ شخص بہی لائق اور خدمت گزار ہی اور چاہتا ہی کہ داخل محفل خلد منزل
سرور عالم ہو کر سعادت دارین حاصل کری اسکی واسطی بہی ایک اجازت نامہ عنایت ہو ارشاد
ہوا کہ عطای چٹہی کی کچہہ حاجت نہین جب ہم جائین گی اسکو ساتہہ لیجاوینگی تہوڑی دیر
کی بعد دربار برخاست ہوا اور آنحضرت ہمکو بارگاہ اپنی بحضور لامع النور رسول خدا
علیہ الصلوۃ الملک الاعلی لیگئی اور دستگیری پیر سی اس رتبہ عظیم کو پہونچ گئی **غزل**
ازمولف وہ جناب غوث اعظم بادشا بغداد کا + نام جس سی نامور ہی جابجا بغداد کا + چہرہ
پرنور ایسی آفتاب دین سی + واہ کیا پرنور یہہ خطہ ہوا بغداد کا + غیرت خلد برین اور رشک
فردوس عظیم + وصف جو لکہون سو ہی سب کچہہ بجا بغداد کا + ہفت کشور مین ہین جتنے
اولیا اہل صفا + پیشوا سب کا وہی والی ہوا بغداد کا + واہ واہ قسمت یہہ سرور کے کہ اوسکا
خفتہ بخت + گرکہین ہو جای اوسکو رہنما بغداد کا + **مناقب ہشتاد و ہشتم دربیان**
ایمنی و بی خوفی مریدان غوثیہ کے عذاب دنیا و آخرت سی شیخ عالی قدر شیخ
عمر کمانی اور شیخ عمر بیراز کہ عاشق جانباز و محب مساز جناب غوثیہ کے تہے فرماتی ہین
کہ فرمایا جناب محبوب سبحانی قطب ربانی نی کہ وعدہ کیا جناب باری تعالی نی کہ نہ پہونچاونگا
مین تیری اولاد کو اور تیری مریدان حق یاد کو گرمی دوزخ کی اور داخل کرونگا مکان عالیشان

بہشت مین کہ محظوظ اونکو ہونگی پس جسنی اطاعت کی ہماری اطاعت کی رسول کی اور جسنے
اطاعت کی اونکی اوس نی اطاعت کی خدا کی داخل ہوا جنت مین اور جسنی خوش کیا ہمکو خوش کیا
خدا اور رسول خدا کو اور جسنے محبت کی ہم سی اگرچہ نہ پہنا ہو خرقہ قادریہ اور نہ کی ہو بیعت تو وہ ہمارا
کیا جاویگا ہماری مریدان بارادت سی اگرچہ فاصلہ رکہتا ہووی ہم سی مشرق اور مغرب کا
اور نیز اولیای طاق منظور آفاق شیخ عبد الرزاق سی روایت ہی کہ فرمایا جناب غوث الاعظم
قطب العالم نی کہ عطا ہوا ہمکو ایک سجل لکہا ہوا خط بہشت سی کہ طول اور عرض اوسکا سوای
ہماری کوئی نہین جانتا جناب الٰہی سی اور اوس مین کل سامی اصحاب و احباب و خادمان مریدان
بارادت ہماری کی تحریر تہی اور درج تہی اوس مین تفصیل مفصل اونکی جو دست بیع ہوی ہماری
ہاتہہ پر اور جو محبت رکہین گی ہم سی قیامت کی دن تک بس بخشدیا جناب الٰہی جل شانہ نی ان
سبکو جنہون نی محبت کی ہم سی ہماری روبرو اور ہماری بعد اور پوچہا ہم نی مالک دوزخ
سی بعالم باطن کہ کوئی ہی دوزخ مین روح کسی کی مرید یا محب ہماری کی تو وہ بولا کہ لا شعر
باگدایان سرگوش جہنم راچہ کار + کز نہیب ہیبتش دوزخ بخود لرزیدہ ہست + اور نیز فرمایا آنحضرت
معدن کرامت نی اگر کوئی عورت خادمہ ہماری برہنہ ہوگی مشرق مین اور ہم ہونگی مغرب مین
تو بیشک پردہ پوشی کرینگی ہم اوسکے ساتہہ داہن لطف اور مہربانی کی اور نیز فرمایا آنجناب
کرامت مآب نی کہ اگر ہوتا منصور حلاج ہماری وقت پر برکت مین تو نہ لغزش کہاتا پانو اوسکا
پانو اوسکا اور نہ چہڑایا جاتا وہ سر دار پر اور بی شک کرتی ہم دستگیری اوس بیکس و حبیب اللہ
کی اور جو کوئی لغزش کہائیگا ہماری خدام والا مقام سی کرینگی ہم دستگیری اوسکی تا قیام قیامت
رباعی گر کسی سرمست و بیہوش از مئی عرفانی ہست + از طفیل شیخ عبد القادر جیلانی ہست +
صد انا الحق گوید و ابیند حمایت ہای او + فارغ از دار سیاست غافل از زندانی ہست غزل
از مولف وہ شہ گیلان شہ عالی لقا پیدا ہوی + رہنمای خلق محبوب خدا پیدا ہوئے + گلبن
بستان حیدر غنچہ گلزار دین + نو گل باغ جناب مصطفے پیدا ہوی + وہ شہ کون و مکان فیان
رواہی دوجہان + بی مثل شاہنشہ ملک بقا پیدا ہوی + خرمن صدق و یقین پر خوشہ چین ہی
آپکی + جسقدر روئی زمین پر اولیا پیدا ہوی + زیست کی امید کب ہتی سرور بیمار کو + شکر ہے

حضرت میری دل کی دوا پیدا ہوی ۞ **مناقب ہشتاد و نہم در بیان بخشی جانی ایک شخص گنہگار کی جو مرید آنحضرت کا تہا** جناب شیخ عبدی ابن مسافر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتی ہین کہ ایکروز ایک مرید آنحضرت کا بحضور آنجناب حاضر ہوا اور عرض کی کہ باپ مجہہ غریب کا عرصہ چند ماہ سی فوت ہوگیا ہی سو آج رات کو وہ میری خواب مین آیا اور زار زار روکر کہا کہ جس روز سی لاش دل خراش میری مدفون زمین ہوئی ہی اوسی روز سی مین گرفتار عذاب بحالت خراب ہون تو میری طرف سی بجناب غوثیہ حاضر ہوکر امداد دعا کر کہ مجہہ بندہ گنہگار کا سینہ کو عذاب لنار سی نجات حاصل ہو سو اب مین مرید زار بارگاہ فلک اقتدار حضور پر حاضر ہوکر امیدوار ہون کہ بہ امداد دعا ہو کہ پدر بندہ کا عذاب گور سی ازاد ہو آپ نی یہہ سخن اوس گرفتار رنج و محن کا سنکر فرمایا کہ تیرا باپ اپنی عمر بہر مین کبہی مقام دل آرام مدرسہ مین بہی آیا تہا یا نہین عرض کی کہ ہان ایکدفعہ فدوی کی ساتہہ شرفیاب خدمت سراپا برکت ہوا تہا یہہ بات سنکر آپ خاموش رہی دوسری روز پہر وہی خادم آیا اور عرض کی کہ آج پہر باپ میرا خواب مین نظر آیا کہا کہ بامداد جناب معلی لقاب محبوب سبحانی عذاب گور مجہہ سی اوٹہایا گیا اور خلعت بہشتی پہنایا گیا اور مجہکو نصیحت کی کہ تا دم عمر خاکبوس آستان فیض توامان محبوب سبحانی رہو اور نیز ارشاد کیا حضرت غوث الاعظم نی کہ عہد ہوا ہم سی جناب الہی کا کہ جو شخص ایک مرتبہ تمام عمر مین تیری آستان عالی شان پر آیا جسنے تیری باورچی خانہ سی ایک لقمہ کہایا یا نام نامی تیرا ادب سی زبان پر لایا بخشدیا ہم نی اوسکو اگرچہ مجرم اور فاسق ہوا اور نیز صوفیان اہل صفا سے روایت ہی کہ ایکروز چند احباب نی آنحضرت سی عرض کی کہ فلانی قبرستان مین ایک قبر ہی اور علانیہ اوس سی صدای نالہ و فریاد آتی ہی تمام ساکنان شہر وقوع اس حال سے پرملال ہین فرمایا کہ تمکو معلوم ہی کہ وہ قبروالا کبہی ہماری محفل فیض منزل مین حاضر ہوا تہا ویا اوس نی کبہی لقمہ ہماری مطبخ سی کہایا تہا سب نی لاعلمی بیان کی یہہ بات سنکر آپ مراقبہ مین گئی بعد ازان فرمایا کہ ملایکان آسمانی کہتی ہین کہ ایکدفعہ وہ اہل قبر بدیدار فیض بار ہمارے مشرف ہوا تہا اور ہمارا چہرۂ پرنور دیکہکر گمان نیک لیگیا تہا سو بخشدیا حق سبحانہ تعالی نی اوسکو اتنی بات پر کہ اوسنے ہمارا چہرہ مبارک دیکہا اور خوش ہوا بعد ازان کئی دفعہ لوگ اوسکے

گور بر گئی مگر خاموش پایا اور نالہ و فریاد اوسکا سننی مین نہ آیا **از مولف** غوث اعظم کرملا یک
قدر والا یافتند + از ہمہ اہل صفا قلب مصفا یافتند + حشمت و جاہ و جلال و عزت و حرمت
کمال + دولت و ملک و جمال و حسن زیبا یافتند + سید عالی لقب سرخیل اولاد علی + شان
والا از جناب حق تعالی یافتند + از محمد خلق و از حیدر سخا حسن از حسن + منزلت بر تر منزلت
عز و بالا یافتند + دستگیرم بر تر ایران دستگیری کردہ اند + ہچو سرور سر گرانی دست دنیا
یافتند + **مناقب نود ہم در بیان فریادرسی آن محبوب ربانی بوقت مشکل**
کی کہ جو اونکو وسیلہ پکڑ کر دعا کری عاشق جانباز شیخ احمد بزاز کہ اصحاب صحبت
آنحضرت مخزن برکت کی ہی فرماتی ہین کہ فرمایا جناب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر
جیلانی نی کہ جو کوئی عین وقت کرب و غربت کی کہ ہر ایک طرف سے ناامید محض ہو جاوی
ہم سی طلب اعانت کری اور صدق باطن سی ہم کو وسیلہ پکڑ کر جناب باری دعا مانگے
تو بی شک دور کیجاوی گی وہ تنگی او سختی اوس سی بہت جلد اور جو شخص بوقت مصیبت و
غم و سختی اتہم ہم سی رجوع کری اور پکاری کہ یا شیخ عبد القادر امددنی باذن اللہ تو سنتے
ہین ہم اوسکی ندا کو نہایت توجہ سی اور دعا کرتی ہین ہم اوسکے حق مین درگاہ الٰہی کہ بر
آوی مطلوب وس طالب کا **غزل از مولف** باغ خوبی مین جو از بس غل ہی گلرو آپکا +
دیکہتا ہی دیدۂ حسرت سی گل رو آپکا + ماہ نو ہو کر کے خم بس چوم لے تیری قدم + دیکہہ لے
جب چہرۂ روشن پہ ابرو آپکا + چاند نے غش کہا ہی منہ پر داغ ہی جب جا ہی خور + دیکہہ لے
روی منور جبکہ مہرو آپکا + زلف کے دیکہے سے عالم ہے تیرا حلقہ بگوش + رشتۂ الفت
ہی ہر ایک مے ہی گیسو آپ کا + نام سی تیری ادہر سے یہہ زبان عذب البیان + اور ادہر ہے
درد دلکو زیر پہلو آپ کا + دیدۂ دل ہی جدہر دیکہوں تم آتی ہو نظر + جلوۂ دیدار ہے ہر جا
و ہر سو آپ کا + دایما ہی یاد محی الدین اوسی ورد زبان + دل سی ہی یہہ سر ربید ل ثنا گو آپکا
مناقب نود و یکم در بیان وفات آن ذات والا درجات حضرت محبوب سبحانی
کی جناب غوث الاعظم قطب العالم محبوب سبحانی شاہ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی
بروز دوشنبہ تاریخ یازدہم ربیع الاول سنہ ۵۶۱ پانسو اکسٹہ ہجری قدس میں امن ربانا یابدا

رونق افزای خلد برین ہوئی اور سنین عمر شریف آنحضرت کی کل اکانوین برس تھی اٹھارہ
برس تک تو آپ شہر دارالامان گیلان مین تشریف فرما رہی بعد ازان عزت افزای اشرف
البلاد بغداد ہوئی سات برس تک تحصیل علوم دینی مین مصروف رہی اور عرصہ چھبیس سال
تک مصروف بہ تجرید و توحید تھی اور اکتالیس سال تک تخمینا دعوۃ الخلق الی الخلق کرتے
رہی اور جس روز وعدہ تشریف بری آپ کا بفردوس برین تھا اوس روز جب آفتاب
قریب بغروب ہوچا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائی اور ایک نامہ عنبرین شمامہ
جانب کبریائی لاکر بدست فرزند ارجمند آنجناب حضرت سید عبدالوہاب حوالہ کیا جب
سید صاحب نے وہ عمل محبت منزل دیکھا تو وسیرا دل سرنامہ یہہ لکھا پایا یصل ھذا
المکتوب من المحب الی المحبوب بعد ازان ملاحظہ کل نامہ عنبرین شمامہ کیا تو ایک آہ جانسوز
غم اندوز جان پر سوز سی ایسی نکالی کہ تمام دولت خانہ کرامت نشانہ مین ایک زلزلہ سا
نمودار ہوا بملاحظہ این حال ہر ایک خادم بچشم پرنم و دیدہ اشکبا نہایت بیقرار ہوئی و
حضرت ملک الموت معہ رقیمہ عنبرین شمیمہ صاحبزادہ عالی شان بخدمت عالی درجت
حضرت مخزن برکت محبوب سبحانی حاضر ہوئی اور وہ فرمان عالی شان درگاہ سبحان
آن سرور محبوبان جہان کو بھی ملاحظہ کرایا آنحضرت بملاحظہ فرمان ایزد منان از بس خوشدلی
وخوشوقت ہوئی اور کل مریدان وخادمان عالی شان موجودہ وقت کو جمع فرمایا اور
ہاتھہ اوٹھا کر سب کے واسطی دعای خیر فرمائی اور سب کے ساتھہ باواز بلند عہد کیا کہ ہم اب اور بعد
وفات اپنی مریدان زار وخادمان خدمت گزار سی بیخبر نہین ہین اور نہ ہونگی اور جو کوئی بوقت
مشکل ہمکو یاد کری گا مشکل کشائی اوسکے ہماری ذمہ پر ہوگی پس ازان آپ نی غسل
تازہ کیا اور ادای نماز عشا مین مصروف ہوئی اور نماز کے بعد پہر سجدہ مین جاکر سب کے
واسطے دعای مغفرت جناب حق سی طلب کی اور سجدہ کے حالت مین آپ نی کئی دفعہ پڑہا
کہ اللھم اغفر لامۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم لامۃ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اللھم تجاوز عن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہاتف غیب سے ندا ہوا کہ بخشدی گئے
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخاطر محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین عبدالقادر جیلانی کے

جب حضرت نی سر سجدہ سی اوٹھایا تو ندا ہوا کہ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی
فی عبادی وادخلی جنتی یہہ ارشاد واجب الانقیاد ربانی سنکر حضرت محبوب سبحانی نے
بستر مبارک پر دراز ہوی اور جان شیرین حوالہ جان آفرین کر دی خادمان زار و مریدان
ارادت شعار چشم اشکبار و دل بیقرار مصروف بہ تجہیز و تکفین آنجناب کی ہوی اور
بعد نماز عشا بمقام مدرسہ معلی باب الازج مانند خزانہ حوالہ زمین ہوی اور واضح رہے
مہر انجلای صوفیان باصفا ہو وہی کہ سنین عمر شریف آنحضرت مین اختلاف نہین ہی کہ
کل اکیانوین سال ہین مگر یہہ اختلاف ہی کہ بعض مورخان تولد آنجناب بسال سنہ چار
صد و ہفتاد ہجری و بعض سنہ چارصد ہفتاد و یک ہجری مین و بعض فوت ہونا آنحضرت کا
سنہ پانصد و شصت و چار ہجری و بعض سنہ پانصد و شصت و پنج ہجری مقدس لکہتی
ہین چنانچہ ابیات تاریخی آنحضرت کی بابت ہر دو تاریخ زیب صفحہ کتاب ہذا ہوتی ہین

تاریخ ولادت و وفات آنحضرت + آنکہ بی شک قطب ربانی بود + بی گمان
محبوب سبحانی بود + شاہ شاہان شاہ عبدالقادر ست + دلنشین و دلربا و دلبر ست
سید والا نسب در اولیاست + نور چشم مصطفے و مرتضے ست + سال مولودش
ز افوج کبریا + گفت ہاتف زیب تاج اولیا + سال مولودش نبین نگین تر ست + شد رقم
محبوب عبدالقادر ست + عقل سال نقل آن عالی ہمم + صاحب فردوس عالی زد رقم
اور قطعہ تاریخ پانصد و شصت و پنج وفات شریف آنحضرت ابتدای کتاب ہذا مین کہ
لفظ معشوق الہی ہی اخذ کیا گیا ہی درج کتاب ہذا ہو چکا ہے **غزل از مولف** چھپ گیا
روی جہان سی ماہتاب قادری + یعنی جنت کو سدہاری وہ جناب قادری + رو ہی عالم
پر اندھیری چھا گئی رات آگئی چھپ گیا مغرب مین روشن آفتاب قادری + چشم پر نم سی
ہزاروں بہہ پڑی دریای اشک جوش زن دل پر ہوا احباب اضطراب قادری + غوث
اعظم محی دین شاہنشہ دنیا و دین + حشر تک قایم رہی گا یہہ خطاب قادری + آستان
[illegible] ہی در دار الامان + فی الحقیقت باب ہی جنت کا باب قادری + بیخبر ہوں دین
و دنیا سی فنا فی اللہ ہو + مست ہو جو پی کی ایک جام شراب قادری + غم سی سر

گرچہ لاغر ہوگیا مثل ہلال + لیک بیشک ہی وہ قربان رکاب قادری + خاتمہ کتاب

درباب ذکر بعض کرامات وخوارق عادات آن سید السادات عالیجاہ محبوب سبحانی قدس سرہ بطور اجمال ونیز در ذکر بعض فضائل صلوٰۃ دوگانہ یازدہ گامی قادریہ

عارف برحق شیخ بہاؤالحق کتاب انیس القادریہ مین تحریر فرماتی ہین کہ ایک شخص نصرانی خیاط جناب محبوب سبحانی حاضر دربار دربار آنحضرت کے رہکر کپڑی آپکی سیا کرتا اور بحسرت واجبی لیا کرتا جب وقت مرگ اوسکا قریب پہونچا تو دل مین سوچا کہ الاسلام حق والکفر باطل تمام عمر مین نی کفر مین گذرانی اب بحضور ربانی جاؤنگا توکس مونہہ سی مونہہ دکہلاؤنگا مناسب یہہ ہی کہ آنحضرت کی خدمت مین عرض کردون مع وسیلہ سر بہرون یہہ بات سوچکر وہ نصرانی بہزار پریشانی بجناب غوث صمدانی حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت مین نی تمام عمر کفر مین گذاری اب بجناب باری جانی کو تیار ہون موت سی لاچار ہون اس سی مرتا ہون عذاب گور سی ڈرتا ہون خداکی واسطی امداد کیجئے یہہ ناشاد شاد ہوا ارشاد ہوا کہ قبر کے عذاب سی مت ڈر توکل بخدا کر جب منکر ونکیر بہزار طوق وزنجیر تیری پاس آوین گی قبر مین اوٹہا دین گے اور سوال دین وایمان فرماوینگی اوسوقت تو اون سی فقط ہمارا نام کہنا سوای اسکی خاموش رہنا غرض جب وہ نصرانی خیاط جناب محبوب یزدانی جان بحق تسلیم ہوا تو موکلان عذاب گور بہزار زور وشور آئی آہی اور گذاشتین دکہلای اور سوال دین وآئین پوچہا تو نصرانی اپنی زبانی یہہ ہی جواب دہ ہوا کہ محی الدین عبد القادر راز مولف ہون مین بس ایک خادم زار جناب محی دین ذرۂ بیجان زنور آفتاب محی دین + بندہ کو فقط یاد اونکا نام ہی سوای اسکی اور نہ کچہہ کلام ہی فرشتگان آسمانی یہہ کلام نصرانی سنکر بحضور ربانی عرض پرداز ہوی کہ آلہی انت تعلم الجہر وما یخفی یہہ شخص عند السوال اور کچہہ جواب باصواب نہین دیتا سوای نام محبوب صمدانی کے ارشاد الٰہی ہوا کہ اس بندہ سی عذاب گور اوٹہادو اور قبر اسکی روضہ باغ جنت بنادو فردا قیامت مین بلاؤنگا اور یہہ جانی ۲ ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم اور نیز اوسی سلسلہ ممدوح سی روایت ہی کہ فرمایا جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام لاکبر نی کہ شب معراج

مقام سدرۃ المنتہی ہم نی ایک بارگاہ فلک پایگاہ دیکہی کہ بانوار لاتدرکہ الابصار از اسماو پردہای نوری سی پیراستہ تہی اور اوسکی اندر دو مرغ نہایت خوب صورت موجود تہی ایک تو سپید کہ مانند حاجیان آستان بارگاہ والا پر استادہ اور دوسرا سبز کہ اندرون حریم بکمال محرمیت آمادہ تہا اور وہ مرغ دمبدم پرواز کرتا تو عرش سی گذر جاتا اور پہر واپس اکر اپنی مقام الہام پر آرام پذیر ہو جاتا گویا پیام رسان سوال وجواب جناب رب الارباب وہی مرغ سبز تہا معاً اینحال ہم نی بدرگاہ لایزال سوال کیا کہ الٰہی احوال ان دونو مرغ باکمال کا ہمپر ظاہر ہو تو بندہ بہی انکی حال سی ماہر ہو کہ یہہ دونو مرغ زیرک آپکی شجر شرافت پر آشیان پذیر مین مرغ سپید تو ولی نامی وگرامی بایزید بسطامی او مرغ سبز محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی ہین کہ دونو کا ظہور بہ نور تیری امت اور تیری اولاد سی ہوگا اور نیز کتاب حجۃ البیانات وگلشن کرامت مین تحریر ہی کہ بایام حمل محبوب سبحانی قطب ربانی بی بی صاحبہ فاطمہ ثانیہ والدہ ماجدہ غوث صمدانی ایکروز اپنی دولت خانہ کرامت نشانہ مین تشریف رکہتی تہین کہ ناگاہ ایک گدا سراپا التجانی حاضر دروازہ فیض اندازہ ہوکر سوال کیا چونکہ بحسب اتفاق اوسوقت کوئی مرد حاضر کاشانہ فیض نشانہ نہ تہا اسواسطی بی بی صاحبہ نی چاہا کہ یہہ سوالی خالی نجای لہذا خود اپنی برقعہ روی مبارک پر پہن کر اس سائل کو ماحضر سی بر کیا دفع اس حال سی سوالی از عقل خالی نی جانا کہ بی بی صاحبہ گہر مین تنہا ہین اسلئی وہ لعین نائب شیطان الرجیم بارادہ بد پیچہی پیچہی بی بی صاحبہ کی ہولیا جب بی بی صاحبہ صحن دولت خانہ مین پہونچین تو مرد بیگانہ صحن خانہ مین دیکہہ کہبرائین اور بجای محفوظ بحفاظت حافظ حقیقی روپوش ہوگئین اتنی مین کیا دیکہا کہ صحن خانہ سی ایک شیر خونخوار نمودار ہوگیا اور اوس شیر دلیر نی ایک حملہ سی کام اوس بدانجام کا تمام کیا اور اوسکو واصل بجہنم کرکر غائب ہوا جب وقوع اس حال سی کئی سال گذر گئی اور جناب پیر دستگیر صغیر وکبیر بعمر سات برس پہونچی تو ایکروز بی بی صاحبہ نی کسی بات پر آنحضرت معدن برکت کو کچہہ چشم نمائی فرمائی تو آنحضرت متبسم ہوکر بولی کہ یا والدہ افسوس ہی کہ اپنی ہماری حق امداد کو یاد نرکہا ہم تقریر دلپذیر جناب پیر کی سنکر بی بی صاحبہ نی فرمایا کہ ای لخت جگر کونسا حق امداد ہی کہ آپکی طرف سی

ہمارے ذمہ پر تھی اوس وقت اپنی جواب دیا کہ جن دنوں میں ہم اپنی بطن عظمت میں تھی اور دُ
سوالی آنکھ بچھی بچھے گستاخانہ صحن خانہ تک چلا آیا تھا وہ ہم ہی تھے جس نے مشکل بشکل شیر
ہوکر کام اوس ناکام کا تمام کیا تھا اور نیز حضرت شیخ عمر حریفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا آنحضرت شاہ ولایت نے کہ تا عرصہ پچیس سال ہم بحال تجرید و تفرید صحراؤں میں بعبادت
کبریا مصروف تھے اوس وقت لشکر شیاطین بیدین بہت کریہ شکلوں سے مشکل ہوکر ہمارے سامنے
روبرو ظاہر ہوتا تھا اسواسطے کہ ہم خوف کہا کر حالت تجرید کو چھوڑیں اور عبادت سے موبخہ
ہوویں مگر امداد الہی شامل حال تھی اور ہاتف غیب سے ندا ہوتی تھی یا عبد القادر قل
ثبتنالک تثبتنا وایی نالک تانیل ۲ یہہ وسوسہ شیطان ہے اور حامی تیرا رحمان ہے
وہ مغضوب ہے اور تو محبوب ہے یہہ حکم سنکر ہم متوجہ شیاطین بیدین ہوتے تو شیطان تاب
دیگر بھاگ جاتا اور ایک ہاتہہ دست غیب سے نمودار ہوکر ایک تماچہ دیو لعین کی سر پر
پڑتا کہ وہ اوسکی صدمہ سے زمین دہس جاتا اور نیز شیخ ضیاء الدین ابو نصر رحمۃ
اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت مخزن کرامت نے کہ ایک رات ہم بذات بابرکات
خود تنہا میدان صحرا العبادت معبود مشغول تھے کہ ناگاہ ایک نور مانند شعلہ طور دور سے
نمودار ہوا ایسا کہ اوسکے ضیاء کی انتہا سے تمام بیابان مانند آفتاب عالمتاب روشن ہوگیا
اور اوس سے صدا ہوئی کہ یا عبد القادر انت محبوبی وانا ربک قبول کی مینے عبادت تیری
اور مہربان ہوا میں تجہپر ایسا کہ حلال کردینے تجہپر کل حرام چیزیں یہہ بات سراپا واہیات
سنکر ہم نے جواب دیا کہ ہمکو یقین ہے کہ تو ابلیس لعین ہے کیونکہ جناب محمد مصطفی علیہ الصلوۃ
الملک الاعلے پر احکام امر و نہی نافذ ہوئی بخلاف اوسکے اب ہم مستحق اسباب کے کب ہین
کہ کل حرام ہم پر حلال ہوں بمجرد اس کلام کی وہ نور کافور ہوگیا اور آواز ہوئی کہ یا عبد القادر
تیری علم اور فقہ نے تجھکو میری ہاتہہ سے چھڑایا ورنہ میں نے کئی ہزار اولیاء عالی وقار کو
یہہ نور دکہا کر ظلمات کفر مین ڈال دیا ہے اور نیز شیخ ابو سعید حریمی و شیخ
ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سال پانسو اکتیس ہجری ۵۲۱ میں ابو المظفر
تاجر بغدادی مرید سر دفتر زمرہ اوتاد شیخ حماد نے مال تجارت بقیمت سات سو دینار خرید کر

کر کرارادہ سفر شام کیا اور بطلب اجازت بخدمت حضرت شیخ صاحب ممدوح حاضر ہوا اور
شیخ صاحب نے فرمایا کہ یہہ سال تیری واسطے صورت وبال ہی اگر تو سفر کو جاوی گا تو نقصان
اوٹہاوی گا اور خوف یہہ ہی کہ مال تو غارت ہو جاوی بلکہ جان پر بہی آفت آوی یہہ تقریر اپنی
پیر کی سنکر ابو المظفر باد ل دلگیر بحضور غوث الاعظم آیا اور کل احوال کہہ سنایا جناب غوثیہ سے نے
فرمایا کہ جاؤ سفر کو قدم اوٹہاؤ سالم جاؤ گی اور غانم آؤ گی والضمان فی ذلک علی غرض کہ
ابو المظفر بحالت خوشتر حسب الایمای مخدوم انام روانہ شام ہوا جب فروخت مال بمنافع
تین سو دینار بامراد راہی بغداد ہوا تو راہ مین ایک مقام پر مقام کیا اور اپنی ہمراہیان کو چہوڑکر
خود معہ تہیلی ہزار دینار برفع حاجت قضا حاجت جنگل مین گیا بعد فراغت خود تو چلا آیا مگر
تہیلی دیناروں کی وہان ہی بہول گئی جب رات کو سویا تو خواب مین یہہ نظر آیا کہ دینار سب
غارت گرون نے غارت کر لئی ہین اور ایک شخص نے ایک وار تلوار کا اسکی سر پر ایسا کیا ہے
کہ سر اسکا تن سی جدا ہو گیا ہی یہہ خواب پر پیچ وتاب دیکہکر سوداگر بیچارہ بادل صد پارہ اوٹہا
کیا دیکہا کہ تہوڑا سا نشان خنجر خون افشان کا گلے پر موجود ہے اور کپڑی بہی خون سے تر
ہین اوسی حالت مین دیناروں کی تلاش کی تو یاد آیا کہ بوقت رفع حاجت جنگل مین بہول آیا
اوسی وقت جنگل مین پہونچا تو تہیلی دیناروں کی سالم پائی تقریر شیخ حماد کی یاد آئی جب
بغداد ہوا اور اول حاضر خدمت شیخ حماد ہوا تو شیخ صاحب نے ارشاد کیا کہ ای ابو المظفر اول
تو بخدمت غوث الاعظم جا اور شکرانہ بجا لا کہ اونہون نے تیری واسطے سترہ باری دست بدعا
اوٹہا کر مارا جانا تیرا بیداری سی بخواب اور غارت ہونا دیناروں کا بہ نسیان تبدیل کرایا ہی
یہہ تقریر دلپذیر اپنی پیر کی سنکر ابو المظفر بجناب کرامت مآب غوثیہ حاضر ہوا ہنوز نوبت گفتگو
نہ پہونچی تہی کہ آنحضرت متبسم ہوی اور فرمایا کہ ابو المظفر جو کچہہ تجہکو شیخ حماد نے فرمایا ہے
حق ہی اور بجا ہی اور نیز کتاب انیس القادریہ مین لکہا ہے کہ جب ارشاد وجیہہ الله
قدمی ہذہ علی رقاب جمیع اولیاء الله زبان گوہر فشان جناب غوثیہ سی صادر ہوا تو
ایک ولی کرامات خفی وجلی بسواری شیر دلیر تازیانہ مار خونخوار ہاتہہ مین پکڑ کر حاضر درگاہ
کرامت اندازہ غوثیہ ہوی دیکہا کہ ایک گاہی ازان شاہنشاہ ولایت آستان فیض توامان

بند ہی ہوی ہی جب حضرت شیر سی اوتر کر شرفیاب دربار کرامت آثار ہونی لگی تو شیر سی
تاکید کی کہ خبردار اس گای کو کچہہ نکہنا اپنی رتبی پہ قایم رہنا اور مار طمع خوار سی بہی فرمایا کہ ای ہمارے
تمہارا ہوشیار رہنا کہ اس شیر سی کوئی حرکت دلیرانہ نہو یہہ بات فرما کر وہ ولی شرفیاب خدمت
آنجناب ہوی جب اسیر آپی تو شیر او سانپ دونو نہ پای ہرچند قدم اوٹہای اونکی نشان
نام کو بہی ہاتہہ نہ آئی نہایت گہبرای اور واپس بجناب غوثیہ اکر عرض حال کری ارشاد ہوا کہ
تمنی گای ہماری حوالہ اپنی شیر دلیر کے کری اگر اپنا شیر او رسانپ ہماری گای کی حوالہ
کرآتی تو بہی ایک موقع تہا گویا یہہ حرکت تم سی خلاف اصلیت ظہور مین آئی اب جاؤ اور گای
سی اپنا شیر او سانپ مانگ لو وہ ولی گای کی پاس آئی اور شیر اور سانپ صحیح و سالم پائی
از ہبا و الحق آن سگی کو گشت در کویش مقیم + خاک پایش بہ ز شیران عظیم + آن سگی کو باشد
اندر کوی او + من بشیران کی دہم یک موی او + اور نیز قاضی القضاۃ شیخ ابو صالح سی
روایت ہی کہ ایک روز محفل خلد منزل جناب غوثیہ محفل گرم تہی اور ہزاران ہزار طلبگار وعظ
و نصایح ان محبوب کردگار حاضر تہی یکایک باران رحمت برسنی لگا اور حاضرین نہایت
غمگین ہوی کہ اب بسبب بارش یہہ محفل متفرق ہو جای گی اتنی مین آنحضرت نی سر مبارک
آسمان کی طرف اوٹہایا اور فرمایا کہ جناب یہہ عجب ہی کہ مین جمع کرتا ہون اور آپ متفرق
کرتی ہین مجرد اس بات کی بارش مقام محفل سی بند ہو گئی اور مدرسہ مقدس سی باہر بدستور
بارش ہوتی رہی اور شیخ عمر کیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ اکثر بندہ محفل منور ان کی
اکثر حاضر ہوا کرتا تہا کوئی روز ایسا نہین ہوتا تہا کہ ہزار دو ہزار کفار نابکار و یہود
و نصارا برکت وعظ آن سید کرام مشرف باسلام نہین ہوتی تہی ایک دن ایک راہب کہ بڑا عالم
قوم نصارا تہا بحضور غوثیہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ مین ملک یمن کا رہنی والا ہون یکایک
میری دل محبت منزل مین محبت اسلام پیدا ہوی اور ارادہ کیا کہ ایسی شخص کی ہاتہون پر
اسلام لاؤن کہ صاحب یمن اور بہترین اولیای اقلیم یمن سی ہووی سو ایکبارگی حضرت
عیسی علیہ و علی نبینا السلام میری خواب مین آئی اور ارشاد کیا کہ بغداد مین جا اور سید
عبد القادر کی ہاتہہ پر اسلام لا اسواسطی اب حاضر دربار ہوا ہون کہ مجہہ پر لطف عام کرو

اور شرف باسلام کرو آنحضرت نے اوسکو مسلمان کیا اور بہترین خادمان عالی شان
کیا اور نیز راوی صعدنسی روایت ہی کہ ایکدن تیرہ کس قوم نصارا بہوس اسلام
بحضور ان قبلہ انام حاضر ہوی اور عرض کی کہ ہم اقلیم مغرب کی رہنی والی ہین اور باہم
رفیق ہمدم تہی ایک روز ہم سب کے سب جنگل مین پہرتی تہی کہ ہاتف غیب سی آواز ہوئی
کہ بغداد مین جاو اور ایمان لاؤ اور سعادت دارین پاؤ کہ محی الدین پیشوای اہل یقین نے
وہان ظہور کیا ہی حق سی رتبہ محبوبیت لیا ہی اسواسطی ہم باہم حاضر خدمت بابرکت ہوئی ہین
کہ اسلام لائین اور عزت پائین اور شیخ ابو عبداللہ بن ابو الفتح بغدادی فرماتی ہین کہ
ایک روز جناب غوثیہ محفل خلد منزل وعظ مین ایسی مستغرق بحر عرفان ہوئے کہ بحالت بیہوشی
عمامہ مبارک حضرت کا کہل گیا بوقوع اس حال کے سب حضار صدق شعار نی اپنی اپنی دستار اوتار
کر پایہ منبر معلی مین رکہدین جب حالت استغراق رفع ہوئی تو آنحضرت نی عمامہ مقدس سر پر رکہا
اور شیخ ابو القاسم علیہ الرحمۃ کو ارشاد کیا کہ سب حضار کی دستار سر بند ہوا دو عرض کہ سب
دستار تقسیم ہوگئین مگر ایک عصابہ زنانہ باقی رہ گیا چونکہ ظاہرا کوئی شخص زنانہ حاضر آستانہ
کرامت نشانہ نہ تہا اسلئے بحضور پر نور عرض ہوی آنحضرت نی وہ عصابہ بدست مبارک لیکر اپنے
دوش سی ہم آغوش کیا دوش پر رکہتی ہی وہ عصابہ غایب ہوگیا اوسوقت حاضرین نے
چاہا کہ آنحضرت سی حال حیرت مال اسکا دریافت کرین کہ آنحضرت خود بیان طراز ہوئے
کہ ایک عورت صاحب دولت اصفہان مین بیٹہکر ہماری کلام فیض انجام سنا کرتی تہی
جب سب حضار سعادت آثار نی اپنی اپنی دستار سر سی اوتارین تو اوسنے بہی اپنا عصابہ
سر سی اوتار کر رکہدیا تہا اب ہمنی اپنی دوش پر رکہکر عصابہ اوسکا اوسکو پہونچادیا اور
اوسنی اصفہان سی لی لیا اور شیخ حسین بن خلیل علیہ الرحمۃ فرماتی ہین کہ ایک روز
مین مجلس خلد محفل غوثیہ کے حاضر ہوکر شمار کرتا تہا کہ آج کسقدر لوگ برکت آنحضرت مشرف
باسلام ہوتی ہین جب شمار نہو سکا تو پوشیدہ پوشیدہ ایک رشتہ مین گرہ دینی لگا کہ بعد
فراغت اون گرہون کا شمار کرلونگا اتنی مین آنحضرت میری طرف متوجہ ہوی اور فرمایا
کہ شیخ حسین ہم گرہ کہولتی ہین اور تو گرہ دیتا جاتا ہی اور نیز ولی نامی شیخ ابو محمد عبد اللہ

نبطاہی فرماتی ہین کہ ایک روز حضرت والا درجت صاحب مراتب عالی شیخ ابو المعالی
بن احمد بغدادی محفل خلد منزل غوثیہ حاضر تہی اور ہنگامہ وعظ گرم تہا ناگاہ شیخصاحب کو حاجت
قضا حاجت نی زور کیا چونکہ بسبب کثرت طلبا اوسوقت موقع طلب اجازت آنحضرت سی
نہ تہا شیخصاحب از بس تنگ ہوئی اتنی مین جناب غوثیہ منبر معلی سی اوٹہی اور چادر مبارک سر
شیخصاحب کی ڈالدی بمجرد اوسکی ایک صورت بصورت شیخ ابو المعالی اور ایک شکل
بشکل آنحضرت منبر پر نمودار ہوگئی اور خود آنحضرت شیخ ابو المعالی کو لیکر غایب ہوگئے
ایسا کہ کسیکو معلوم نہوا الا ماشاء اللہ طرفۃ العین مین شیخصاحب معہ آنحضرت ایک بیابان بے
نشان مین پہونچی کہ جہان ایک درخت سایہ دار اور ایک چشمہ آب خوشگوار تہا وہان پہونچکر
آنحضرت نی شیخ صاحب کو ارشاد کیا کہ اس مقام پر رفع حاجت کری بعد فراغت حاجت
اور تجدید وضو پہر آنکہین بندکر لینا جو شخص ہمکو یہان لایا ہے پہر واپس پہونچا دیگا شیخ ابو المعالی
نی کپڑی اوتاری اور ایک گچہا کنجیونکا کہ اونکی پاس رہتی تہی درخت سی لٹکا دیا اور رفع حاجت
کی اور بعد تجدید وضو کپڑی پہنی اور آنکہین بندکرین فی الفور بمحفل وعظ حاضر ہوگئے مگر
گچہا کنجیونکا وہان ہی درخت سی لٹکا رہا پہر بعد ایک مدت کی شیخصاحب کو اتفاق جانی سفر
بلاد عجم کا ہوا اور ہمراہ قافلہ کے اتفاقا وہان ہی آپہونچی کہ جہان وہ درخت اور چشمہ آب تہا
دیکہتی ہی آپکو گچہا کنجیونکا یاد آیا درخت کے طرف جو سر اوٹہایا تو وہ گچہا بدستور لٹکا ہوا پایا
ہاتہہ بڑہایا او کنجیان اپنی لیکر سر بسجدہ شکر جہکایا اور بزبان یہہ رباعی بتعریف جناب غوثیہ فرمائی
نظم غوث اعظم پیر عالم گیر ما + عزت ما فخر ما توقیر ما + چشمہ حیوان بظلمات جہان + نور ہر دو
دیدہ وتنویر ما + شیخ ابو الحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سی روایت ہی کہ ایک روز جناب
غوث الثقلین والکل سلطان قادر الوقت معہ چند احباب بخانقاہ ذالاجاہ شیخ حماد تشریف فرما
ہوئی اور بہت دیر تک دست دعا بجناب کبریا اوٹہا کر مصروف مناجات مجیب الدعوات رہے
بعد فراغت آثار بشاشت وفرحت انکی چہرہ مبارک سی نمودار تہی احباب حاضرین نی جو دریافت
حال کیا تو فرمایا کہ جب ہم بغداد مین نووارد ہوئی تو ہماری صحبت شیخ حماد سی کہ ایک
مرد حق آگاہ تہی بہت تہی ایک دن ہم اور شیخ حماد اور دو چار یار وفادار او سیر دادہ ادا

نماز جمعہ مسجد جامع کو چلی جاتی تہی جب متصل زینہ نہر پہونچی تو شیخ حماد نی ہمکو براہ خوش طبعی پانی مین دہکہ دیکر پہینک دیا کہ چونکہ موسم سرما تہی ہمکو سخت تکلیف ہوئی آج جو ہم بزار پر انوار شیخ حماد آئی تو دیکہا کہ شیخصاحب حلہ بہشتی دربر اور تاج شاہی برسر بڑی عزت سی بیٹہی ہین مگر دست راست اونکا محض بیکار ہی عند الدریافت جواب دیا کہ جس ہاتہہ سی ہمنی تمکو پانی مین پہینکا تہا وہ ہاتہہ ہمارا بحکم پروردگار بیکار کردیا گیا ہی اگر آپ دعا فرماوین تو یقین ہی کہ ہم پہر اپنا ہاتہہ خدا سی پاوین سلئی ہم نی دعا کری الحمد للہ والمنت کہ دست دعا ہمارا بہر گوہر اجابت سی ہوکر ہاتہہ شیخصاحب کا کہ بیکار تہا لائق کار ہوا فقط جب یہہ خبر مریدان و خادمان شیخ حماد کو پہونچی تو بہر انکار ہوئی اور سب کی سب جمع ہوکر بمراد نزاع حاضر دربار کرامت آثار ہوی ہنوز کچہہ نوبت کلام نہین پہونچی تہی کہ آنحضرت مخزن کرامت نی ارشاد کیا کہ اگر تم سب لوگ اس خبر سی منکر ہو تو جس شخص اولیاء عصر پر تمکو اعتبار ہو اختیار کر لو کہ وہ تمکو اس حال صدق مقال سی خبر دیدیگا غرض سب نی متفق ہوکر خواجہ ابو یوسف بن ایوب بن یوسف ہمدانی اور شیخ ابو عبد الرحمان کو اختیار کیا اور اظہار کیا کہ اگر یہہ دونو اولیا اہل صفا ہمکو تصدیق اس خبر کی کردین تو پہر ہمکو جای انکار نرہیگی یہہ عرض اونکی سنکر آنحضرت سر بمراقبہ ہوی کچہہ دیر نہین گذری تہی کہ خواجہ ابو یوسف سر و پا برہنہ نہایت بیقرار کنارہ محفل معلیٰ سی نمودار ہوی اور عرض کی کہ یا حضرت مجکو اسیوقت درگاہ حق جل و علا سی ارشاد ہوا کہ فی الفور جس حالت مین ہی بخدمت محبوب سبحانی حاضر ہو اور تصدیق کر کہ جو خبر اپنی نسبت شیخ حماد کی فرمای ہی وہ حق اور بجا ہی یہہ کلمہ خواجہ ابو یوسف کی زبان سی ہنوز ختم نہین ہونی پایا تہا کہ شیخ عبد الرحمن نہایت حیران دوڑی ہوی آئی اور عینہ کلام حق التیام آن قبلہ انام کو تصدیق کیا بوقوع اسحال سکے خادمان شیخ حماد نہایت پرملال ہوی اور بہر اعتذار بحضور محبوب کردگار گہری ہوکر عرض کی کہ یا حضرت **از مولف** ہم سراپا جرم و پر تقصیر ہین ؛ سر بسر ہیو قردبی توقیر ہین ؛ عفو کر دیجی خطا بہر خدا ؛ آپ گل بیرون عالی پیر ہین ؛ آپ ہین محبوب رب العالمین شاہ والا جاہ و میران میر ہین ؛ تم ہو فرزند جناب بوتراب ؛ خاک ون کی لئی اکسیر ہین ؛ اپنی اعمالون سی ہم ہین شرمسار ؛ مثل سرور دایمان دلگیر ہین ؛ جناب محبوب کبریائی یہہ

التجا اونکی استماع فرماکر خطا اونکی معاف فرمائی اور نیز جناب شیخ شہاب الدین سہرور
وردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ بعہد جوانی ہمکو نہایت شوق پڑہنی علم کلام کا تھا
اور اکثر کتابین ہمنی اوس علم کی حفظ کرتی تہین ہرچند ہمکو شیخ ضیاء الدین چچا ہماری سمجہاتی
مگر ہم باز نہ آتی لاچار چچا ہماری ہمکو ایکدن اپنی ہمراہ ببارگاہ عالی بارگاہ شاہنشاہ ولایت
بحر کرامت غوث الاعظم لے گئے اور عرض کی کہ یا حضرت یہہ برادر زادہ میرا علم کلام سیکھنے کو
جاتا ہی میری کہنی سی باز نہین آتا ہی یہہ بات اوس جامع کرامات نی سنکر دست مبارک بڑہایا
اور ہماری چہاتی سی لگایا بمجرد مس یکدست تمام علم کلام ہماری سینہ بی کینہ سی محو ہوگیا اوس
مسقدر حفظ تہا ایک قلم بہول گیا اور بعوض اوسکی بعنایات محبوب سبحانی دل سعادت منزل
ہمارا بانوار نورانی روشن ہوگیا ایسا کہ تمام حجاب دور ہوی اور بجناب الہی منظور ہوئے
اور شیخ محمد حبیب بن منصور روایت کرتی ہین ابو غالب فضل بن اسماعیل
تاجر بغدادی کا بیٹا خورد سال بمرض فالج نہایت پامال تہا اوسنے جمیع اولیا اہل صفا کی
دعوت کی کہ سب اولیا دست دعا بجناب کبریا اوسکی مریض کی واسطی اوٹہاوین شاید کہ
درگاہ خدا سی شفا عطا ہو جب عند الطلب سب حضرات تشریف لائی اور جناب غوثیہ بہی رونق
افزای مجلس دعوت ہوی اور طعام تمام اولیای ذوی الاکرام کی آگی رکہا گیا تو اوس سوداگر
نی اپنی طفل مفلوج کو بہی ایک ٹوکرہ مین اٹہاکر اور کپڑی سی چہپاکر ٹوکرا عین محفل مین رکہدیا اوس وقت
جناب غوثیہ پیرا اوسی سی مخاطب ہوی اور فرمایا کہ اوس ٹوکری سی کپڑا اوٹہا دو جب [illegible]
کپڑا اوٹہایا تو ایک [illegible] لڑکا اوس مین موجود پایا کہ مریض نیم جان کوئی دم کا مہمان ہی آنحضرت
[illegible] لڑکی کی طرف ارشاد کیا اور حکم دیا کہ اوٹہہ کہڑا ہو لڑکا فی الفور اوٹہہ
کہڑا ہوا اور تندرست ہوکر چلنی لگا تمام حضار محفل یہہ کرامت عظیم اوس سید کریم کی دیکہکر
نہایت مسرور ہوی اور فرط خوشی سی ایسا غوغا ہوا کہ شور محشر برپا ہوا شیخ ابو الحسن
بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ جب زبدہ اہل عرفان شیخ عبد الرحمن رضی اللہ
عنہ کا وقت وفات قریب پہونچا تو صاحبزادہ عالی وقار سی وصیت کی کہ بعد وفات ہماری
بخدمت عالی درجت محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی حاضر ہونا وہ تجکو سرفراز فرماوینگی

اور بمراتب اعلی پہونچاوینگی جب شیخ عبد الرحمن برحمت ایزد منان موصول ہوی تو صاحبزادہ
اونکی بجناب کرامت مآب غوثیہ حاضر ہوی اور جناب محبوب سبحانی نی براہ مہربانی اونکو خرقۂ
سلطانی عطا فرمایا اور اپنی دختر بلند اختر گوہر درج شرافت ماہ سمای عصمت سی اونکا نکاح
کردیا غرض کہ آستانہ بتہ اونکا بڑہایا کہ فرزندی مین قبول فرمایا ایک روز وہ حضرت بمقام مدرسۂ
معلی جامۂ علما پہن کر بیٹھی تہی کہ ناگاہ ایک فقیر مجذوب بصورت مرغوب وہان آئی اور آستین
جامہ کرامت شمامہ اوٹھا کر بولی کہ ایسی آستین جامہ پسر عبد الرحمن کی نہین ملکہ وزیر یا امیر
دنیادار کو یہہ جامہ زیبا ہی یہہ تقریر پر تاثیر اوس فقیر کی سنتی ہی شیخصاحب نے وہ کپڑی اوتار
کر بجای جامہ مہین لباس چرمین پہنکر راہی بیابان بی نشان ہوی ہرچند لوگون نی اونکے
جستجو مین قدم اوٹھایا مگر کچہہ سراغ نہ پایا آخر الامر یہہ حال بجناب غوثیہ کہہ سنایا یہہ سنکر
تہوڑی دیر آنحضرت نی سر بمراقبہ جھوکایا بعد ازان فرمایا کہ پسر شیخ عبد الرحمان ایک
بیابان مین رہتا ہی کسیکو نہین ملتا مگر آٹہوین روز بکنارہ نہر متصل موضع عبادان وضو
کی واسطی آیا کرتا ہی تم وہان جاؤ اور اپنی صورت اوسکو دکہلاؤ جب وہ تمکو دیکہہ پاوےگا
پہر واپس قدم نہ اوٹہاویگا تمہاری پیچھی پیچھی چلا آویگا غرض کہ وہ لوگ موضع عبادان مین
جاکر منتظر آنی اونکی کی رہتی تہی اتنی مین جنگل مین شور ہوا اور نعرہ اللہ اکبر کا زور ہوا اور پسر
شیخ عبد الرحمن مستانہ وار شراب عشق الہی سی سرشار بکنارہ دریا آپہونچی جب دونو فریق کے
باہم ملاقات ہوی تو فقط اتنی بات ہوی کہ شیخصاحب نے فرمایا کہ اب میرا لینے والا آیا چلو چلنے کو
تیار ہیون تابع محبوب کردگار ہیون پسر عبد الرحمن شرفیاب آستان محبوب وجہان ہوئی تو
آنحضرت نی لباس چرمین اونکا اوتروایا اور خرقہ صوفیہ پہنایا اور بحضور طاؤس گلشن عصمت
اونکو بھجوایا **شیخ ابو الحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ خادم خاص جناب غوثیہ**
فرماتی ہین کہ یہہ اوی دن رات باداے خدمات آن جامع کرامات حاضر کرتا تہا ایک رات
وہ مخزن حسنات بوقت آدہی رات حجرہ معلی سی باہر تشریف لائی اور قصد دروازہ مدرسہ
معلی کیا راوی یار کاب ہو لیا جب دروازہ پر پہونچی تو دروازہ مدرسہ کہ مسدود تہا خود
بخود کہل گیا وہان سی شہر مین سی ہوکر دروازہ شہر پر فائز ہوی وہ بہی فی الفور خود

واہو گیا شہر سی باہر جاکر چند قدم اوٹہای تہی کہ اور ایک شہر نمودار ہوا کہ راوی نی نہین
دیکہا تہا آنحضرت شہر مین جاکر ایک مکان مین تشریف فرما ہوی چہہ کس درویش صداقت
کیش وہان موجود تہی آنحضرت نی بعد سلام وہان اجلاس فرمایا سب نی سر زمین جہکا یا
تہوڑی دیر نگذری تو اندرون حجرہ سی آواز رونی کی آئی اور ایک شخص حجرہ سیے
ایک دوسری شخص کو سر پر اوٹہای ہوی نکلا اور بعد ادای سلام باہر کو چلا گیا بعد ایک
دم کی یک مرد فربہ اندام طویل القامت بخدمت آنحضرت حاضر ہوا آنحضرت نی اوسکو
تلقین دین اسلام کری اور محمد نام رکہا اور اون چہہ کس درویش سی ارشاد کیا کہ یہہ
شخص اب ساتوان رفیق تمہارا مقرر ہوا ہی اونہون نی عرض کی سمعا وطاعۃ من بعد
آنحضرت واپس تشریف لی آئی اور جس راہ سی کہ تشریف لی گئی تہی واپس آکر رونق
افزای مدرسہ معلی ہوی علی الصباح بعد ادای نماز راوی بحضور آنحضرت حاضر ہوا
اور ارادہ تہا کہ کیفیت احوال شبینہ آنحضرت سی دریافت کرون ہنوز کچہہ عرض کرنے
نہین پایا تہا کہ آنحضرت متبسم ہوی اور ارشاد کیا کہ وہ شہر شہر نہاوند تہا کہ اس مقام سی
بہت دور ہی وہان سات کس ابدال اہل کمال رہتی ہین چہہ کس تندرست موجود تہے
ساتوان بیمار تہا جب وعدہ اجل اوسکا آپہونچا تو ہم حسب الارشاد ربانی وہان گئے
اوسوقت وہ فوت ہو گیا اور خواجہ خضر علیہ السلام اوسکو واسطی تکفین و تدفین اوٹہا
لی گئی اور جس شخص کو ہم نی تلقین دین متین کری تہی وہ ایک آدمی بیچارا قوم نصارا
کا تہا ہم نی اوسکو حسب الحکم الٓہی طلب کیا اور بعد تلقین دین بجای ساتوین ابدال
متوفی کی مقرر کر دیا تہا مگر خبردار جب تک ہم زندہ ہین کسی سی یہہ راز افشا نکرنا سو
راوی نی تا حیات آنحضرت کسی سی یہہ سر بستہ ظاہر نہین کیا **شیخ ابو سعید
عبد اللہ بن احمد بغدادی فرماتی ہین** کہ ایک دفعہ منکوحہ دلجویہ میری فاطمہ نام
مقام بام خانہ سی گم ہو گئی فی الفور مین بحالت بی قرار بحضور محبوب پروردگار حاضر
ہوا اور حال زار بدیدہ اشکبار عرض کیا فرمایا کہ آج رات جنگل مین جاکر اپنی گرد ایک
دائرہ کہینچ لینا اور دائرہ مین بیٹہکر کہنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم احضروا یا بنی الجان

باسم عبد القادر بہت سی مخلوق تیری پاس حاضر ہوگی جب قریب صبح کی بادشاہ آویگا تیری
پاس آویگا اوس سی اپنا حال کہنا عرض راوی نی حسب الارشاد تعمیل کری ہزار در ہزار
جنات حاضر ہوئی کسی سی مین ہمکلام نہوا جب شاہ جنات آیا تو دایرہ سی باہر بادب تمام تسلیم
کیا اور عرض کی کہ ای خادم محبوب سبحانی فرماؤ کہ کسواسطی تمنی طلب کیا ہی اوسی مین نے
اپنا حال بیان کیا اوسنی اپنی ہمراہیان کو تاکید شدید حکم دیا کہ فی الفور عورت اسکی جہان
ہو سی معہ مجرم حاضر کرو کچھہ دیر نہین گذری تہی کہ عورت میری معہ ایک دیو کی کہ جسکی قید
مین وہ تہی حاضر ہوئی شاہ جنات عورت کو حوالہ میری کرکر بولا کہ یہہ دیو دیوان زمین چین
مین سی ہی اسکو سزای قرار واقعی دیجاویگی سلام ہمارا بحضور محبوب سبحانی پونہچانا
راوی اپنی گم شدہ کو لیکر آیا اور سر نیاز بجناب محبوب جہکایا اور بطفیل انحضرت اپنی مطلوب
کو پایا **اور نیز** شیخ بقا رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایک روز راوی بخدمت فیضدرجت
انحضرت کی حاضر تہا کہ ناگاہ دو شخص ایک پیر اور ایک جوان بحضور محبوب دو جہان کے
حاضر ہوئی مرد پیر دامان پیران پیر پکڑ کر بولا کہ یا حضرت یہہ جوان میرا بیٹا ہی اسکی واسطی
دعا کیجی چونکہ وہ جوان بیٹا اوسکا نہتا اور اوسنی خلاف تقریر بحضور پیران پیر کی کی
تہی اسلئی انحضرت غصہ مین آئی اور فرمایا کہ تم لوگ ایسی بیباک ہوئی ہو کہ ہماری
روبرو بہی اکر دروغگوئی کرتی ہو اس دروغ بیانی کی سزا تمکو جناب کبریا سی ایسی ملیگی
کہ تادم عمر یاد رکہوگی یہہ فرماکر آپ غضبناک اندرون دولت خانہ کرامت نشانہ تشریف
لیگئے کچہ دیر نہین گذری تہی کہ یکایک شہر بغداد مین اتش غضب الہی روشن ہوگئے
اور بہت سی مکانات جل گئی اور ابر تاریک آسمان پر محیط ہوگیا قریب تہا کہ اگ بہری
تمام سکناے بغداد بحالت ناشاد بدروازہ فیض اندازہ جمع ہوئی مگر کسیکو تاب نہ تہی
کہ روبروی انجناب زبان گفتگو واکری اور معافی کی التجا کری اخر الامر راوی روایت
ہذا بحضور ان محبوب خدا حاضر ہوا اور قدم پکڑ کر عرض کری کہ یا جناب بصدقہ جناب رسالت
مآب علیہ الصلوٰۃ الملک الوہاب خلق گنہگار پر رحم فرمائی میری التجا سی غصہ جناب کا
فرو ہوا اگ منطفی ہوئی اور مطلع صاف ہوا **اور نیز** زبدہ اہل صفا شیخ بقا سے

روایت ہی کہ ایکدن ہماری دل محبت منزل مین شوق ہوا کہ کسی شخص ولی کی مردان رجال
الغیب ہی زیارت کرین جب رات کو سوئی تو خواب مین نظر آیا کہ روزہ منورہ امام احمد حنبل
مین متصل مزار پر انوار کوئی شخص سوتا ہی اور روضہ سی آواز ہوتی ہی کہ یہہ شخص وہ ہی کہ یہ
شخص وہ ہی جسکے دیکہنی کی تو آرزو کرتا ہی علی الصباح ہم اوٹہکر بتصدیق خواب فائز
روضہ منورہ امام صاحب ہوئی تو دیکہا کہ فی الحقیقت ایک شخص متصل مرقد منور خواب
مین ہی ہماری جانی سے وہ بیدار ہوا اور روضہ سی باہر آکر دریا کیطرف روانہ ہوا جب بکنارہ
دریا پہنچا تو اوسکے پہنچنی سی دریا کی دونو کناری اپس مین مل گئی یہہ کرامت اوس صاحب
کرامت کی دیکہکر ہمنی اوسکو قسم دی کہ دم بہر ٹہر جاؤ جب ٹہرا تو ہمنی اوس سے پوچہا کہ آپ
کون ہین وہ بولا کہ حنیفًا مسلمًا یہہ کہکر روانہ ہوا اور ہمنی جانا کہ یہہ اولیا حنفی مذہب ہی وہان
سی ہم بحضور پر نور محبوب سبحانی حاضر ہوئی ہنوز کچہ عرض نہین کی تہی کہ حضرت نی فرمایا کہ
شیخ بقا اسوقت مین تمام روئی زمین پر یہہ ہی ایک ولی حنفی مذہب ہی جسکو تمنی آج دیکہا
ہی اور وہ ایک مردان رجال الغیب سی ہی اور نیز شیخ ابو الحسن علی بن ابی القاسم
بروایات صحیحہ فرماتی ہین کہ شیخ ابو بکر حمامی اگرچہ صاحب احوال سینہ و حالات نورانیہ
تہی مگر سرود و سماع سی اونکو بہت شوق تہا جناب غوثیہ چند بار اونکو مانع ہوئی باز نہ آئی
ایک روز آنحضرت نی اونکو مسجد جامع مین پایا تو فرمایا کہ ای ابو بکر شریعت محمدی تیری
طرف سی ہماری پاس شکایت کرتی ہی اور تو باز نہین آتا اب تو سزاوار سہبات کا ہی
کہ سزا پاوی اور اپنی ولایت سی ہاتہہ اوٹہاوی یہہ کہکر اوسکے سینہ سی ہاتہہ لگایا اوسیوقت
سب حالات اونکی سلب ہوگئی اور شہر بغداد سی بمقام قرف ہنکی گئی جب شیخ ابو بکر قرف
سی ارادہ آنی بغداد کا کرتی زمین پر گر پڑتی بعد چند ماہ بحضور آن شہنشاہ والدہ شیخ
ابو بکر حاضر ہوئی اور فراق فرزند مین زار زار روئی آپ نی ارشاد کیا کہ تیری گہر مین جو
کنواں ہی بعد ایکہفتہ کی تیرا بیٹا چاہ مین آجایا کریگا بکنارہ چاہ بیٹہکر جو بات کرنی ہو اوس سے
کرلیا کر چنانچہ یہہ معمول ہوا کہ ہر ہفتہ شیخ ابو بکر قرف سی زیر زمین ہو کر چاہ مین موجود
ہو جاتا اور اپنی والدہ سی باتین کرکر پہر قرف مین چلا جاتا آخر الامر ایک ولی مظفر نام
شہر بغداد مین تہی اور شیخ ابو بکر سی اونکو بڑی محبت تہی اونہون نی ایک رات ذات

خالق الارض والسماوات کو خواب مین دیکہا اور جناب الہی سی اونکو ارشاد ہوا کہ ای مظفر
ہماری جناب مین کچہ سوال کر کہ عنایت ہوا اونہون نی عرض کی کہ الہی روحال ابو بکر کا سوال
ہی کہ اوس بیچاریکا بہت براحال ہی ارشاد ہوا کہ آج صبحکو تو بخدمت محبوب ہماری کے
حاضر ہونا اور کہنا کہ خدای جل شانہ ابو بکر سی خوش ہوا تم بہی دل اپنا اوس سی شاد کرو
اور ویرانہ اوسکا آباد کرو اور نیز اوسی رات شیخ مظفر نی جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک
الاکبر کو خواب مین دیکہا جناب رسالتمآب سی بہی یہہ ہی حکم نافذ ہوا کہ ہماری نور چشم
لخت جگر عبد القادر کی پاس جاؤ اور ہمارا پیغام پونہچاؤ کہ تمنی محض بسبب بی ادبی شریعت
اکبر ابو بکر پر غصہ کیا اب اوسکی تقصیر ہمنی معاف کی تم بہی معاف کرو اور آئینہ اوسکا
صاف کرو علی الصباح ابو المظفر بجناب کرامت مآب غوثیہ حاضر ہوئی ہنوز کچہ عرض نہین کری
تہی کہ ارشاد ہوا کہ ای ابو المظفر بلغ رسالتک ابو المظفر نی یہہ سب بیان یعنی حکم
ملک الرحمان و پیام سید الانام روبروی جناب غوثیہ گذارش کیا انحضرت نی شیخ
ابو بکر کو طلب کیا اور بغلگیر فرمایا اور بیک نظر کیمیا اثر محبوب سبحانی ابو بکر فائز بنعمت
جاودانی ہوگیا اوسوقت حضار کرامت آثار نی شیخ ابو بکر سی دریافت کیا کہ ہر ہفتہ
مین حاضر ہونا تمہارا چاہ مین اور ہمکلام ہونا اپنی والدہ سی کیونکر وقوع مین آتا تہا
جواب دیا کہ موکلان الہی مجکو ہر ہفتہ کی دن اوٹہا کر زمین کی اندر سی کوئی مین لی آتی
تہی اور بعد رخصت والدہ پہر واپس قرف مین لیجاتی تہی **شیخ ابو عبد اللہ محمد**
شریف بن خضر حسنی موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ ایک رات
یہہ راوی بحضور جناب غوثیہ حاضر تہا اوسوقت انحضرت نی ارادہ جانی کا بمزار پر انوار
امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کیا بندہ بہی پارکاب آنجناب ہولیا اثنای راہ راوی نے
شکایت تاریکی سی کی کہ آج رات نہایت تاریک ہی فی الفور انحضرت نی انگشت مبارک
سی ایک درخت کیطرف اشارہ کیا وہ درخت مانند شجر طور پر نور ہوگیا جب وہان سے
گذر گئی تو دوسرا درخت روشن ہوا اور اسی طرح ہر ایک درخت جو اگی آتا روشن ہو جاتا
یہانتک کہ ہم روشنی مین روضہ منورہ امام صاحب تک پونہچ گئی وقت واپسی بہی

ایسا ہی ظہور مین آیا کہ ہر ایک درخت اور پتہر کو ہمنی روشن پایا **شیخ ابو القاسم**
شریف حسینی فرماتی ہین کہ ایک شخص خادم زار محبوب کردگار ایک رات بہر مین
ستر دفعہ عورات اشکال مختلفہ سی محتلم ہوا علی الصباح بارادۂ اظہار حال بحضور آن جامع
صفات کمال حاضر ہوا ہی تہا کہ انحضرت معدن برکت نی فرمایا کہ تیری مقسوم مین مقدر تہا
کہ تو اپنی عمر مین ستر عورات سی زنا کری کہ وہ عورت فلان بنت فلان ہین ہمنی بجناب کبریا
دست دعا اوٹہایٔ اور وہ زنا حالت بیداری سی بعالم خواب مبدل کرائی **کتاب**
تحفۃ القادریہ مین جناب محبوب بارگاہ لایزالی سید
ابو المعالی لاہوری فرماتی ہین کہ ایک روز جناب غوثیہ اپنی خانہ کرامت
نشانہ مین کتابت کر رہی تہی کہ یکایک سقف مکان سی کچہ مٹی گری آپ نی کچہہ توجہ نہ فرمایا
جب تین دفعہ وہی حرکت وقوع مین آئی تو بنظر جلال سقف کیطرف دیکہا معلوم ہوا کہ
ایک چوہا چہت سی مٹی گراتا ہی بمجرد نظر جلالت اثر کی چوہی کا سر تن سی جدا ہو کر گر پڑا
اور نیز اسیطرح ایک دفعہ وہ سلطان الاولیا بمقام مدرسۂ معلی وضو کر رہی تہی کہ ایک
جانور نی اوڑتی ہوئی آپکی چادر مبارک پر براز کردیا آپنی اوسکی طرف دیکہکر فرمایا کہ
طائر راسک فی الفور وہ طائر بسمل ہو کر زمین پر اگیا اپنی اوسیوقت وہ چادر خیرات
کردی اور ارشاد کیا کہ ہذا بہذا **اور نیز سید عبد الجبار فرزند دلبند**
محبوب پروردگار اظہار کرتی ہین کہ ایکروز بروز جمعہ جناب غوثیہ بمراد ادای نماز
جانب مسجد تشریف لئی جاتی تہی ناگاہ اثنائی راہ دیکہا کہ پیادگان سلطانی تین مشکیزہ
خمر بیلون پر لادی ہوئی مکان خلیفہ بغداد کیطرف لئی جاتی ہین آپ نی اونکی طرف قدم
اوٹہایا اور فرمایا کہ کہڑی ہو جاؤ وہ کہڑی نہوئی مگر آپ نی بیلون کو حکم دیا کہ خبردار
آگی مت چلو بیل فی الفور کہڑی ہوگئی محافظان خمر ہر چند بیلون کو مارتی تہی وہ قدم نہین
اوٹہاتی تہی آخر الامر جناب کرامت مآب نی جو پیادگان خلیفہ کیطرف بنظر جلال دیکہا
تو سب کے سب بمرض قولنج گرفتار ہوگئی اور روبروی انجناب جون ماہی بی آب تڑپنی
لگی اور عرض کی کہ یا حضرت اگرچہ ہم گنہگار ہین مگر تابعدار ہین یہہ خمر بموجب حکم خلیفہ
لائی ہین برای خدا تقصیر ہماری معاف کرو چنانچہ قصور اونکا بخش گیا اور مشکیزہ خمر

بہی فوراً بکرامت آنحضرت کی مبدل بسرکہ ہوگئین جب یہہ خبر حیرت اثر خلیفہ بغداد کو پہنچی تو
بحضور کرامت ظہور آنحضرت کی حاضر ہوکر شرب شراب سی توبہ کری **اور شیخ ابو المظفر**
رحمتہ اللہ علیہ سی روایت ہی کہ ایک روز جناب غوثیہ بعیادت شیخ علی رحمتہ اللہ علیہ کے
بیمار تہی تشریف فرما ہوئی اتفاق اونکی گہر مین دو درخت خرما کئی سال سی خشک کہڑی تہی
آپنی بتقریب ادای نماز چاشت ایکدرخت کی نیچی وضو کیا اور دوسری درخت کی تلی نماز ادا
کری فی الفور دونو درخت بکرامات آن مخزن برکات سبز ہوگئی شیخ ابو العباس احمد رکاب دار
آنحضرت روایت کرتی ہین کہ ایک روز جناب غوثیہ نی بایام قحط سالی مجکو ایک پیمانہ گندم
عطا کیا اور فرمایا کہ اسکو ایک بڑی برتن گلی مین رکہکر منہ برتن کا ڈہانک دو اور نیچی
سی سوراخ کرکر برتن سی گندم نکال لیا کرو جب تک اوس برتن کا مونہہ بند رہیگا کبہی
گندم اوسمین سی تمام نہوگی چنانچہ ہم پانچ سال تک اوسمین سی برابر گندم نکالتی رہی ایکروز
میری اہلیہ نی منہ اوسکا کہولدیا اسواسطی آیندہ گندم کا نکلنا اوس سی موقوف ہوگیا
اور کتاب تحفۃ القادریہ مین بروایت صحیح شیخ وسید ابو المعالی لاہوری
لکہتی ہین کہ سید والاخطاب جناب شیخ عبد الوہاب صاحبزادہ انجناب کرامت مآب کی
پانچ فرزند دلبند تہی اونمین سی ایک حضرت شیخ جمال اللہ تہی کہ سراپا شبیہ اور صورت
اونکی عین صورت جناب غوثیہ تہی اور آنحضرت بہی اونکو نہایت پیار کرتی تہی اور انجناب
کی دعا سی اونکو عمر دایمی نصیب ہوئی کہ آج تک وہ بسیر اقالیم و دیار روی زمین مصروف
ہین اور اکثر سکونت اونکی بشہر براری و بسطام رہتی تہی ایک بزرگ نی شرف ملازمت
اونکی حاصل کرکر عرض کری کہ یا حضرت یہہ سچ ہی کہ اوسبحانہ تعالی نی عارف کامل کو اپنی
حیات اور ممات مین مختار کیا ہی مگر آپ فرمائی کہ ہنوز عمر آپ کی کبتک ہی آپنی فرمایا کہ
اور تو ہمکو معلوم نہین ہی مگر جد امجد ہماری جناب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ ابو محمد
عبد القادر جیلانی جسوقت جام شراب عرفانی سی مست ہوتی تہی تو ہمکو بغل مین لیکر پیار
کیا کرتی اور فرماتی کہ ای شیخ جمال اللہ مین جانتا ہون کہ تو زمان عیسی علیہ السلام کو
پائیگا اور اونکی صحبت کا حظ اوٹہائیگا مین سلام ہمارا عیسی علیہ السلام کو پہنچانا

ہمکو یقین ہی کہ تا عہد نزول عیسوی آسمان سی زمین پر تو ہماری زندگی ہو گی آیندہ علام
العیوب جانی کہ کب اس دار ناپایدار سی رحلت کرینگی مگر جو امانت سلام جناب محبوب
مرغوب الٰہی ہماری پاس امانت ہی وہ ہمنی حضرت عیسی علیہ و علی نبینا سلام تک پہنچاتی
ہی اور جب تک یہہ امانت عظیم ہم ادا نہین کرلینگی جانا ہمارا اس عالم فانی سی ممکن
نہین ہی اور نیز حضرت شیخ احمد بن صالح جیلانی سی روایت ہی کہ ایک روز جناب
غوث الاعظم محل معلے مین وعظ فرما رہی تہی اور سخن قضا و قدر کی باب مین جاری تہا
یکایک مار خونخوار نمودار ہوا اہل محفل اوس سی خوف کہا کر متفرق ہونی لگی تو انحضرت
نی پکارا کہ مت ڈرو توکل بخدا کرو کیونکہ یہہ بہی بندہ زار بندگان پروردگار سی ہی سوای
حکم کردگار ہرگز وار نہین کریگا آخر وہ مار عین محفل بلند و فار مین سی ہو کر منبر عالیمقدار پر
جڑہ آیا اور انحضرت کی پشت کیطرف سی ہو کر دوش کی اوپر سی اندرون گریبان چلا گیا
اور ایک ساعت بہر جسم مبارک پر پہرتا رہا آخر اوہی راہ مین سے باہر آیا اور زیر منبر آکر دم کے
طرف کہڑا ہو گیا اور کسی اوپری زبان سی متکلم ہوا اور انحضرت بہی اوسی زبان سی جواب دہ
ہوی جب سانپ چلا گیا تو حضار محفل نی التجا کی کہ وہ سانپ کس زبان سی کیا تقریر دلپذیر
کرتا تہا فرمایا کہ یہہ سانپ بڑی عمر کا ہی کہتا تہا کہ مین بہت اولیاؤنکو ازمایا ہی مگر آپ کی طرح
کسیکا محکم دل نہین پایا کہ اسقدر حرکات میرسی آپکی جبین پر چین تک نہ آیا اور نیز راوی
صدر سی روایت ہی کہ بجامع منصور وہ جناب پر نور ایک دن نماز پڑہ رہی تہی کہ ایک سانپ
آیا اور عین سجدہ گاہ مین بیٹہکر منہ پہیلایا جب انحضرت نی سر سجدہ کو جہکایا تو ایک ہاتہہ سی اوسکو
ہٹہایا اور سجدہ کیا اسی طرح چار مرتبہ یہہ واقعہ وقوع مین آیا جب آپنی قعدہ فرمایا تو اوسی سانپ
نی آپکی گلوی مبارک مین پیچ ڈال کر پہن اپنا برابر چہرہ مبارک انحضرت کی رکہا جب نماز سی
فارغ ہوئی تو سانپ غائب ہو گیا دوسری روز جناب غوثیہ خرابہ ظاہریہ مین تشریف فرما ہوے
تو ایک شخص انحضرت کی روبرو آیا اور تعظیم کو سر جہکایا اور عرض کی کہ مین وہی سانپ ہون
جو کل عین نماز مین حارج اوقات شریف ہوا تہا اصل مین بندہ جن ہی مین نی بہت اولیاؤن
کو ازمایا جیسا کہ آپکو ثابت قدم پایا کسیکو نہ پایا اب مہربانی فرماؤ اور مجھکو خادم بناؤ اور کلمہ

دین سکہلاؤ چنانچہ وہ جن مسلمان ہوا اور داخل خادمان عالیشان ہوا **شیخ ابو عبد**
اللہ بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سی روایت ہی کہ ایک روز شیخ صدقہ رحمتہ اللہ کہ
ایک ولی باولایت تہی محفل خلد منزل غوثیہ حاضر ہوئی اور دیکہا کہ طالبکار بیشمار جمیع ہین
اور جناب غوث الاعظم ہنوز اندرون حجرۂ مقدس رونق پذیر ہین اتنی مین انحضرت منخزن
کرامت ہی تشریف لی آئی اور منبر معلی پر اجلاس فرمایا ابہی کچہ نوبت سخن اور کلام کی نہ پونہچی تہی
کہ حاضرین محفل مین حالت وجد کا زور ہوا اور رہی ہوی کا شور ہوا شیخ صدقہ کی دلمین آیا
کہ ہنوز کچہ کلام فرحت انجام انحضرت کی زبان گوہرفشان سی سرزد ہی نہین ہوئی یہہ اسقدر
جوش و خروش اہل محفل کس بات سی ہی شیخ صدقہ کی دلمین یہہ خطرہ گذرا تہا کہ جناب غوثیہ
اوسکی طرف مخاطب ہوئی کہ آج ایک مرید ہمارا بیت المقدس سی بیک قدم یہان پونہچا ہی
اور توبہ اوسکی واقع ہوئی ہی اہل محفل آج اوسکے برکات اور حالات کی مہمان ہین یہہ بات
سنکر پہر شیخ صدقہ کی دلمین آیا کہ جو شخص بیت المقدس سی بیک قدم یہان پونہچا ہی وہ کس بات
سی توبہ کریگا مجرد اس خیال کی پہر جناب غوثیہ متکلم ہوئی کہ توبہ اسبات سی کرتا ہی کہ پہر ہوا مین
پہرواز نکری اور وہ محتاج ہی اسبات کا کہ تعلیم کرون مین اوسکو محبت الہی اور باز رکہون مین
اوسکو کرامات و خرق عادات سی **اور شیخ ابو القاسم احمد بغدادی** فرماتی ہین کہ
ہر ایک ماہ بشکل آدمی ہو کر بروز غرہ ماہ انحضرت کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا اور جو جو
واقعات اوسمین وقوع ہونیوالی ہوتی تہی انحضرت کو اوسی خبردار کردیتا تہا آخر جس سال
کہ انحضرت معدن کمال نی دنیای دونسی انتقال فرمایا ماہ رمضان بشکل دلگیر و حزین حاضر
آیا اور زار زار رویا اور عرض کی کہ مین اپکی سال بارزوی وداع بخدمت انحضرت آیا ہون
کہ پہر حضرت کو نہ پاؤنگا اگلی سال بغیر اپکی جہانسی جاؤنگا **اور شیخ الاسلام ابو عبد اللہ بن**
ابو الفتح فرماتی ہین کہ ایک روز بندہ بہ محفل وعظ حضرت غوثیہ حضرت حاضر ہوا تہا اور انحضرت
استغراق مین تہی اتنی مین آپ نی فرمایا کہ حق جل و علی اگر چاہی تو طیر اخضر کو پیدا کری اور
وہ حاضر ہو کر ہماری کلام فرحت انجام سنی یکایک ایک جانور سبز رنگ نہایت خوبصورت
حاضر ہوا اور آستین مبارک پر بیٹہکر بعد ایک ساعت کی غائب ہوگیا پہر فرمایا کہ اگر حق سبحانہ

تعالی چاہی تو طیور اخضر کو ہماری محفل وعظ مین بہیجدیوی کہ وہ ہی ہماری کلام سنے
اتنی مین ہزار در ہزار طیور سبز رنگ حاضر ہو گئی اور تمام میدان اونکی ہجوم سی بہر ہو گیا
اور نیز راوی صدر سی روایت ہی کہ ایک روز ایک شخص شہر اصفہان سی بحضور جناب
غوثیہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری منکوحہ کو صرع کا آزار ہی بندہ اوسی نہایت لاچار ہی
کہ عزیمت اہل عزایم و علاج معالجان اوسکی واسطی کچہ تاثیر نہین کرتی فرمایا کہ جب ابکی دفعہ
تیری عورت کو حالت صرع عائد ہووی تو اوسکی کان مین کہہ دینا کہ ای جانس دیو سراندیب کے
رہنی والی غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی کا حکم ہی کہ تو یہانسی چلا جا اگر
پہر آویگا تو سزای سخت پاویگا راوی کہتا ہی کہ اوس شخص نی وہی عمل کیا تمام عمر پہر صرع
لاحق حال اوس عورت کی نہوئی چند سطور در ذکر ادای **صلوة دوگانہ یازدہ**
گامی کہ موسوم بصلاة الحاجت وصلوة الهدایت ہی تحریر ہوتی ہین
واضح ہوای مریدان باارادت ہو کہ یہہ نماز مریدان قادریہ مابین نماز مغرب وعشا پڑہتے ہین
کہ ارشاد ادای اس نماز کا جناب غوثیہ کو پیشگاہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سی بعالم
باطن ہوا اور مامور ہوئی کہ اس نماز کو وہ خود ادا فرماوین اور اپنی مریدان باارادت کو بہی حکم دین
کہ وہ ادای اس نماز کی سعادت کونین پاوین **شیخ یوسف سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ**
فرماتی ہین کہ مینی حضرت شاہ رسالت کو خواب مین دیکہا اور عرض کی کہ یا حضرت کہ اگر کسی
شخص کی اجل نزدیک پہنچی ہو تو اوسکا بہی کوئی دوا ہی کہ وہ صدمہ موت سی امان پاوی اور
عمر اوسکی کچہ بڑہ جاوی فرمایا کہ ان جو کوئی صلوة دوگانہ یازدہ گامی ولدی سید عبد القادر
باعتقاد درست ادا کری البتہ عمر اوسکی بڑہ جایگی **کتاب بہجۃ الاسرار مین تحریر**
ہی کہ فرمایا حضرت شاہ ولایت غوثیہ نی کہ من استغاثی فی کربۃ کشف عنہ ومن ناداہی فی
شدۃ فرجت عنہ ومن توسل لی الی اللہ عز وجل قضیت حاجتہ ومن صلی رکعتین ویقرء فی کل
رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشر مرۃ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یخطو
الی جہت العراق احد عشر خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی **اور طریق ادا کی**
نماز یہہ ہی کہ غسل کری اور جامہ پاکیزہ پہنی اور خوشبو جلاوی اور جای پاک پر

کہڑا ہوکر نیت دو رکعت ادای صلوٰۃ الا... تقربا الی اللہ کری بعدہ فاتحہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑہی اور سجدہ مین جاکر گیارہ مرتبہ اسمائی مبارک یاشیخ الثقلین یاقطب ربانی یاغوث صمدانی یامحبوب سبحانی یامحی الدین ابومحمد سید عبد القادر جیلانی اغثنی وامدونی فے قضاء حاجتی یاقاضی الحاجات آنحضرت زبان پر لاوی بعدہ کہڑا ہوجاوی اور بجانب عراق گیارہ قدم اوٹہاوی اور ہر قدم مین کہی یاشیخ الثقلین یاقطب ربانی یاغوث صمدانی یامحبوب سبحانی ابومحمد عبد القادر جیلانی بعدہ پای راست پای چپ پر رکہی اور درود شریف جو یاد ہو گیارہ مرتبہ پڑہی اور فاتحہ گیارہ دفعہ اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ اور سورۂ اذا جاء نصر اللہ گیارہ دفعہ اور پڑہی یاجنود اللہ یاعباد اللہ اغثنی وامدونی فی قضاء حاجتی یاقاضی الحاجات بعدہ مراقبہ مین جاوی اور مصلی پر بیٹہکر لا الہ الا اللہ ایک سو اٹہہ دفعہ پڑہی پہر سجدہ مین جاوی اور پڑہی یاروح القدس ویاجنود اللہ وعباد اللہ اغثنی وامدونی فی قضاء حاجتی یاقاضی الحاجات اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کتاب خلاصۃ القادریہ مین فرماتی ہین کہ برای ... حاجات دینی ودنیاوی نماز یازدہ گانے جناب غوثیہ بطور اختصار ادا کری کہ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز ادا کری اور دونو رکعت مین فاتحہ ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ اور بعد سلام درود شریف پڑہی من بعد گیارہ قدم طرف عراق کی اوٹہائی اور ایک ایک قدم مین ایک ایک اسم منجملہ اسمای غوثیہ پڑہی بعدہ باواز بلند ندا کری یاحضرت غوث صمدانی عبدک ومریدک مظلوم عاجز محتاج الیک فی جمیع الامور فی الدنیا والآخرہ امددنی واغثنی باذن اللہ وبحجۃ اللہ وبرضاء اللہ تعالی فی حاجتی اور نام حاجت کا زبان پر لاوی انشاء اللہ تین دنین مراد پاوی وعارف حق آگاہ رحمانی شاہ قادری لکہتی ہین کہ جو شخص یہہ دوگانہ نماز معہ یازدہ خطاب آنحضرت پڑہی ہنوز سر سجدہ سی نہ اوٹہایا ہوگا کہ حاجت اوسکی روا ہوگی تفصیل یازدہ خطاب حضرت غوثیہ یاسلطان محی الدین عبد القادر اغثنی یاسید محی الدین عبد القادر اغثنی یاشیخ محی الدین عبد القادر اغثنی یاشاہ محی الدین عبد القادر اغثنی یاشیخ المشایخ

محی الدین عبد القادر اغثنی یا فقیر محی الدین عبد القادر اغثنی یا درویش محی الدین عبد
القادر اغثنی یا قطب مولانا محی الدین عبد القادر اغثنی یا قطب محی الدین مولانا عبد القادر
اغثنی یا غوث محی الدین عبد القادر اغثنی اور زبدہ مشایخ اہل یقین شیخ
غلام محی الدین قادری فرماتی ہین کہ اول دوگانہ بدستور مرقوم پڑہی اور
بعد سلام سجدہ مین جاوی اور پڑہی اللہم انت الکل والیک الکل الکل مین بعد گیارہ قدم
طرف عراق کی جاوی اور ایک ایک قدم پر ایک ایک اسم منجملہ یازدہ اسماء انحضرت
پڑہی بعدہ قدم راست چپ پر رکہکر تصور کری کہ گویا روبروی انحضرت حاضر ہی اور عرض
کری یا شیخ الثقلین اغثنی و امددنی فی قضاء حاجتی وحاجات المومنین والمومنات بعدہ
سورہ فاتحہ و اخلاص گیارہ گیارہ دفعہ پڑہی واپس پاہو کر مصلی پر آوی اور ہر قدم
پر ایک ایک نام انحضرت کا زبان پر لاوی اور مصلی پر اکر تصور حضوری روضہ
منورہ انحضرت کری اور فاتحہ پڑہی اور کہی السلام علیک یا شیخ الثقلین اغثنی و
امددنی بعدہ بیٹہکر پڑہی یا ہو ہی انشاء اللہ مطلب حاصل ہوگا اور نیز فوائد
الاذکار مین لکہا ہی کہ بعد ادای دوگانہ گیارہ قدم طرف عراق کی جاوی اور ہر قدم
پر یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی یا غوث صمدانی اغثنی پڑہی بعدہ دونو ہاتہ باندہ کہڑا
ہو جاوی اور بتصور حاضری روضہ انحضرت کری اور گیارہ مرتبہ درود شریف اور
اسیقدر فاتحہ اور اسیقدر سورہ اخلاص اور اسی قدر یہ بہا پڑہی یا شیخ الثقلین
یا قطب ربانی یا غوث صمدانی حضرت میر سید شاہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی
الحسنی الحسینی الحنبلی الشافی اغثنا و امددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات پہر پچہلی
پاؤن پہیہٹ کر مصلی پر آوی اور بیٹہکر پڑہی یا ہو ہی پہر ایکدفعہ فاتحہ اخلاص
پڑہ کر بروح پاک غوثیہ اور والدہ شریفہ انحضرت کی بخشی اور حاجت خدا سی چاہے
عرض واجب العرض مولف الحمد للہ والمنت کہ لکہا ہی گلشن کرامات
ذات با برکات عالی درجات سید السادات جامع الصفات منزل الحسنات حضرت

غوث الارض والسماوات جمع ہوکر ایک گلدستہ عجیب وغریب تیار ہوا اور منظور نظر اہل روزگار ہوا اور یہہ عاصی پر معاصی اگرچہ مرید وخاکبوس ہستان فیض توامان خاندان عالیشان نقشبندی مجددیہ ہی مگر محض بسبب ارادت و اعتقاد دلی کہ عاصی کو بجناب والاخطاب غوثیہ ہی کمر ہمت چست باندھکر اس کار خیر مین مصروف ہوا کہ بروز حشر ونشر ارادت مندان حضرت غوثیہ مین شمار ہوکر اس غریق دریای عصیان کا بیڑا پار ہوا اور یہہ کتاب اگرچہ ترجمہ مناقب غوثیہ ہی مگر عاصی نی قطع نظر کتاب مذکور ہی اور کتب والا رتب سی بہی کرامات انحضرت کی انتخاب کرکر درج اس کتاب کرامت آب کی کرین ہین اور یہہ نالایق اگرچہ فن شعر اور شاعری مین ہرگز لیاقت نہین رکہتا مگر محض براہ محبت دلی وجوش درونی اپنی کی چند مناجات تعریفی و مدح توصیفی حضرت غوثیہ لکہکر جون گل تازہ درج گلدستہ ہذا کردی گئین پس جمیع صاحبان صاحب ہنر و اہل کمال کیخدمت مین التماس ہی کہ ان اشعار کو اشعار مدحیہ حضرت غوثیہ تصور فرماکر خطا ونسیان اس عاصی پر انگشت طعن نرکہین بلکہ بدامان عالی ہمتی واصلاح وعطا ڈہک لین کہ الانسان مرکب من الخطایا والنسیان شعر بچشم صلح در اصلاح کوشند ٭ واگر اصلاح نتوانند بپوشند ٭ و اخر دعوینا

الحمد للہ رب العالمین

تمام شد

بفرمایش محب الفقرا جناب حافظ نصیر الدین خلف عبد العزیز صاحب حسب

نے

در مطبع احمدی باہتمام میر محمود بتاریخ بست وسیوم جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۴ ہجری مطابق ۲۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۷ع بقالب طبع در آمد